

# وجدانِ محبت

پاکیزہ طیبہ

محبت سے ہوتی ہے ابتدا زندگی کی  
چلی ائی ہے شروع سے یہ ریت  
کیونکہ محبت وجدان ہے  
مسکراہٹوں کے اس سفر میں  
چلتی ہے سانسوں کے ساتھ  
کیونکہ محبت وجدان ہے  
لاتی ہے پستی سے بلندی پر  
تو بلندی سے پستی پر بھی لا سکتی ہے  
کیونکہ محبت وجدان ہے  
انے نہیں دیتی محبت میں انا  
قربانیوں کا سیکھا دیتی ہے ہنر  
کیونکہ محبت وجدان ہے  
غم زیست کی ہوتی ہے تکمیل محدود  
بکھڑ جاتے ہیں مسرتوں کے چراغ  
کیونکہ محبت وجدان ہے  
زندگی میں لاتی ہے ابرش  
ہوتی ہے عفو محبت میں

کیونیک محبت وجدان ہے  
 ہماری ریاضتیں ہماری عبادتیں  
 بنا دیتی ہے دعاؤں کا محور  
 کیونیک محبت وجدان ہے  
 ہوتی ہے جب انتہا سے ابتدا  
 رہتی ہے محبت ازل سے ابد تک۔  
 کیونیک محبت وجدان ہے

دنیا سے بگانہ گھپ اندھیرا کیے کرسی کی پشت سے سر ٹیکائے وہ انکھیں موندیں بیٹھا تھا.. اور اپنی ہی  
 دنیا میں کھویا ہوا تھا۔ تبھی اُس کا فون بجنے لگا تھا.. تو سوچوں کا تسلسل ٹوٹا..  
 اُس نے تھکے ہوئے انداز میں فون ریسو کیا تھا..

"جی مام اسلام علیکم"  
 "وعلیکم اسلام"

"کہاں ہو بیٹا...؟؟" حرا کے سسرال والے رسم کرنے کے لئے پہنچنے والے ہیں اور آپ ابھی تک  
 افس سے نہیں ائے...

شفق بیگم نے لہجے میں فکر مندی سموئے اپنے بیٹے سے پوچھا تھا  
 مام بس نکلنے لگا ہوں... کام میں ذیہن سے ہی نکل گیا تھا..  
 اب بتائیں.. کچھ منگوانا تو نہیں...

اپنی سوچوں سے نکلو تو کچھ اور یاد رہے.. کام کا تو بہانا ہے..  
 "کچھ نہیں چاہئے۔ بس وقت پر اپنی بہن کے سر پر پیار دینے پہنچ جانا"  
 مام ناراض تو نہ ہوں.. ا رہا ہوں..

وہ بے بسی سے بولا تھا.. اُس کی ماں سب جانتی تھی۔ پھر بھی یہ سب کہہ رہی تھیں..  
 نہیں میں تم سے ناراض نہیں ہوں میری جان.. بس ماں ہوں تمہاری فکر رہتی ہے ہر وقت..  
 شفق بیگم افسردگی سے بولیں تو عاقب کے ہونٹوں پر پھینکی سی مسکراہٹ اکر معدم ہو گئی تھی..  
 اچھا چلیں آپ تیاری کریں۔ میں بیس منٹ میں آپ کے سامنے ہوں گا..  
 "اللہ حافظ"

عاقب نے کہہ کر فون بند کر دیا اور ہارے ہوئے انسان کی طرح کھڑا ہوا..  
 (دیکھ لو تمہیں سوچنے پر بھی اب تو لوگ پابندیاں لگانا چاہ رہے ہیں.. لیکن میں ایسا ہونے نہیں دوں  
 گا.. تم ایک انچ بھی میرے دل سے نہیں نکل سکتی.)  
 عاقب سوچتے ہوئے کین سے باہر نکلا تو سارا سٹاف جا چکا تھا.. سارا ہال سائیں سائیں کر رہا تھا.. وہ بھی  
 خاموشی سے لفٹ کی طرف بڑھا..  
 گھر پہنچا تو ہر طرف افراتفری کا الم تھا..  
 شکر ہے آپ اگئے بھائی.....!!  
 ورنہ مام نے تو مجھے ادھا کیا پورا سرونٹ بنا ہی دیا ہے.. اب باقی کے کام آپ کریں گے..  
 حارث خود کو اطمینان دلاتے

صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھے خوشی سے بولا اور عاقب نے زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا لی جو کہ مصنوعی تھی۔۔ صرف سب گھر والوں کو مطمئن رکھنے کے لئے۔۔ اندر سے تو وہ کھوکھلا ہی تھا۔۔

"حارث میرے شیر" سب کام ہو گئے ہیں۔۔

شاہد ملک صاحب نے نارمل انداز میں کہا تو حارث حیرت زدہ سا اپنے باپ کو دیکھنے لگا۔۔  
مطلب ڈیڈ.....مام نے سب کام مجھ سے کروائے۔۔

جسے میں اُن کا بیٹا نہیں سرونٹ ہوں۔۔ سارے کام میں نے کروائے۔۔ ہماری حرا ملکہ عالیہ جو کہ "نایاب ہیرا" ہیں اُن کے ادھی بہنوں والے کام میں نے کروائے۔

حارث صدمے سے بول رہا تھا۔

"کروائے ہیں کیے تو نہیں ناں۔۔" الفاظ پر توجہ دو۔۔

شفق بیگم اپنا ڈوبتا درست کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے لا پرواہی سے بولیں تو عاقب اور شاہد ملک صاحب اپنا قہقہہ نہ روک پائے۔

عاقب میری جان آپ فریش ہو کر او۔۔۔

شفق بیگم حارث کو نظر انداز کرتیں عاقب کو پیار سے دیکھتے بولیں۔۔

جی مام میں حرا سے مل کر فریش ہو کر اتا ہوں۔۔ پھر جو کام حارث نے نہیں کروائے وہ میں کروا دیتا ہوں۔۔

عاقب کہہ کر اوپر کی طرف بڑھ گیا۔۔ البتہ حارث کو انکھ مارنا نہ بھولا تھا۔۔

اچھا وہ میری جان.. اور میں شیر..

واہ واہ واہ..

کیا انصاف ہے آپ کا مام..

"میں جان نہیں جانور ہوں...؟؟"

حارث بڑی عورتوں کی طرح ایک ہاتھ کمر پر رکھتے ابرو اچکاتے بولا..

"تم چھوٹے ہو.." اسی لئے سارے کام تم سے کرواتی ہوں..

اب جاؤ تم بھی حلیہ درست کر کے او.. مہمانانے والے ہیں.. اس حلیے میں اُن سے ملو گے تو وہ تمہے حرا کا بھائی کم سرونٹ زیادہ ہی سمجھیں گے شفق بیگم اُس کی ایکٹینگ سمجھتی تھی اس لئے لا پرواہی ظاہر کرتے بولیں..

"میں آپ کا سگا بیٹا ہوں ہی نہیں.. "حارث جاتے ہوئے خفگی سے کہنا نہ بھولا تھا.

"سب تیاری ہو گئی ہے..؟؟؟"

جی شاہد سب ہو گیا ہے..

چلو میں فون کر کے پوچھتا ہوں. کب تک نکلیں گے وہ لوگ..

شاہد صاحب فون پر نمبر ملاتے ہوئے بولے تو شفق بیگم اُٹھ کر کیچن کی طرف چل دیں..

عاقب حرا سے مل کر اپنے کمرے میں اگیا اور تھکے ہوئے انداز میں بیڈ پر چت گیرا.. اور ایک لمبی سانس خارج کرتے آنکھیں موند لیں. جب بھی وہ اکیلا ہوتا تو آنکھیں بند کر لیتا تھا. کتنی ہی دیر وہ ایسے ہی لیٹا اپنے آپ کو پُر سکون کرتا رہا..

پھر مہمانوں کے آنے کی آواز اُس کے کانوں میں پڑی تو وہ بے زاری سے اٹھتا فریش ہونے چل دیا۔ (شاہد ملک صاحب کے دو بیٹے عاقب، حارث اور اکلوتی بیٹی حرا تھی۔ حرا کی شادی شاہد صاحب کے دوست سرمد ابراہیم کے بیٹے سے ہونے والی تھی۔ سرمد ملک کے دو ہی بیٹے تھے۔ یاسر اور یاور۔ یاسر کی شادی کو سات سال ہو گئے تھے اور اب یاور کی باری تھی جو حال ہی میں باہر سے ایم۔بی۔بی۔اس کر کے آیا تھا سرمد صاحب کی اہلیہ مسرت بیگم کافی عرصہ پہلے ہی وفات پا گئی تھیں۔) بس انکل کیا بتاؤ آپ کو۔ یہ بیگم صاحبہ تیار ہونے میں بہت وقت لگاتی ہیں۔ آج بھی بس ہاتھ جوڑنے کی کثر رہ گئی تھی۔ آپ کے فون کا بتایا تو تب ہی کمرے سے نکلی تھیں۔ یاسر بے چارگی سے لیٹ آنے کی وجہ بتا رہا تھا اور شاہد صاحب اُس کی باتیں سن کر مسکرا رہے تھے۔ انکل انٹی ایسی بات نہیں ہے یہ خود تو ریڈی ہو کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گئے تھے۔ ڈیڈی کے ساتھ... مجھے بچوں کو ریڈی کرنا ہوتا۔ پھر خود ہونا ہوتا ہے۔ لیکن مرد ہمیشہ عورت میں ہی خرابیاں نکالتے ہیں۔

ایمان نے ٹھیک ٹھاک یاسر کو انکھیں دیکھاتے کہا۔  
 کوئی بات نہیں بچوں آپ دونوں صفائیاں کیوں دے رہے ہو۔  
 شاہد صاحب مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولے۔ اور اپنے دوست سے باتوں میں لگ گئے۔  
 انٹی حرا کو بلا لیں اور یہ حارث بھی نظر نہیں آ رہا۔؟  
 ایمان یاور کی بے چینی بھانپتے ہوئے بولی تھی۔

ایمان بیٹا وہ حرا کے ساتھ ہے حرا کو لے کر ہی آئے گا.. اُس کی بہن نہیں ہے نہ کوئی تو.. اج وہ اُس کا ادھا بھائی اور ادھی بہن بنا ہوا ہے..

شفق بیگم نے مسکراتے ہوئے بتایا تو سب ہی مسکرا دیے..

عاقب شرٹ کے بازو فولڈ کرتا نیچے ا رہا تھا کہ یاور کی نظر اُس پر پڑ گئی جو جب سے آیا تھا خاموش ہی بیٹھا ہوا تھا اور اُس کا دھیان سیڑھیوں کی ہی طرف تھا جہاں سے حرا نے انا تھا.. لیکن عاقب کو اتے دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی

"ارے عاقب بھائی... آپ کسے ہیں..؟؟"

فائنلی آپ سے ملاقات ہو ہی گئی

وہ کھڑا ہوتا گر مجبوشی سے ملا تھا.. باقی بھی سب عاقب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے.

عاقب یہ ہے میری وائف ایمان.. اور ایمان یہ ہے میرا بہت ہی اچھا دوست..

یاسر نے عاقب سے مل کر دونوں کا تعارف کروایا تھا.. تبھی بچے شور کرتے بھاگتے ہوئے لاؤنچ میں آئے تھے اور ایک بچہ عاقب سے ٹکرا گیا تھا.. بچے کے مٹی سے گندے ہاتھ عاقب کی پینٹ خراب کر گئے تھے..

عاقب غصے میں اُسے خود سے دور کرنے لگا کہ اُس کا معصوم چہرہ دیکھ کر وہیں رُک گیا.

...Sorry Bhai

I'm extremely sorry

ایمان نے بچوں کو غصے سے گھورتے فوری عاقب سے معذرت کی..



"خالہ جانی آپ سوری کیوں کہہ رہی ہیں؟؟"  
 "غلطی تو میری ہے..!!"

میری نوری کہتی ہیں اگر آپ نے کوئی غلطی کی ہے تو اُسے اسپٹ کرو اور معافی مانگو۔ اس سے "اللہ تعالیٰ" خوش ہوتے ہیں اور ڈھیر سارا ثواب دیتے ہیں۔ معافی مانگنیں سے کوئی انسان چھوٹا نہیں ہو جاتا.. بلکہ اللہ کی نظروں میں مقام بلند ہوتا ہے اور غلطیاں کر کر کے ہی انسان سیکھتا ہے۔ ہم اپنی غلطی پر معافی مانگنا سیکھیں گے تو ہی بڑے ہو کر کامیاب انسان بنیں گے ناں.. سوری انکل غلطی میری ہے.. مجھے دھیان سے چلنا چاہئے تھا.. ورنہ آپ کے کپڑے نہ گندے ہوتے۔ بندہ بشر ہوں غلطی ہو ہی جاتی ہے.. اپ پلیرز سوری اسپٹ کر لیں۔

وہ بچہ اتنی معصومیت سے بول رہا تھا کہ وہاں بیٹھے سب کو ہی اُس پر پیار ا رہا تھا۔ اور عاقب بس اُسے دیکھے جا رہا تھا..

یہ ایمان کا بھانجا ہے..

سرمہ نے بتایا تو شاہد صاحب اور شفق بیگم نے مسکراتے ہوئے سر ہلانے پر اکتفا کیا.. انکل لگتا ہے آپ کا مجھے ڈانٹنے کا ارادہ ہے۔

نہیں بیٹا اُس اوکے..

عاقب نے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بال خراب کرتے کہا۔ چلو میں آپ کے ہاتھ دھلوا دوں۔ اور اپنے کپڑے بھی صاف کر لوں..

عاقب نے بچے کا ہاتھ پکڑتے کہا اور شفق بیگم کو دھو کر اتے ہیں کا اشارہ کر کے اوپر اپنے کمرے کی طرف چل دیا..

ماشاء اللہ بہت پیارا بھانجا ہے تمہارا.. اور باتیں کتنی اچھی کرتا ہے۔  
 شفق بیگم نے نرم لہجے میں کہا تو ایمان مسکرا کر اپنے بچوں کو دیکھنے لگ گئی۔  
 ماما بس وہ ہم دونوں پر مٹی پھینکنے لگا تھا تو ہم اندر بھاگ ائے۔  
 ایمان اپنی بہن کو بھی لے اتی۔ اُس کا ذکر ہی سنا ہے۔ کبھی ملے ہی نہیں  
 نہیں انٹی وہ مصروف ہوتی ہے۔ میری طرف بھی کم ہی آتی ہے.. ایمان نظریں چراتی بولی۔  
 تھوڑی دیر بعد حارث حرا کو شہزادیوں کی طرح نیچے لے کر آیا... بوٹل گرین کلر کی کلیوں والی فراک  
 پہنے ہلکا سا میک اپ کیے جاذب شکل و صورت والی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ انگوٹھی پہنانے  
 کی رسم کے بعد شادی کی ڈیٹ فائنل کرنے پر بحث شروع ہو چکی تھی جس میں حارث اور یاسر اگے  
 آگے تھے۔

اوہو انکل آپ کے بھی ہاتھ گندے ہو گئے ہیں..  
 کوئی بات نہیں بیٹا...

"آپ یہ بتائیں اس پرنس کا نام کیا ہے..؟؟"

عاقب اپنے اور اُس کے گیلے ہاتھ تولیے سے صاف کرتے بولا۔  
 آپ پرنس کے میں پرنس..؟  
 پہلے یہ تو بتا دیں!...



"انکل کس کو یاد کر کے مسکرا رہے ہیں..؟؟"

عابی بڑی عورتوں کی طرح بولا تو عاقب کی مسکراہٹ گہری ہو گئی..

"یار تم اتنے کیوٹ کیوں ہو...؟؟"

کیویک میری نوری کیوٹ ہیں.

جھٹ جواب ایا تھا..

لیکن میری والی سے کم کیوٹ ہو گی

عاقب نے بھی نوری کہا..

نہیں میری نوری سے زیادہ کوئی کیوٹ ہو ہی نہیں سکتا... نہ نہ نہ.....

عابی نہ میں گردن ہلانے لگ گیا جس کی وجہ سے اس کے گال مزید لال ہو گئے.. اور عاقب کو بہت

کچھ یاد کرنے پر مجبور کر گئے تھے...

یاسر عابی ابھی تک نہیں ایا..

ایمان عاقب کے ساتھ ہے اجائے گا..

یاسر نے لا پرواہی سے کہا تو ایمان پہلو بدل کر رہ گئی. وہ اپنی بے چینی یاسر پر عیاں نہیں کرنا چاہتی تھی.

یاسر آپ سمجھ نہیں رہے.. عابی کو اتنی دیر... عابی کسی غیر کے ساتھ ہے.. آپ کو اُس کی ماں کا تو پتہ ہے ناں..

ایمان نے دبی اواز میں باور کروایا تو یاسر جھنجھلا کر اُٹھا.

وہ بھی ایسی ہی تھی جب اُسے غصہ اتا تھا اُس کا ری ایکشن بالکل ایسا ہوتا تھا..

عاقب عابی کو دیکھتے سوچ ہی رہا تھا کہ ڈور ناک ہونے کی آواز پر ہوش میں آیا.. البتہ عابی کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھا.

یار عاقب تم تو ہمارے عابی پر قبضہ کر کے ہی بیٹھ گئے ہو..

یاسر اندر آتے بولا..

ارے خالو ہم تو انٹروڈکشن کروا رہے تھے ایک دوسرے کو..

عابی سر پر ہاتھ مارتے بتانے لگا..

ا جاؤ نیچے.. ورنہ تمہاری ماں نے ہماری کیا ان کی نسلوں کا انٹروڈکشن لینے ا جانا..

"خالو آپ میری نوری سے اتنا ڈرتے کیوں ہیں..؟؟"

"ڈیول کے بچے تو تو جسے ڈرتا ہی نہیں"

بیٹا نیچے چل..!

عاقب تم بھی پار ا ہی جاؤ..

یاسر کہہ کر عابی کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکلنے لگا تو اُس کا فون بجنے لگا..

یاسر نے فون نکال کر دیکھا تو اسکرین پر مانو کا نام جگمگا رہا تھا..

ا گیا ناں تمہاری ماں کا فون...

عاقب نے دروازہ بند ہونے سے پہلے یاسر کی آواز سنی تھی.

اسلام علیکم بھائی...!!

وعلیکم اسلام...!!

ابھی تمہارے بیٹے کو تمہارا ڈراوا دے رہا تھا.. سنتا ہی نہیں ہے کسی کی..

عابی اچکتے ہوئے فون پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن یاسر اپنی ہی ہانک رہا تھا.

"اچھا بھائی اپی کہاں ہیں..؟؟" آپ لوگ کب تک فارغ ہوں گئے..؟؟

ایمان نیچے ہے اور یہ تھوڑی سی عابی سے بات کر لو پھر میں ایمان سے کرواتا ہوں..

یہ لے "معصوم ڈیول" بات کر کے خالہ کو فون دے دینا..

یاسر عابی کو فون پکڑا کر حارث لوگوں کی طرف بڑھ گیا

یاور بھائی ہم یہ "نایاب ہیرا" آپ کے سپرد کرنے والے ہیں.. یاد رکھیں پھر سے بتا رہا ہوں "نایاب

ہیرا" ایک مہینے بعد آپ کے حوالے ہو گا..

حارث آنکھوں میں شرارت لئے نایاب ہیرے پر زور دیتے بول رہا تھا اور حرا صبر کے گھونٹ پی کر

رہ گئی تھی اپنے نئے بھائی کی حرکتیں دیکھ کر

ویسے یہ ہیرا کسی کام کا نہیں ہے.. یہ پیتل کا ہیرا ہے سونے کا نہیں..

حرا نے گھور کر حارث کو دیکھا اور دل میں اچھی کھاسی صلواتیں سُنا کر اپنے آپ کو مطمئن کیا..

بھابی آپ بھی اس نایاب ہیرے کی قدر کریں گی

تم سے زیادہ ہی کریں گے.. کب سے دیکھ رہی ہوں میری دیورانی کو تنگ کر رہے.. سیکھ لے گی

سب شادی کے بعد..

خالہ جانی مم سے بات کر لیں.

ایمان حرا کے حق میں بول ہی رہی تھی کہ عابی نے فون بڑھاتے ہوئے بات کرنے کا کہا تو ایمان اسکیوز کرتی اٹھ کر سائیڈ پر چلی گئی۔

واہ قسمت والی ہو اچھی جھٹانی ملی ہے تمہے میری بہنا۔

حارث حرا کے سر پر پیار دیتے بولا تھا۔

ہاں سحر "کسی ہو..؟"

اپی میں ٹھیک ہوں۔

"عابی تنگ تو نہیں کر رہا..؟؟"

سحر عابی کیوں تنگ کرے گا..؟ وہ بہت التجوائے کر رہا ہے.. اُسے کرنے دو۔

ایمان کی بات سن کر سحر لب بھینچ گئی۔

سحر وہ بالکل نارمل ہے۔ اُسے عام بچوں کی طرح جینے دو۔

اپی ایسی بات نہیں ہے۔

بس کل آپ اُسے چھوڑ جائیں.. اتنے دن رہ لیا کافی ہے۔

سحر جھنجھلا کر بولی تھی۔

میں تو تمہے بلانا چاہ رہی تھی شادی کی تیاریوں میں ہیلپ کروا دینا۔ اور حرا سے بھی مل لینا۔

نہیں اپی مجھے لاہور نہیں انا۔ میں مری میں ہی ٹھیک ہوں۔ آپ کو جو تیاری کروانی ہے میں ہہیں

سے کر دوں گی۔ اپ کل عابی کو بھجوا دیں۔ مجھے فکر ہو رہی ہے۔ جسے کوئی اُسے مجھ سے چھین لے

گا۔

سحر اخر میں فکر مندی سے بولی..

اچھا ٹھیک ہے میری ماں.. جانتی ہوں.. سنی تو کسی کی بھی نہیں تم نے.. بھجوا دوں گی عابی کو واپس..  
گھر جا کر آرام سے بات کروں گی.

چلیں ٹھیک ہے عابی کا خیال رکھیے گا..

جی بلکل ہم اُس کا خیال رکھیں گے وہ چاہیے سب کا جینا حرام کر دے.. ڈیول نہ ہو تو...  
اپی میرا عابی ایسا نہیں ہے..

سحر فوری اپنے بیٹے کے حق میں بولی تھی.

جی جی آپ ماں بیٹا ٹھیک ہیں. ہم ہی خراب ہیں بس..  
ایمان نے جتاتے ہوئے کہا تو سحر ہنس دی.

اچھا آپ جو کام کرنے آئیں ہیں وہ کریں.. "اللہ حافظ"

سحر نے کہہ کر فون بند کر دیا. اور فون کی گلیری میں عابی کی تصویریں دیکھنے لگ گئی.

کسے سمجھیں گی آپ اپنی عابی کے بغیر آپ کی بہن سانس نہیں لے پاتی. یہ دن بھی میں نے بہت  
مشکلوں سے گزاریں ہیں صرف عابی کی خاطر وہ اپنی لائف بچوائے کرے گھومے پھیرے.. میری  
طرح گھر میں بند نہ رہے.. میں اُسے زندگی میں کسی چیز کی کمی نہیں محسوس کروانا چاہتی.. بس ایک  
کمی کا خلا رہے گا" وہ ہے باپ کی کمی" جو میں کبھی پوری نہیں کر سکتی.. "اللہ آپ نے زندگی  
گزارنے کے لئے کتنا اچھا تحفہ دیا ہے مجھے عابی کی صورت میں. اولاد ایسی نعمت ہے جو ہر دکھ کی  
بھریائی کر دیتی ہے"



سحر چھت کو دیکھتے افسردگی سے سوچ رہی تھی۔  
 "سحر و کیا کر رہی ہو..؟؟"

کچھ نہیں ا جاؤ بیٹھو..

سحر نے اپنے چہرہ نارمل کرتے کہا۔  
 انس اندر اکر سحر کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھ گیا۔  
 یار اناج بہت تھک گیا ہوں.. کھانا دے دو۔  
 ڈرامے باز تم کونسا گاڑی کے پیچھے بھاگ کر ائے ہو جو اسے بول رہے۔  
 سحر اٹھتے ہوئے بولی  
 "خدا ایسی بے حس بہن کسی کو نہ دے"

"امین"

سحر انس کو چراتے ہوئے امین بول کر کیچن کی طرف ہو لی۔  
 کچھ اچھا سا ہی لے کر انا۔  
 انس تھوڑا اونچی اواز میں بول کر صوفے پر ہی پاؤں پسار کر لیٹ گیا  
 "تم واپس کب جا رہے ہو سعودیہ...؟؟"

سحر کھانا ٹیبل پر رکھتے پوچھ رہی تھی۔  
 جب تم مان جاؤ گی ساتھ چلنے کے لئے۔

انس پھر سے بحث نہ شروع کر دینا.. اپنی جو ب خراب مت کرو واپس چلے جاؤ.. چھ مہنے ہو گئے ہیں یہاں بیٹھے ہوئے ہو..

سحر و تم ضدی ہو تو میں بھی تمہارا ہی بھائی ہوں.. میں تمہے اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا..  
(ایمان سحر اور انس تینوں بہن بھائی تھے۔ ان کے ماں باپ ایک کار ایکسیڈینٹ میں فوت ہو گئے تھے۔ تب سے یہ ایک دوسرے کا سہارا بنے ہوئے تھے۔)

اپنی ہیں ناں...

"کیوں فکر کرتے ہو میری..؟"

سحر نے پھر سے سمجھانا چاہا۔ اپنی اپنے گھر میں ہوتی ہیں۔ ہمارے گھر میں نہیں..  
انس کھانا کھاتے ہوئے بول رہا تھا۔

"ڈھیت انسان"

سحر تلملا کر بول کر اٹھ گئی

"سیم ٹو یو بہنا.."

انس اُسے اور زچ کرنا نہ بھولا تھا

عاقب نیچے اتا ایمان کی فون پر کسی سے کی جانے والی باتیں سن چکا تھا۔ اُس کا موڈ آج معمول سے  
ہٹ کر خوشگوار ہو رہا تھا۔ اب بھی ایسا ہی ہوا تھا.. اُس کا دل دوبارہ عابی سے باتیں کرنے کو چاہ رہا  
تھا۔ جو یاور کے ساتھ بیٹھا اُس کے موبائل میں گیم کھیل رہا تھا۔

یاسر چلیں بچوں کو نیند آرہی ہے..

ہاں بی اب چلتے ہیں کافی وقت ہو گیا ہے..

سرمہ صاحب اٹھتے ہوئے بولے... یاسر اور یاور نے بھی اُن کی پیروی کی..

فون کروں گا رات میں..

یاور حرا کے نزدیک ہوتا اُس کا ہاتھ دباتے دبی اواز میں بولا.

خالو کے الو رات تو ہو گئی ہے فون کب کرنا ہے..؟؟ یہ تو میرے پاس ہے.

عابی معصوم شکل بنائے پوچھ رہا تھا. وہ یاور کی باتیں سن جو چکا تھا تو اپنے ذہن میں ای بات کہنی تو تھی ہی

عابی کی بات سن کر سب کے ہونٹوں پر دبی دبی مسکراہٹ آگئی اور ایمان سوچ رہی تھی میری بہن اس شیطان کو اتنا معصوم سمجھ کر بہت بڑی غلطی کر رہے ہے..

حرا منہ جھکائے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی اور یاور اکتا کر یاسر کو دیکھنے لگا

اوائے شیطان کے چیلے بڑے ہو جا پھر سمجھائیں گے تجھے.. یہ بڑوں کی باتیں ہیں.. اچھا چلیں.. اب مجھے نیند آرہی ہے..

عابی جمائی لیتے ہوئے بولا.. تو تینوں لاونچ سے نکل آئے.. باقی سب پہلے ہی باہر نکل چکے تھے.

اچھا بیٹا اپنی بہن اور اُس کے پزینڈ کو بھی لے کر انا کبھی..

ہماری طرف سے خاص دعوت ہی سمجھ لو.. اتنا پیارا بیٹا ہے ماشاء اللہ اس کا تو وہ خود بھی کتنے اچھے ہو گے.. ہم بھی ملنا چاہئے گے

شفق بیگم عابی کو پیار کرتے ہوئے بولیں.

جی انٹی کوشش کروں گی.. وعدہ نہیں کر سکتی.

ایمان لرکھڑاتی ہوئی زبان میں بولی.

مم اور میں ضرور آئیں گے بڑی انٹی.

ہاں بیٹا اور اپنے بابا کو بھی لانا..

ایمان نے شفق بیگم کی بات سن کر بے بسی سے یاسر کی طرف دیکھا.

یہ منظر کسی اور نے بھی دیکھا تھا اور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایمان ایسے کیوں بے ہیو کر رہی ہے..

"میرے ڈیڈا ہمارے ساتھ نہیں رہتے. وہ ہیں. لیکن میرے پاس نہیں ہیں"

عابی نے پورے اعتماد سے بتایا تھا

دراصل انٹی اُن کے علیدگی ہو گئی ہے

یاسر اگے بڑھ کر بولا تو شفق بیگم خاموش ہو گئیں..

سرمہ صاحب شاہد صاحب سے باتوں میں مصروف تھے اس لئے انہوں نے ادھر دھیان نہیں دیا..

آپ اپنی مم کو لے کر انا.

شفق بیگم عابی کے اعتماد پر نہال ہوتے بولیں..

"بائے پرنس"

عابی شفق بیگم سے مل کر گاڑی میں بیٹھتے ہوئے عاقب سے بولا تو عاقب ہنس دیا..

"بائے لٹل پرنس"

حارث عاقب کے لئے پرنس کا خطاب سن کر جل بھن گیا..

مہمانوں کو سی او ف کر کے چاروں اندر اگئے

بھائی آپ پرنس کب بنیں..؟؟

میں بنا بنایا پرنس ہوں..

عاقب نے حارث کو مزید چرایا..

کتنا معصوم بچہ تھا دل کر رہا تھا اپنے پاس ہی رکھ لوں..

ماما وہ معصوم ڈیول ہے.. کسی خوشفہمی میں مت رہیے گا.. ہم سب کا باپ ہے.. نا جانے اُس کا باپ

کتنا بڑا ڈیول ہو گا جو یہ مکس معصوم ڈیول بن کر اس دنیا میں آیا ہے..

حارث ٹانگیں ٹیل پر رکھتے ریلکس انداز میں بول رہا تھا..

عاقب کھانا لگوا دوں...؟؟

مہمانوں کے ساتھ بھی نہیں کھایا..

نہیں مام بھوک نہیں ہے.. بس اب سونا چاہتا ہوں.

میں بھی سونے جا رہا ہوں..

حارث بھی کہتے ہوئے کھڑا ہوا. چلو میں ذرا حرا کو دیکھ لوں پھر..

شفق بیگم کہتے ہوئے حرا کے کمرے کی طرف چلی گئیں..

یاسر صبح عالی کو چھوڑ آئیں گے یا میں انس سے کہوں..؟

یار رہنے دو ناں کچھ دن.. بچوں کو بہنوائے کرنے دو..

یاسر نے لیٹتے ہوئے کہا  
سحر نے کہا تھا..

اچھا چھوڑ آئیں گے صبح.. تم بھی ساتھ چلنا.  
یاسر جانتا تھا سحر عابی کو کبھی اتنے دن تک یہاں نہیں چھوڑتی تھی. اس لئے بنا کسی بحث کے بات ختم کر دی.. اور ایمان سوچ رہی تھی اُسے سحر سے فائنلی بات کرنی چاہیے یا ہو..... میں گھر جا رہا ہوں..

عابی خوشی سے جھومتے ہوئے مین ڈور کی طرف ا رہا تھا کہ پھر سے عاقب سے تکرّاو ہو گیا..  
اوپس.... سو سوری پرنس...

عابی اپنا ماتھا سہلاتے بولا..  
کوئی بات نہیں.. لٹل پرنس..  
"زیادہ تو نہیں لگی..؟"

ارے نہیں یہ چھوٹی چھوٹی چوٹیں کیا کر لیں گی میرا..  
عابی لا پرواہی سے بولا تو عاقب ایک دم سے ٹھنکا..

(یہ چھوٹی چھوٹی چوٹیں کیا کر لیں گی میرا... ذرا سا کٹ ہے.. کونسا ایک کلو خون بہہ گیا ہے.. آپ  
خوا مخواہ پریشان ہو رہیں ہیں)

عاقب کے ذہن میں فوری کلک ہوا.. تو وہ عابی کو غور سے دیکھنے لگ گیا.

ہاں ہاں بس نکل رہے ہیں سحر... تمہارے عابی کو با حفاظت پہنچا دیں گے۔  
ارے یار تم کب ائے...؟؟

یاسر باہر اتا فون پر بات کرتا اچانک عاقب کو وہاں دیکھ کر حیرانگی اور گرمجوشی سے بولا..  
"اچھا سحر ہم ارہے ہیں... اوکے بائے..."

یاسر نے کہہ کر فون بند کیا اور عاقب کی طرف متوجہ ہوا..  
بس پانچ منٹ پہلے آیا ہوں یار مام نے میٹھائی بکھوائی ہے.. انکل گھر پر ہی ہیں..؟  
ہاں ڈیڈ اندر ہیں... اجاؤ...!

نہیں.. تم لوگ کہیں جا رہے ہو... جاؤ.... مجھے بھی افس کے لئے دیر ہو رہی.. میں نکلتا ہوں... یہ  
انکل کو دے دینا... مام ڈیڈ نے خاص بکھوائی ہے..

عاقب جلد بازی میں کہہ کر واپس گاڑی کی طرف چل دیا..  
تو یاسر کندھے اچکاتا میٹھائی کی ٹوکری لے کر اندر چلا گیا..  
"ڈیول کے بچے" ارہا ہوں... کوئی شرارت نہیں کرنی..

یاسر کی بات سن کر عابی منہ کے زاویے بگاڑتے گاڑی میں بیٹھ گیا.. اُسے بہت جلدی تھی اپنی مم سے  
ملنے کی.

عینہ باس بلا رہیں ہیں اپنے کیبن میں....  
اوکے شیرہ...

عینہ نے مصروف سے انداز میں کہا.. اور دو منٹ بعد وہ فائل لے کر کھڑی ہوئی.. پہلے اپنے ٹھیک

حجاب کو مزید صیح کیا اور باس کے کبین کی طرف چل دی..  
 ناک کر کے اجازت ملینے پر وہ معدب انداز میں چلتی ہوئی کرسی تک ای..  
 سر یہ فائل ریڈی کر دی ہے.. اور آپ کی اج ڈینر پر عمار مرزا کے ساتھ میٹینگ ہے..  
 مس عینہ آپ بیٹھ کر بھی بتا سکتی ہیں..  
 "نو سر شکریہ.."

عینہ نے عام سے انداز میں کہا  
 اوکے جسے آپ کی مرضی...  
 شام میں آپ بھی میرے ساتھ میٹینگ میں چل رہی ہیں..  
 "اوکے سر..."

حمدان صاحب کو کال کر کے بتا دیں.. یہ ڈیل مجھے ہی ملنی چاہئے.....  
 جی سر "ان شاء اللہ"

ٹھیک ہے پھر اکٹھے نکلتے ہیں.. اوکے سر...

عینہ نے ایک نگاہ اٹھا کر اپنے باس کو دیکھا جو لیپ ٹاپ پر نظریں جھکائے مصروف سے انداز میں  
 لا پرواہی سے بات کر رہا تھا..  
 جی سر میں جاؤں...

مس عینہ آپ کو یہ پوچھنا نہیں چاہئے.. اگر کام اور بات ختم ہوئی تو اس کا مطلب آپ جاسکتی ہیں..  
 اس کے لئے میری اجازت درکار نہیں ہونی چاہئے..



جی سر..

عینہ بنا کسی تاثر کے کہہ کر کین سے نکل گئی.. اُس کے چہرے پر ذرا سا بھی خفت نہیں تھی.. یا وہ اپنے جذبات کسی پر عیاں نہیں کر سکتی تھی..

دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر اُس نے سر اٹھا کر دیکھا پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا..

مم..... مم..... نوری.... "کدھر ہو اپ...؟؟"

عابی لاونچ میں اتے ہی سحر کو آوازیں دینے لگ گیا تھا.. سحر مسکراتے ہوئے اپنے کمرے سے نکلی..  
"اسلام علیکم نوری"

عابی سحر کے ساتھ لپٹتے ہوئے بولا..

"وعلیکم اسلام"

"کیسا ہے میرا عابی...؟؟"

تمہارا عابی تو ٹھیک ہے.. ہمارے بچوں کا پوچھو...

یاسر انس کے ساتھ اندر اتے بولا..

سحر یاسر کی بات سن کر مسکرا دی اور اپنے بہن سے ملنے لگ گئی..

بچوں کو بھی لے اتیں اپی... ..

بس شام کو واپس چلے جانا... تو بچوں کو گھر ہی چھوڑ آئے..

چلیں پھر اپی آپ لوگ بیٹھیں.. میں چائے لاتی ہوں..

انس اور یاسر باتوں میں لگ گئے تھے.. تو ایمان بھی اٹھ کر سحر کے پیچھے کیچن میں چلی گئی.. عابی پہلے

ہی وہاں تھا..

عابی چلو کھیلو جا کر... اپنی نوری تھوڑی دیر کے لئے مجھے دے دو...

لے لیں خالا جانی... رہیں گیں تو میری ہی...

عابی منہ بسورتا ہوا کہہ کر چلا گیا.

سحر تم ا جاتی تو شادی کی تیاری میں تھوڑی مدد ہی ہو جاتی..

ایمان ہچکچاتے ہوئے بولی..

اپی میرا دل نہیں کرتا وہاں انے کو..

ایمان نے اپنی بہن کی بات سن کر اُسے گور سے دیکھا جس کا چہرہ ہر تاثر سے عاری تھا..

کب تک وہاں نہیں اوں گی...

بھاگتے بھاگتے تھک جاؤ گی..

میرے ساتھ عابی ہے... یہ مجھے تھکنے نہیں دے گا..

سحر نے کیوں میں چائے ڈالتے کہا..

سحر فخریہ لہجے میں بولی.

یہ لیں آپ چائے لے کر جائیں... میں کھانے کی تیاری کر لوں... پھر یا سر بھائی جلدی جلدی مچائیں

گے..

ایمان سحر کے ہاتھ سے چائے کی ٹرے لے کر اُسے گھوریوں سے نوازتے کیچن سے نکل گئی اور لاونچ

میں اکر ٹرے پٹختے ہوئے ٹیبل پر رکھی... اور خود صوفے پر ڈھنکے انداز میں بیٹھی..

ماحول خاصا گرم لگ رہا ہے..

انس نے کپ یاسر کو پکڑاتے ہوئے کہا اور ایک کپ خود کے لئے اٹھا کر ایمان کو ابرو اچکاتے دیکھا...

میں عابی کو لے کر گئی تھی کہ یہ پیچھے اہی جائے گی.. لیکن اس نے تڑلے منتے کر کے واپس بلوا لیا.. کوئی عابی کو مجھ سے چھین لے گا بالاں بالاں... اور اب...

اپنی ہم دونوں کی دن میں کافی دفعہ ہو جاتی (بحث)  
انس افسردہ ہوتے بولا..

پتہ نہیں چاہتی کیا ہے... ساری زندگی گھٹ گھٹ کر چھپ کر تو نہیں گزرتی ناں...  
ایمان دکھ سے افسوس کرتی بولی..

غلطی میری بھی ہے.. مجھے اکیلے چھوڑ کر نہیں جانا چاہئے تھا آپ دونوں کو..

انس کے چہرے پر ندامت واضح نظر آرہی تھی..

یاسر لب بھنے دونوں بہن بھائی کی گفتگو سُن رہا تھا..

غلطی تم دونوں کی ہے.. تم دونوں کو اُسے اُس کے حال پر نہیں چھوڑنا چاہئے تھا..

یاسر کچھ سوچتے ہوئے بولا.. تو ایمان اور انس شرمندہ ہو گئے.

جب وہ ائی تھی جس حالت میں ائی تھی.. جاتے... اُس کے شوہر کے پاس... گریبان پکڑ کر پوچھتے..

لیکن "واللہ" ہماری سحر کی محبت... آج تک اُس شخص کا تم دونوں کو نام تک نہیں بتایا.. اور تم دونوں

نے کوشش بھی نہیں کی.. افسوس ہے تم دونوں پر... اب وہ جسے زندگی گزار رہی ہے... گزارنے

دو... اب کوئی فائدہ نہیں ہے..

یاسر کی بات سن کر دونوں سر جھکا کر کپوں کو گھورنے لگ گئے تھے..

"چلیں مس عینہ..."

"جی سر..."

عینہ جلدی سے کمپیوٹر بند کرتی کھڑی ہوتے بولی..

وہ دونوں پارکینگ کی طرف جا ہی رہے تھے کہ دونوں نسوانی آواز سن کر پلٹے..

"ہائے سویٹ ہارٹ.."

اووہ فاریہ کسی ہو...؟؟

میں ٹھیک سویٹ ہارٹ.. چلو اکٹھے چلتے ہیں... میں ڈیزر کے لئے تمہے پک کرنے آئی ہوں..

فاریہ نے عینہ کو نظر انداز کر کے کہا..

سوری فاریہ مجھے ایک میٹینگ میں جانا ہے.. نیکسٹ ٹائم...!!

او ہو میٹینگ میں اپنی اس ایمپلوی کو بھیج دو ناں..

فاریہ نے لاڈ سے کہا اور نخوست سے عینہ کو دیکھا.. عینہ اُسے ایک آنکھ نہ بھاتی تھی.. جو اپنے آپ کو پورا کر کے رکھتی تھی.. حجاب سے اپنے بالوں کو بھی چھپایا ہوتا تھا.. بھوری گڑیا جسی آنکھیں.. حد سے زیادہ سفید رنگ.. تیکھی ناک.. گلابی ہونٹ اور ہونٹوں کی اوپری جگہ پر تل.. جس کی کشش کسی کو بھی اپنی طرف کھینچ سکتی تھی.. پیروں تک پہننے میں جو میکسی سٹائل میں تھا وہ پری جسی تھی.. جو فاریہ کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی.. فاریہ شاہد صاحب کے بزنس پارٹنر فیاض لغاری کی سب سے چھوٹی

اور لاڈلی بیٹی ہے..

"نو سویٹ ہارٹ.. "ہم چل رہے ہیں..

میں نے ایک دفعہ کہہ دیا۔ نہیں تو نہیں... نیکسٹ ٹائم دیکھو گا..

عینہ چلیں...!!

"عاقب..."

فاریہ نے تمللاتے ہوئے کہا.. لیکن عاقب اُس کو اگنور کیے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی زن سے فاریہ کے نزدیک سے نکال کر یہ جا وہ جا..

فاریہ تن فن کرتی گاڑی میں بیٹھی اور غصے میں فل سپیڈ پر گاڑی چلانے لگ گئی.. آج تک کسی نے اُسے انکار نہیں کیا تھا.. لیکن عاقب ہمیشہ اُسے رد کرتا تھا.. وہ پھر بھی ڈھیت بنی نئی انداز سے اُسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتی تھی..

عاقب بنا کسی تاثر کے ڈرائیو کر رہا تھا.. اُس کو دیکھ لگتا تھا نہ وہ روڈ ہے نہ سو فٹ نیچر والا.. وہ الگ ہی نیچر کا تھا.. اپنے کام سے کام رکھنے والا.. لاپرواہ سا..

عینہ نے بغور اُسے دیکھا اور پھر خاموشی سے باہر کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئی..

مام.... ماں.... ماما....

کیا ہو گیا... حارث بھائی.. "کیوں چمچ رہے ہیں..؟؟" میرے کانوں کے پردے ہل گئے ہیں..

حرا سوالیہ انداز میں بے اکتا کر بولی..

ہیروں کے کان بھی ہوتے ہیں...؟؟

اور پردے تو کھڑکیوں کے اگے لگائے ہوتے ہیں!..  
حادث صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھتے ہوئے سوچنے کی ایکٹینگ کرتا بولا..  
بھائی.....

حرا فوری چیخی..

مام آپ نے میرا نام حرا کیوں رکھا..  
حرا نے شفق بیگم کو اتے دیکھ کر بے چارگی سے پوچھا..  
کیونکہ تم دینا کی نایاب ترین انسان ہو..  
شفق بیگم کے جواب دینے سے پہلے ہی حادث نے مزاح اڑانے کہا..  
مام.....

حرا روہانسی ہو گئی تھی..

"حادث کیوں تنگ کر رہے ہو...؟؟"

مام اب ہیرے کو تنگ بھی نہیں کر سکتے.. اچھا مجھے کھانا دے دیں بھوک لگی ہے.. آپ کے بیٹے نے  
افس میں بہت مشقت کروائی ہے..

اچھا کیا میرا بدلا میرے چارمنگ بھائی نے لے لیا..

حرا خوش ہوتے بولی تو حادث جل بھن گیا..

بھائی... "میری جان" "پرنس" اب "چارمنگ" بھی.....

میں کس کیٹاگیری میں اتا ہوں...؟؟

آپ مراسیوں کی کیٹاگیری میں ہیں..

حرا حارث کو چراتے ہوئے کہہ کر اٹھی اور اوپر کی طرف بھاگی..

مام... میں اسے چھوڑوں گا نہیں..

حارث پھرتی سے اٹھا.. اور حرا کے پیچھے بھاگا..

شفق بیگم بس دونوں کو دیکھ کر رہ گئیں تھیں.. ان دونوں کے دم سے ہی تو گھر میں رونق ہو جاتی

تھی.. ورنہ وہ سارا سارا دن گھر میں بولائی بولائی پھیرتی تھیں..

مس عینہ میں چھوڑ دیتا ہوں.. "نوسر شکریہ."

میں چلی جاؤں گی..

عینہ نے نرمی سے کہا..

چلیں جسے آپ کی مرضی..

عاقب کہہ کر ہوٹل سے باہر نکل گیا.. تو عینہ بھی ہوٹل سے باہر نکل کر سڑک کے سائیڈ پر چلنے

لگی.. اُسے چلنا بہت پسند تھا وہ اکثر افس سے واپسی پر واک کر کے اپنے فلیٹ تک آتی تھی.. اب بھی

وہ سر جھکائے اپنے دھیان میں چل رہی تھی.. یہ جانے بغیر کوئی اُس کا تعاقب کر رہا ہے..

فلیٹ کے سامنے پہنچ کر اُس نے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور چابی نکال کر دروازہ کھولا.. پورا

فلیٹ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا..

اففففف.....!!

میں پھر بھول گئی..

عینہ سر پر ہاتھ مارتے بولی..

روز سوچتی ہوں.. لاونچ کی لائیٹ جلا کر جاؤں گی.. پھر جاتے جاتے سب سوچ بند کر جاتی..

عینہ لائیٹ جلاتے برابر رہی تھی.

ہائے میں نے صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں..

ایک تو یہ سر اتنا کام کرواتے ہیں.. اوپر سے اب تک تعریف نہیں کی.. اور بے عزت اتنے پیار سے کرتے ہیں جسے اگلا بندہ سمجھ ہی نہ پائے.. بے عزتی کر رہے ہیں یا سمجھا رہے ہیں.. اب بندہ پوچھے.. بلایا تھا تو جانے کے لئے بھی کہہ دینے میں کیا جاتا تھا.. لیکن یہ اُس جناب عالی کی شان کے خلاف تھا..

اب عینہ کی دُھایاں عروج پر تھیں.. وہ اپنے آپ کو اور دیواروں کو سُنا کر دل کی بھراس نکال رہی تھی.. سارا دن چپ چاپ رہنے والی لڑکی صرف اپنے آپ سے باتیں کرتی تھی..

اور تو اور دوبارہ کہا ہی نہیں.. کہ میں چھوڑ دیتا ہوں.. بس لے کر جانا ہوتا.. شو مارنے کے لئے.. جسے میں جانتی ہی نہیں.. اُس فاریہ کو لے کر جاتے تو پتہ چلتا.. بات کرنے کی تو تمیز ہے نہیں اُس لڑکی کو... ائی بڑی سر کو سویٹ ہارٹ کہنے والی.. جسے خود سویٹ کی فیکٹری ہو..

عینہ حجاب اتارتے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بنا بریک کے بول رہی تھی..

چل عینہ اب کچھ کھا کر سو جا...

نہیں مجھے تو ابھی فائل بھی کمپلیٹ کرنی ہے.. ورنہ اُس نے اچھے سے سمجھانے والے انداز میں بے عزتی کرنی ہے.



عینہ دکھی لہجے میں خود کو ہی بتا رہی تھی۔

اچھا ہے ناں... زیادہ تھکوں گی تو زیادہ اچھی نیند آئے گی۔ میری قسمت میں تو مشقت کرنا ہی لکھا ہے۔  
ڈیڈ...

مجھے عاقب شاہد سے شادی کرنی ہے..

فارہ حکیمہ انداز میں بولی..

بیٹا ریلکس..

نو ڈیڈ..

وہ ہر دفعہ میری انسلٹ کرتا ہے اُس حجابن کے سامنے ہی.. اب میں اُسے اپنا بنا کر چھوڑوں گی.. پھر وہ کہیں کا نہیں رہے گا..

فارہ طیش کے الم میں اپنے خیالات فیاض صاحب کے گوشوگوار کر رہی تھی.. اس وقت اُن باپ بیٹی کے علاوہ کمرے میں کوئی نہ تھا.. فیاض صاحب افسوس سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے..  
"پانی پیو.."

..No dad

..I don't need water

...I just want to see him bent over in front of me

فارہ میری جان...

کسی کے پیچھے بھاگا نہیں جاتا.. بھاگتے بھاگتے انسان خود تھکتا ہے.. دوسرے انسان کو تو کوئی فرق ہی

نہیں پڑتا.. کیونکہ وہ اپنی زندگی میں تہرا ہوتا ہے.. محبت پیچھے بھاگنے سے نہیں ملتی.. برداشت کرنے سے ملتی ہے.. جھکانے سے نہیں.. جھکنے سے ملتی ہے..

فیاض صاحب نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا..

ڈیڈ آپ میری بات مانیں گے کہ نہیں...؟

فارسیہ اب بھی اپنی بات پر اڑی رہی..

اوکے میں شاہد سے بات کر کے دیکھتا ہوں..

پر یاد رہے.. اُس کے سامنے جھکوں گا نہیں.. صرف انڈریکٹلی بات کروں گا.. تمہارے اور عاقب کے رشتے کی.. اور مجھ سے کوئی امید نہ رکھنا..

فیاض صاحب نے بیٹی کے سامنے ہارتے ہوئے کہا تھا..

..Ohh Thank you so much dad

..Now I feel relax

آپ نے تو میرا موڈ فریش کر دیا..

فارسیہ چمکتے ہوئے کمرے سے نکل گئی اور فیاض صاحب مشکل میں پڑ گئے تھے.. بیٹی کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا..

کھانے کی ٹیبل پر سب خاموشی سے اپنی پلیٹوں پر جھکے ہوئے تھے.. صرف عابی ہی کوئی نہ کوئی بات کر لیتا تھا..

مم آپ نے مجھے واپس سکول میں داخل کروانے کے لئے بلاوایا ہے ناں..

واوو.... اب میں بھی طحہ ثانیه (ایمان کے بچے) کے طرح سکول جاؤں گا..  
 عابی کی بات سن کر سحر کے حلق میں ہی نوالہ پھنس گیا تھا.. وہ اپنے بیٹے کے چہرے کی خوشی نہیں  
 چھیننا چاہتی تھی.. لیکن اُسے سمجھ نہ آیا کہ کیا جواب دے..  
 ایمان نے جتنی نظروں سے سحر کو دیکھا.. البتہ یاسر نے اشارے سے کسی بھی ری ایکشن سے منع  
 بھی کیا تھا..

سحر و چاولوں کی ٹرے پکڑا نا.. انس نے ذرا اونچی آواز میں کہا  
 بھانجے جان... یہ چاول کھاؤ..  
 سکول بھی چلے ہی جاؤ گے..  
 نہیں ماموں.. مجھے نوری کھلائیں گیں..  
 عابی نہ میں گردن ہلاتے بولا..

ابھی تو خود کھا رہے تھے.. اب نور کیوں کھلائیں..؟؟  
 انس نے نا سمجھی سے پوچھا.. بس اب میں اُن کے ہاتھ سے کھاؤں گا..  
 سحر بے بسی سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی جو ہو بہو اپنے باپ کی طرح ضدی اور لا پرواہ تھا..  
 تم بھی اپنی ماں کی طرح نرالے ہی ہو..  
 نہیں مم کہتی ہیں میں ڈیڈا پہ ہوں..  
 عابی کے منہ سے جلدی میں نکل گیا تھا.. اُس نے بول کر فوری منہ پر ہاتھ رکھا..  
 اوپس...!

کیا کیا..

کیا کہا...

انس نے ہر براہ کر پوچھا.. ایمان اور یاسر بھی سحر کو دیکھ رہے تھے..

عابی نے معصوم شکل بنائے سحر کو دیکھ کر بنا آواز کے سوری کہا.. سحر اس وقت اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہی تھی...

تم اپنے بیٹے سے تو "اُس" شخص کا ذکر کر لیتی ہو.. لیکن ہمیں بتاتے ہوئے تمہے تکلیف ہوتی ہے.. حالانکہ تمہے عابی کو نہیں بتانا چاہئے... اتنے پیار سے وہ اُسے ڈیڈا کہتا ہے کہ جسے وہ کہیں کا پرنس چارمنگ ہے.. سحر بہت افسوس ہوا... تم اپنے بیٹے کو اہم سمجھتی ہو.. ہمیں نہیں.. یہ بھی اُسی کی ہی اولاد ہے.. یہ مت بھولنا..

ایمان خفگی سے بولتے بولتے تھوڑا تلخ ہو گئی تھی..

خالا آپ میری نوری سے ایسے بات نہیں کر سکتیں..

عابی سحر کا روہانسی چہرہ دیکھ کر غصے سے بولا..

پانچ سال کے ہو تم... اور باتیں تم پندرہ سال کے بچے جتنی کرتے ہو... تمہاری نوری میری چھوٹی بہن ہے..

ایمان اپنی بس کریں....

انس منت بھرے لہجے میں بولا تو ایمان نے یاسر کو دیکھا کہ وہ اُس کے حق میں بولے گا... لیکن اُس کے چہرے پر سختی دیکھ کر ایمان نظریں چرا گئی تھی..

"ایمان چلو...."

یاسر بھائی کھانا...؟؟

سحر نے بھیگی آواز میں کہا..

"اللہ تمہے حوصلہ اور خوشیاں دے"

یاسر نے سحر کے سر پر ہاتھ رکھتے دعا دی اور ایمان کو سخت نظروں سے اُٹھنے کا کہا..

بھائی آپ نے سفر کرنا.. کچھ کھا لیتے..

انس نے روایتی انداز میں فکر مندی سے کہا..

کوئی بات نہیں یار.. میرا ہی گھر ہے..

ایمان چلو..

یاسر نے اونچی آواز میں کہا تو ایمان جلدی سے کھڑی ہوئی..

سحر نے بے بسی سے اپنی بہن اور بہنوئی کو جاتے دیکھا تھا.

مم آپ مت روئیں پلیز.... آپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر مجھے کچھ ہونے لگ جاتا ہے..

خالا خود ہی غصہ کر کے ٹھیک ہو جاتی ہیں..

سحر حیرت زدہ عالی کو دیکھ رہی تھی

ایمان جو بھی تھا. تمیے سحر سے ایسے بات نہیں کرنی چاہئے تھی.. "تم نے اُس کی آنکھوں کی اداسی

نہیں دیکھی..؟؟" میری بہن ہوتی..! اور اُس کو ذرا سا بھی دکھ ہوتا.. تو دونوں بھائیوں نے زمین

آسمان ایک کر دینا تھا.. پر افسوس ہماری بہن ہی نہیں ہے..

یاسر خفگی بھرے لہجے میں بول رہا تھا.. وقتی غصہ بھی کم ہو گیا تھا..  
 افسوس ہوتا ہے مجھے تم دونوں بہن بھائی پر... اپنی چھوٹی بہن کو ہی نہیں سمجھ سکتے.. اپنی اپنی ہی  
 ہانکتے ہو اُس کے سامنے.. اور وہ خاموشی سے سن لیتی ہے..  
 یاسر وہ ہماری بہن ہے.. ہم اُسے اچھے سے جانتے ہیں.. وہ کس طرح بولتی ہے.. کرتی ہے.. آپ  
 نہیں جانتے..

ایمان نے اپنے آپ پر ضبط کرتے ترش لہجے میں کہا...  
 کاش...! میں اُس کے لئے کچھ کر سکتا..

یاسر نے گہری سانس لیتے کہا اور پھر خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا.. سارا راستہ ایمان بھی سوچوں میں  
 ڈوبی رہی تھی..  
 ماضی.

ایمان اپنی انس باہر چلا گیا ہے.. اور آپ بھی شادی کر رہی ہیں... "میں اکیلی کیا کروں گی..؟؟"  
 سحر تم میرے ساتھ چلو گی اور کیا کرو گی..  
 نہیں اپنی میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی.. سگے بھائی نے بوجھ نہیں اٹھایا.. بہنوی پر کیوں بنو...  
 سحر وہ ایسے نہیں ہیں... اج رات کو تمہے ملواؤں گی اُن سے.. ابھی مجھے تیار ہونے دو.  
 نہیں مجھے نہیں ملنا..

سحر افسردہ ہوتے بولی..

اچھا تم ہو سٹل میں شفت ہو جاو... اگر میرے ساتھ نہیں چل سکتی.. اور تھرڈ اپشن تم بتا دو... ہے

تو....!

اپی....!

سحر صدمے سے بولی..

دیکھو سحر مجھے شادی تو کرنی ہے.. اور یاسر اور انکل بہت اچھے ہیں.. میں اتنا اچھا پرپوزل ریجیکٹ نہیں کر سکتی.... میں تمہے ماہانا خرچہ بھیجتی رہوں گی.. اور انس بھی تو بھیج رہا ہے.. "تمہے اور کیا چاہئے...؟؟"

ایمان نے سحر کی آنکھوں کی نمی کو انگور کرتے کہا.. اور ہارن کی آواز سن کر باہر نکل گئی.. کیونکہ اُسے یاسر کے ساتھ شاپینگ پر جانا تھا..

سحر خاموشی سے اُٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی تھی..

رات کو تھکی ہاری جب وہ واپس آئی اور سحر کو آوازیں دینے لگی...

سحر... سحر... سحر...

آپ بیٹھیں یاسر.. میں اُسے بلاتی ہوں.. اپنے روم میں ہو گی.

"یار اتنی جلدی سو گئی..؟؟"

یاسر کو کہہ کر سحر کے کمرے میں داخل ہوتے ایمان بولی... لیکن سحر وہاں بھی نہیں تھی..

ایمان نے پورا فلیٹ دیکھا جو کہ صرف تین کمروں پر مشتمل تھا.. لیکن سحر کہیں بھی نہیں تھی.. وہ تھک کر لاونچ میں آکر صوفے پر ڈھ سی گئی.. پتہ نہیں کہاں گئی ہے..

ایمان فون کر لو... کسی فرینڈ کی طرف نہ ہو...

جی یاسر..

ایمان نے سحر کو فون کرنے کے لئے بیگ سے موبائل نکالا.. اور دیکھا تو سحر کا مسیج آیا ہوا تھا..  
لو میڈم نے مسیج کر دیا ہے... کہاں گئی.. ہیں..

ایمان نے مسیج اوپن کرتے یاسر کو بتایا

اپنی میری سائیڈ ٹیبل پر ایک لیٹر پڑا ہے وہ پڑھ لینا..

ایمان مسیج پڑھ کر اندر کو بھاگی.. مسیج اُس کی توقع کے برعکس تھا.

اپنی میں ہو سٹل میں جا رہی ہوں.. جب آپ کو میری پرواہ نہیں.. تو آپ کے ہر بینڈ کو کسے ہو گی..  
میں اپنا بوجھ خود اٹھا لوں گی.. اور انس بھی ہے.. آپ کو نئی زندگی بہت مبارک ہو... اور ہونے والی  
شادی بھی.. اللہ آپ دونوں کو خوش رکھے.. بس اپنی شادی کے بعد میں آپ پر بوجھ نہیں بن سکتی..  
شادی سے پہلے آپ میری بہن تھیں.. لیکن شادی کے بعد آپ کسی کی بیوی ہوں گی.. اور رہی انس  
کی بات تو وہ مجھے پیسے بھیجتا ہے.. اور میں اُسے روکوں گی نہیں.. بس آپ لوگوں سے ملوں گی نہیں..  
ماما پاپا کی ڈیٹھ کے بعد سب رشتہ داروں نے ہمیں اکیلا چھوڑ دیا تھا.. کیونکہ ہم بوجھ تھے.. اب میں  
اس قابل ہوں کہ اپنا بوجھ خود اٹھا سکوں.. آپ سب کو تنگ نہیں کروں گی.. مجھے اکیلا رہنا پسند ہے..  
اور یہ بات آپ اچھے سے جانتی ہیں.. اس لئے آپ آرام سے اپنی زندگی میں خوش رہیں.. زندگی میں  
کبھی آپ کو میری یاد ستائی تو مجھے اپنے سامنے پائیں گیں.. انس کو بھی میں نے بتا دیا ہے اور اُسے  
کوئی اعتراض نہیں ہے.. آپ بھی میرے لئے جو تھوڑا بہت پریشان ہوتی ہیں وہ چھوڑ دیں.. اور یاسر  
بھائی کے ساتھ نئی زندگی شروع کریں.. انہیں بتا دینا.. آپ کی بہن آپ لوگوں پر بوجھ نہیں بنا چاہتی



تھی اس لئے آپ لوگوں کی شادی سے پہلے چلی گئی.. میں اپنا مزاج نہیں بنانا چاہتی تھی.. آپ کی شادی کے بعد.. مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں.. میرے نصیب میں ٹھوکریں کھانا لکھا ہے.. دعا کیجیے گا میں ہمیشہ ثابت قدم رہوں.. رب نے چاہا تو ضرور ملیں گے.. تب تک کہ لیے "فی امان اللہ"

"اپ کی سحر و"

ایمان کیا لکھا ہے..

یاسر ایمان کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر فکر مندی سے بولا..

ایمان نے لیٹر کو بے یقینی سے دیکھا اور یاسر کی طرف بڑھایا..

ایمان....؟؟

میں فون کرتی ہوں..

ایمان نے لرکھڑاتی زبان میں کہا.. لیکن بے سود سحر کا فون بند تھا..

ایمان کوئی فائدہ نہیں...

نہیں یاسر وہ کسی لڑکے کے ساتھ نہیں بھاگی... ایسا کبھی نہ سوچنا... وہ بس مجھ سے ناراض ہو کر گئی ہے.. اجائے گی..

ایمان نے یاسر کے بدلتے تاثرات دیکھ کر سوچتے کہا..

میں ایسا نہیں سوچ رہا.. میں تو یہ سوچ رہا ہوں تم اپنی بہن پر یقین ہی نہیں قائم کر پائی..

یاسر...

ایمان نے بے بسی سے یاسر کو دیکھا..

وہ ضد کر رہی تھی.. ہمارے ساتھ نہیں رہے گی.. پھر ایمان نے سحر کے ساتھ ہوئی ساری بات اُسے بتا دی.. اپنا رویہ بھی..

اب چلو... اج ہی ڈیڈ سے بات کرتا ہوں.. "میں تم سے محبت کرتا ہوں." اس لئے اس مشکل وقت میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑ سکتا.. ڈیڈ سے بات کرتا ہوں.. اجکل میں ہی نکاح کر کے سحر کو ڈھنڈتے ہیں.. تمہارا کوئی فریبی فیملی ممبر ہے.. تو بتاؤ؟؟ انہیں اگاہ کر دیں ہمارے نکاح کا..

یاسر کچھ سوچتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کے بول رہا تھا..  
نہیں....!!!

چاچو اور پھوپھو لوگوں نے ماما بابا کی وفات کے بعد پلٹ کر تو ہمیں دیکھنا گوارہ نہیں کیا اور ایک ہی ماموں ہیں جو سعودیہ ہی ہوتے.. انس ادھر ہی گیا ہے.. ایمان جھکے سر کے ساتھ بے بسی سے بول رہی تھی..  
چلو پریشان نہ ہو..

سب ٹھیک ہو جائے گا.. اللہ پر بھروسہ رکھو..  
حال

گاڑی رکنے سے ایمان ہوش میں آئی تھی..  
گھر آگیا ہے.. نکل آؤ.. اپنے خیالوں سے بیگم...  
یاسر کی بات سن کر ایمان یاسر کو دیکھے جا رہی تھی..  
اگر آپ نہ ہوتے... تو شاید ہماری زندگی میں اتنی آسانیاں نہ ہوتیں..

"کیا سوچ رہی ہو...؟"

یاسر نے آنکھوں میں شرارت لئے پوچھا..

میں نے کونسی نیکی کی.. جو آپ مجھے ملے..

تم نے مجھ سے شادی کر کے اتنی بڑی نیکی ہی تو کی ہے..

یاسر میں مزاخ نہیں کر رہی..

"آپ کو مجھ میں کیا اچھا لگا..؟؟" میں تو ایک اچھی بہن بھی نہیں ہوں..

تم میں کیا اچھا ہے... کیا اچھا ہے..

یاسر سوچنے کی ایکٹینگ کرتے بولا..

ہاں تم اپنی غلطی جلدی تسلیم کر لیتی ہو.. اور مجھے پتہ ہے.. یہ غلطی ماننے کا فلسفہ تمہے سحر نے ہی سیکھایا ہے..

ایمان نے فوری اثبات میں سر ہلایا اور ہلکا سا مسکرا دی..

پتہ ہے وہ کہتی ہے "ہم جو سب کرتے ہیں.. اس سب کی کامیابیوں کا دارومدار صرف سچ بولنے اور غلطی تسلیم کرنے پر ہے. سچ بول کر ہم آسمان پر پہنچ سکتے ہیں اور غلطی تسلیم کر کے ہم زمین پر رہ کر بھی آسمان کو چھوتے ہیں.. اللہ ہماری نیتیں جانتا ہے.. اور اسی لئے اپنی رحمت کے مطابق ہمیں نوازتا ہے.."

جس میٹھے لہجے میں تم مجھے اُس کے بارے میں بتا رہی ہو ناں... اسی لہجے میں سحر سے بات کرو گی تو وہ تمہارے قریب ہو گی.. جس طرح تمہارا رویہ ہے اُس کے ساتھ وہ چاہ کر بھی تم پر بھروسہ نہیں

کر پاتی..

'اپنی محبت میں خلوص پیدا کرو.. سحر کو جذباتی پن کی نہیں خلوص کی ضرورت ہے..  
یاسر کی بات سن کر ایمان کو سمجھ رہا تھا وہ غلط کر ائی ہے.. اُسے جذباتی نہیں ہونا چاہئے تھا..  
بھائی اندر آنے کا ارادہ نہیں ہے کیا..؟؟

یاور نے گاڑی کا شیشہ ناک کرتے شرارت سے پوچھا..  
ہاں یار ارہے ہیں..

یاسر ایمان کو نکلنے کا اشارہ کرتا گاڑی سے نکلا..  
میں سمجھا.. اج گاڑی کو ہی بیڈ روم سمجھ لیا آپ نے...  
یاور دانت دیکھاتے بولتے ہوئے مڑ کر اندر کو بھاگا..  
توڑک... بڑی مستیاں سوچ رہی ہیں کمینے..

یاسر یاور کی بات سن فوری اُس کے پیچھے لپکا.

ایمان بھی دونوں کی نوک جھوک دیکھ کر سانس لینے اندر چل دی.

انس کچھ بھی نہیں بولا... کوئی شکایت نہیں کی.. چپ چاپ چلا گیا.. کیا میری وجہ سے وہ تکلیف میں  
ہے..

نوری مجھے نہیں سونا.. آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں.. اپ جانتی ہیں آپ کو سب بتائے بغیر میں  
سو نہیں سکتا... آپ سمجھتی ہی نہیں ہیں..

سحر اپنے خیالوں سے نکلتے چو نکلتے ہوئے عابی کی بات سن کر پیار سے اُسے دیکھنے لگ گئی... وہ کھانے کی

میز پر ہوئے واقع کے بارے میں سوچ رہی تھی.. پھر خاموشی سے عابی کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی..

مم آپ ناراض ہیں؟؟ مجھے ڈیڈا کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا.. بس منہ سے سلیپ ہو گیا..  
نہیں بیٹا.. آپ کی نوری آپ سے ناراض ہو سکتی ہے.. بس آپ ہماری باتیں کسی سے شنیر نہ کیا کرو..  
سحر نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا..

سحر کی بات سن کر عابی کے چہرے پر اطمینان آگیا..  
پھر آپ بول نہیں رہیں؟؟

عابی دل نہیں کر رہا ناں... آپ بولو میں سن رہی ہوں.. سحر نے تھکے ہوئے انداز میں کہا..  
آپ کو پتہ میں نے یاور انکل کی جو ہونے والی انٹی ہیں اُن کے گھر میں..  
یاور انکل کی ہونے والی انٹی..؟؟

سحر نے ہاتھ روکتے نا سمجھی سے بات کے درمیان پوچھا..  
اوہو مم یاور انکل کی ہونے والی وائف..

اچھا...!!

سحر نارمل ہوتے بولی..

کیا کیا وہاں..؟؟

سحر ابرو اچکائے بولی..

"اوہ میری نوری" کچھ نہیں کیا.. بس انکل پرنس کو سوری اسپٹ کرنے کی ڈیفینیشن بتائی.. تو وہ کہتے

مجھے بھی کسی نے ایسے ہی بتائی تھی.. اور وہ بہت کیوٹ تھی.. لیکن میں نے کہا میری نوری سے زیادہ کوئی کیوٹ نہیں.

اچھا عبید سو جاؤ اب.. سفر کیا تھکے ہوئے ہو... باتیں کل کریں گے..

عابی کی بات سن کر سحر کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تو وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی..

اوکے... آپ نے عبید کہہ دیا.. مطلب. آپ کا موڈ نہیں بات کرنے کا.. صبح کریں گے بات... گڈ

نائیٹ.. عابی کروٹ بدل کر ناراضگی سے بولا اور انکھیں موند گیا..

سحر اس وقت خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کر رہی تھی..

"میرا دل کر رہا ہے.. میں سب چھوڑ کر آپ کے پاس جاؤں.. لیکن نہیں اسکتی.."

سحر کی سوچتے ہوئے انکھیں نم ہو گئی تھیں..

مام شاپینگ کب شروع کر رہی ہیں ہیرے کی...؟؟

حارث کھانا کھاتے حرا کو دیکھتے مسکراہٹ دباتے بولا..

ہیرے سے شروعات کرنی بیگم..؟؟ ہاتھ ہلکا رکھو.. ڈیریکٹ ہیرے کی جیولری..

شاہد صاحب نے فوری حیران ہوتے پوچھا.. تو حرا نے تمللا کر شاہد صاحب اور شفق بیگم کو

دیکھا.. البتہ شفق بیگم نے تاسف سے گردن ہلائی..

ڈیڈ بھائی میری شاپینگ کی بات کر رہے ہیں..

حرا نے چباتے ہوئے کہا.

ہی ہی ہی..

حارث نے فوری دانت دیکھائے..

ہا ہا ہا..

میں تو چمکتی ہوئی چیز ہوں.. آپ میں تو کوئی بھی بات نہیں..

حرا نے اترا کر کہا..

"تم میں لائیں لگیں ہیں..؟؟" اوووو.. ہمیں پتہ ہی نہیں تھا.. چلو یاور بھائی کا بجلی کا بل بچ گیا..

ہماری تو تم نے بچت کروانی نہیں ہے..

مام ڈیڈ آپ دیکھ لیں بھائی کو.. حرا نے احتجاج کرتے لہجے میں کہا.

شاہد صاحب مسکرائے جا رہے تھے دونوں کی نوک جھوک دیکھ کر اور شفق بیگم سر تھامے دونوں کو

دیکھ رہی تھیں.. مطلب بے بس تھیں.. دونوں کو کچھ بھی کہنا فضول تھا.. تبھی انہیں عاقب اتا

دیکھائی دیا.. تو وہ ان دونوں کو ان کے ہال پر چھوڑ کر عاقب کی طرف متوجہ ہوئیں.

میری جان.. اگئے.. جلدی سے فریش ہو کر آ جاؤ... میں پھر سے کھانا گرم کرواتی ہوں.. او ہاں

میٹھائی دے دی تھی سرمد بھائی کے گھر..؟؟

جی مام.. افس جاتے پکڑا دی تھی.. یاسر اور بھابی کہیں جا رہے تھے.. باہر سے ہی دے آیا.. اور مام

مجھے بھوک نہیں ہے.. بس ایک کپ کافی بھجوا دیں.

عاقب نے سر مسلتے ہوئے تھکے ہوئے انداز میں کہا.. تھکاوٹ اُس کے چہرے سے عیاں ہو بھی رہی

تھی..

ہاں وہ عابی کو چھوڑنے گئے ہوں گے.. کل بتا رہی ایمان.. اُس کی سسٹر زیادہ دن نہیں رہتی اُس کے

بغیر..

مام وہ اتنا پیارا ہے.. کسے رہ سکتا ہے کوئی اُس کے بغیر.. اتنا معصوم اور چنچل ہے.. سب کے دکھ فوری کم کر دیتا ہے.

عاقب نے دل میں سوچا بتایا نہیں.

میں کچھ کھانے کو بھی بھجواؤں گی کھا لینا.. پھر کافی پینا..

مام پلیز... جب میرا دل نہیں ہے کھانے کو.. کیوں زبردستی کرتی ہیں..؟؟

بیٹا تھوڑا سا کھا لینا.. تمہاری ماں اتنے پیار سے کہہ رہی ہے..

ڈیڈ مجھے کچھ نہیں کھانا پینا.. اپ لوگ کیوں نہیں سمجھتے..

اگر زبردستی کرتی ناں تو آج تم اس طرح نہ رہے ہوتے..

شفق بیگم نے دکھی لہجے میں کہا تو عاقب چہرے پر سختی لائے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا.. شفق بیگم

نے آنکھوں میں آس لیے اپنے بیٹے کو جاتے دیکھا.

مام پلیز آپ تو دکھی نہ ہوں.. اسی لئے آپ کا موڈ ٹھیک

رکھنے کے لئے حرا کو تنگ کرتا ہوں.. کل کو یہ بھی چلی جائے گی تو پھر میرے پاس کوئی بہانا نہیں

ہو گا آپ کو خوش کرنے کے لئے.. آپ کو خود ہی خوش رہنا پڑے گا.

حارث کی بات سن کر شاہد صاحب پھیکا سا ہنس دیے اور شفق بیگم اپنی آنکھوں کے کونے صاف کرنے

لگیں..

حارث اور حرا دونوں کے چہرے بھی سنجیدہ ہو گئے تھے..



جیسا کرتا ہے کرنے دو.. اُس کی مرضی کے خلاف جاؤ گی تو وہ مزید چرچڑا ہو گا..  
پر شاہد اُس کو اس طرح نہیں چھوڑ سکتے.. وہ مر جائے گا..

نہیں مارتا... وہ اپنی یادوں اور ماضی میں ہی جیتا ہے.. اسی لئے وہ ہمارے سامنے ہے.. دیکھنا ایک دن  
اُس کی چپ کتنا بڑا انعام لائے گی اُس کے لئے..  
شاہد صاحب کچھ سوچتے ہوئے بول کر اٹھ گئے..

عاقب دروازہ بند کرتا بے دردی سے کوٹ اُتار کر بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا اور آنکھیں بند کر  
کے لمبے لمبے سانس لینے لگا.. آنکھوں کے کونوں میں جب نمی کا احساس ہوا تو پٹ سے آنکھیں کھولیں  
اور انسوؤں کا ایک قطرہ اپنی پوروں پر چن کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا..

"یہ انسو میری تہنائی کے گواہ ہیں.. لیکن میں خود کو تہنا نہیں ہونے دیتا.. ہر وقت تمہے اپنے ساتھ  
رکھتا ہوں.. لیکن کبھی کبھی لوگ تمہے مجھ سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں.. تب میں تنہا ہو جاتا  
ہوں.. پلیز یار.. کیوں تنہا ہونے دیتی ہو مجھے...؟؟ جانتی بھی ہو.. تمہے سوچے بغیر سانس نہیں لیتا  
میں.."

سانس لینے کا وسیلہ , تیری یادیں ٹھہریں

تڑپنے کا وسیلہ, تیری یادیں ٹھہریں

اتنے خلوص سے تمہیں سوچتا ہوں

جیسے تمہے سوچنا, میری بخشش کا وسیلہ

عاقب بے خودی میں اپنے آپ پر ہی ہنس رہا تھا..

حرا جب کمرے میں آئی تو اُسے اپنے فون کی رنگ ٹون سنائی دی..  
 "اسلام علیکم یاور..!!"

سوری وہ میں نیچے ڈیزر کر رہی تھی. فون روم میں تھا...  
 ہم ریکس یار... اٹس اوکے.. اتنا ہر براہ کیوں رہی ہو...  
 نہیں یاسر آپ کی کافی مسڈ کالز آئی ہوئی ہیں تو میں پریشان ہو گئی..  
 حرا نے فون اسکرین کی طرف دیکھتے کان سے لگاتے کہا..  
 میں تو ویسے ہی چاند کو دیکھتے تمہے یاد کر رہا تھا..  
 یاور چاند کو دیکھتے حذب سے بولا تو حرا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی..  
 تو میڈم تیاری کر لی میرے پاس ہمیشہ کے لئے آنے کے لئے..؟؟  
 یاور پلیز.... ایسے نہ کہیں... میں پہلے ہی بہت فکر مند ہوں گھر والوں کو لے کر..  
 حرا ایک دم سے سجدہ ہوتے بولی.  
 کیوں کیا ہوا گھر والوں کو...؟؟ یاور سیدھا ہوتا فکر مندی سے بولا.  
 کچھ نہیں میرے بعد ماما اکیلی ہو جائیں گیں.. اور عاقب بھائی کا تو آپ کو پتہ ہے.. وہ کم ہی بات  
 کرتے اور حارث بھائی کیا کر لیں گے اکیلے..  
 حرا یہ تو دستور ہے.. تم فکر میں کیوں گھل رہی ہو.. اللہ نے اُن کی خوشی کا بھی کوئی سماں کیا ہی ہو  
 گا.. تم ریکس ہو کر اس وقت کو منجوائے کرو.. سب اللہ پر چھوڑ دو.  
 یاور پیار سے سمجھاتے ہوا بولا..

یاور ایک بات پوچھوں..؟؟

حرا نے جھکتے ہوئے کہا۔

ہاں بولو.. ہمارے رشتے میں پوچھنے کی نوبت آگئی ہے کیا...؟

یاور کیا آپ کی محبت مجھے ازمائے گی..؟

حرا افسردہ سی بولی..

یہ تو وقت بتائے گا.. ہماری محبت کتنی مضبوط ہے.. ابھی تو آغاز ہے.. انجام کا تو نہیں پتہ مجھے.. وقت

پڑنے پر محبت ہم دونوں کو ازماسکتی ہے..

لیکن یاور مجھے ڈر لگ رہا ہے.. اگر میں اُس آزمائش پر پوری نہ اُتری... اور انجام بھیانک ہوا تو....

حرا آغاز اور انجام ہمیں معلوم ہوتا تو یہ جذبہ ہم خود میں پیدا ہی نہ کرتے... بس یہ دعا کرو.. آزمائش

اتنی ہو.. جتنی ہم جہیل سکیں..

یاور میرا ساتھ دیں گے...؟؟

ہر جائز کام میں ساتھ دوں گا... بڑے کاموں میں نہیں..

یاور شوخ ہوتے بولا..

یاور میں سیرئیس ہوں۔

حرا نے تپ کر کہا..

اچھا.. لیکن اتنا زیادہ بھی سیرئیس نہ ہو جاؤ کہ میری ہنسی نکل جائے..

آپ اور حارث بھائی ایک ہی نسل کے ہیں.. دونوں کو مجھے تنگ کر کے مزہ آتا ہے..

بائے۔

حرا نے روہانسی ہو کر کہہ کر فوری فون بند کر دیا تھا۔ یاور بے چارہ ارے ارے کرتا رہ گیا۔  
"اللہ مجھے اتنی ہی آزمائش دینا.. جتنی میں جہیل سکوں"

حرا خود کلامی بولی اور فون کو سائیڈ ٹیبل پر پٹچا..

عینہ کو افس پہنچتے پہنچتے دیر ہو گئی تھی.. اب وہ اپنی کرسی پر بیٹھے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی..  
عینہ سر میٹینگ میں تمہارا ویٹ کر رہے ہیں.. تمہاری وجہ سے میٹینگ رکی ہوئی ہے..  
سوری رانیہ میم بس راستے میں دیر ہو گئی..

عینہ سر کو اسکیزور دینا... میں تو پرنسز آپ کو کچھ نہیں کہہ سکتی.. اب چلیں..  
عینہ سائل پاس کرتی کھڑی ہوئی تو دونوں میٹینگ ہال کی طرف چل دیں..  
سر اب سٹارٹ کریں..

رانیہ اپنی کرسی پر بیٹھتے بولی.. عینہ بھی نظریں چراتی سب کو سلام کرتی کرسی پر بیٹھ گئی..  
مس عینہ آپ جانتی ہیں ہر منڈے کو پورے ویک کا کام ڈسکس کیا جاتا ہے.. پھر آپ لیٹ کیوں  
ہوئیں..؟؟

عاقب بنا تاثر کے سب کو دیکھتے عینہ سے پوچھ رہا تھا..

"..Sir I, am extremely sorry"

"مس عینہ ریزن..؟؟"

عینہ نے کنفیوژ ہوتے سب کو دیکھا.. ایسی سچویشن پہلی دفعہ پیش آئی تھی..

سر تھوڑا پرسنل ایشو ہے.. (عینہ دبی آواز میں بولی)

مس عینہ آپ پرسنل کام افس ٹائم کے بعد بھی کر سکتی ہیں۔ (جتانے والے انداز میں کہا گیا)  
سر دراصل مجھے اپنے گھر کے سارے کام خود کرنے ہوتے ہیں.. مجھے صبح فیل ہوا جسے رات میں  
میرے فلیٹ پر کوئی آیا تھا.. تو میں نے اپنی سیفٹی کے لئے وینڈوز پر مینٹ بند کروائی ہیں مکیٹک  
سے.. اس لئے اتے دیر ہو گئی..

عینہ نے نارمل انداز میں کہہ کر عاقب کو دیکھا..  
اوکے...!!

کوئی بات نہیں اس کے لئے آپ کو سوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو کمپنی کی طرف سے  
فلیٹ ملا ہے.. تو سیکیورٹی کی ذمہ داری کمپنی کی ہی ہے.. آپ ہمیں کمپلین کر سکتی ہیں.. اگر فلیٹ کو  
لے کر کوئی ایشو ہو تو.. ہم سیکیورٹی سخت کروا دیں گے..

عاقب نے فائلز اوپر نیچے کرتے مصروف سے انداز میں کہا... وہاں بیٹھے سب عینہ کی خود اعتمادی کے  
قائل تھے.. کیونکہ وہ ہمیشہ سچ ہی بتاتی تھی.. اور یہ اُس کے لہجے سے صاف معلوم ہوتا تھا..  
کبھی نہیں اس بندے نے اپنے چہرے سے کوئی ری ایکشن دیا.. عینہ صرف یہ سوچ سکی.. بولنے کی  
ہمت نہ تھی.. بولی تو صرف اتنا..

"نو سر" مجھے اپنی حفاظت کرنا آتا ہے.. پھر بھی کوئی مسئلہ ہو گا تو میں کمپنی کو انفارم کر دوں گی.. اب  
میٹینگ سٹارٹ کریں..

عینہ نے بنا کسی تاثر کے کہہ کر عاقب کو دیکھا کہ اب کوئی رو عمل دے گا..

"جی جی شیور"

عاقب وائیت بورڈ کی طرف دیکھتے سخت لہجے میں بولا..

اپنی دفعہ غصہ اگیا.... میں بتانا نہیں چاہتی تھی.. کہ پتہ نہیں کیا سوچیں گے سب... پر یہ بندہ پوچھ کے ہی دم لیتا ہے.. اب میں جھوٹ بھی نہیں بول سکتی تھی..

مس عینہ پرز نٹیشن تیار ہے.. جو کل دینی ہے..

"مس عینہ....."

عینہ اپنی ہی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی کہ عاقب نے ٹیبل بجا کر تیز لہجے میں کہا..

"یس سر.."

"سب تیار ہے.."

عینہ نے تیزی سے نارمل ہوتے کہا..

گڈ.. تو کل میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا..

جی سر..

عینہ نرم لہجے میں بول کر فائل پر جھک گئی..

میٹینگ ختم ہونے پر سب سے پہلے عینہ ہی نکل.. اور ملازم کو چائے کا کہہ کر کمپیوٹر اون کر کے کام میں لگ گئی..

ویسے عینہ داد دینا پڑے گی تمہارے اعتماد کی..

اتنے آرام سے اپنی پر اہلم بتا دی..

میم رانیہ جو سچ تھا وہ ہی بتایا.. جھوٹ کیسے گھڑتی..

عینہ نرمی سے بولی..

اچھا یہ فائل سٹیڈی کر لینا۔ اور بائے داوئے تمہے کسے پتہ کوئی چور وغیرہ آیا تھا..

میم رانیہ جاتے ہوئے اچانک یاد آنے پر پلٹ کر بولیں..

کیویک میں ویک میں ایک دفعہ کی فلیٹ کی صفائی کرتی ہوں تو رات کو ہی محنت سے صفائی کی تھی تو فلور پر جسٹ شوز کی ڈسٹ تھی.. جس سے مجھے اندازہ ہو گیا.. کیویک رات کو صفائی کر کے میں سو گئی تھی.. چلی پھری نہیں تھی..

عینہ تمہے سی ای ڈی میں ہونا چاہئے تھا.. بزنس میں نہیں..

ویسے ڈر نہیں لگا یہ سب سوچ کر۔ اگر کوئی نقصان ہو جاتا تو..

"نہیں... رب کے بندوں سے کیوں ڈرنا.. جب رب ہے.. اُس سے ڈرو... اور اُس کے بندوں سے

لڑو.. جو ڈر گیا وہ مر گیا.. کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"

عینہ شفیق مسکراہٹ ہونٹوں پر لاتے پورے جوش سے بول رہی تھی

ماشاء اللہ

اللہ تمہاری مسکراہٹ ایسے ہی قائم رکھے..

ویسے تمہے کسی نے بتایا نہیں۔ تمہاری مسکراہٹ بہت پر نور ہے..

مس رانیہ یہ کام کرنے کا وقت ہے.. گوسپ کا نہیں..

عاقب کین کے پاس کھڑا ہوتا سخت لہجے میں بولا.. رانیہ ہر براہ کر سوری کہتی اپنے کین کی طرف

چلی گئی.. البتہ عینہ نے سر اٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہ کی تھی..  
مجھے طلب ہو ہی رہی تھی چائے کی..

عاقب اپنے افس کی طرف جا رہا تھا کہ ملازم کو چائے لاتے دیکھ کر کپ اٹھاتے بولا..  
س س سر.. یہ عینہ بی بی کی ہے.. آپ اسی چائے نہیں پیتے.. میں دودھ پتی بنا دیتا ہوں..  
ملازم سر جھکائے بولا..  
نہیں کوئی مسئلہ نہیں..

عاقب چائے لے کر افس کے اندر چلا گیا..

سوری عینہ ہی بی.. وہ چائے سر لے گئے ہیں... میں پانچ منٹ میں اور بنا کر لاتا ہوں..  
عینہ نے عاقب کو چائے لیتے دیکھ لیا تھا.. تبھی ملازم وضاحت دینے لگا..  
چلیں اپ اور بنا لائیں... میرے سر میں بہت درد ہو رہا..

عینہ کہہ کر مینجر کے افس کی طرف چل دی..

رات کو تھکی ہاری جب وہ پیدل چل کر فلیٹ تک ای تو عینہ کو محسوس ہوا کوئی اُس کا پیچھا کر رہا تھا..  
لیکن اُس نے پلٹ کر دیکھا نہیں تھا.. تیز تیز چلتی ای تھی..

اففففف... اللہ یہ میرا وہم ہو... ورنہ آپ جانتے ہیں.. میں اتنی بھی بہادر نہیں... اس سے بہتر تھا  
میں ہو سٹل میں ہی رہتی.. مجھے ہی شوق چڑھا تھا.. ازاد رہنے کا سکون سے..

عینہ اپنے آپ کو کوسے حجاب اتار رہی تھی.. پھر اُس نے ساری کھڑکیاں چیک کیں جو کہ مضبوطی  
سے بند تھیں.. تب اُس نے سکون کی سانس خارج کی..



جلدی سو جاتی ہوں.. صبح جانا بھی ہے.. تین گھنٹے کا تو پکا ہے سفر.. اوپر سے سر صاحب نے ساتھ جانا.. بندہ اکیلے بھی بھیج سکتا.. لیکن نہیں یقین ہی نہیں ہے کہ میں پرنسٹیشن دے پاؤں گی کہ نہیں.. چلے ساتھ دیکھ لے.. کتنی قابل ہوں میں..

عینہ منہ کے زاویے بگاڑتی کھانا گرم کرتے بول رہی تھی..  
"انس ناراض ہو...؟؟"

نہیں سحر.. میں کیوں ناراض ہوں گا...

انس نارمل انداز میں بولا..

میں نے کہا شاید کل والی بات کو لے کر ناراض ہو...

سحر نے ندامت بھرے لہجے میں کہا تو انس پھیکا سا ہنس دیا..

میں اپنی نک چری بہن سے ناراض نہیں ہوں..

اچھا پھر واپس چلے جاؤ... کب تک یہاں رہو گے... ماموں بھی تمہارا انتظار کر رہے.. وہ بھی کب

تک انعم کو بیٹھائیں گے گھر پہ... جا کر شادی کر لو.. اور اپنی زندگی شروع کرو..

سحر نے سمجھانے کی کوشش کی..

تم اکیلی رہ لو گی...؟؟

انس نے الجھن بھرے لہجے میں پوچھا..

میرے ساتھ عابی ہے.. میں کسے اکیلی...

سحر نظریں چراتی بولی..

عابی کے باپ کو بتا دو عابی کا... وہ تمہے سمجھے گا۔ اگر اب بھی چاہتا ہوا تو... ورنہ میرے ساتھ چلو..

میں تمہے اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گا.. تھرڈ اپشن ہے تو تم بتاؤ..

انس کندھے اچکاتے بولا تو سحر نے تاسف سے اپنے بھائی کو دیکھا..

تھرڈ اپشن بھی تم دونوں ہی بتا دیا کرو... جب جانتے ہو پہلی دو اپشنز میں نہیں مانوں گی..

سحر ایک دم سے بھرکتے ہوئے کہا.. تو انس نے نا سمجھی والے تاثر دیے..

کرو جو کرنا تم دونوں نے... میں تو بس تم دونوں کے لئے ضد بن کر رہ گئی ہوں..

چلی جاؤں گی عابی کو لے کر کسی دن تم لوگوں کی زندگی سے... پھر تم لوگ بے فکر ہو جانا... ابھی تو سامنے ہوں اس لئے باز پرس کرتے ہو..

عینہ نے غصے سے کہا اور پلٹ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی..

بھاگنا ہی تو اتا ہے.. کبھی ہم سے کبھی اپنے شوہر سے.. تھرڈ اپشن تمہارے پاس ہے ہی نہیں... تمہارا پاس ہر مسئلے کا ایک ہی اپشن ہے.. چھپ جانا دوسروں سے..

انس نے طیش میں اتے چلاتے ہوئے کہا تو سحر نے پلٹتے ہوئے انکھوں میں حیرت لئے انس کو دیکھا..

اور اُسے گھارتے پیر پٹختے کمرے میں چلی گئی..

سب کو میں ہی بری لگتی ہوں.. یہ لوگ صرف مجھے ایک فرض سمجھتے ہیں..

سحر کمرے میں چکر کاٹتے سوچ رہی تھی.. تبھی اُس کا فون بجا..

اسلام علیکم یاسر بھائی...

وعلیکم اسلام بہنا..

کسی ہو..

ٹھیک ہوں بھائی.. آپ بتائیں بچے اور اپنی کیا حال...؟  
اپنی ناراضگی کم ہوئی..

سحر نے اپنے آپ پر ضبط کرتے پوچھا..  
سحر تم جانتی تو ہو.. وہ وقتی جذباتی ہو جاتی.. پھر سوچ سوچ کر گھلٹی..  
یاسر نے مسکراتے ہوئے کہا..

بھائی میں کیا کروں... نہیں بتا سکتی اپنی کو.. ورنہ آپ کو ان کے رو عمل کا پتہ ہے.  
ویسے وہ بہت تنہا ہو گیا ہے.. دن رات صرف کام کرتا.. میں نے اُسے کبھی فارغ نہیں دیکھا.. لیکن  
اچھی بات بتاؤں اُس کی..!! نہ وہ سیکرت پیتا ہے اور نہ ہی غم بھلانے کے لئے ڈرنک کرتا... بے چارہ  
دو بیویاں ہوتے ہوئے بھی اکیلا ہے.. بہت ترس اتا ہے اُس پر.. لیکن کبھی اُس کی آنکھوں میں شکوہ  
نہیں دیکھا.. جسے اُس کو زندگی گزارنے کا ہنر ہے.. بہنا بہت دل دکھتا ہے میرا.. تم دونوں کو دیکھ  
کر..

یاسر بنا بریک کے بول رہا تھا اور ادھر سحر انسو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کر رہی تھی..  
"مم کس کا فون ہے..؟؟"

عابی اپنے ہی دھیان میں اندر اتا بولتے ہوئے ڈھرم سے بیڈ پر گیرا..  
آپ کے خالو کا ہے... "بات کرو گے..؟؟"  
سحر خود کو نارمل کرتے زبردستی مسکرا کر بولی..

"نو...!!"

مجھے نہ خالا سے بات کرنی... نہ خالو سے... میں دونوں سے ناراض ہوں... دونوں ہی فضول میں غصہ کرتے ہیں...

عابی فون کے نزدیک اتے اونچی اواز میں بول رہا تھا تاکہ یاسر بھی سن لے.. سحر عابی کو گھور رہی تھی.. لیکن عابی کہاں سنتا تھا..

سحر عابی سے کہو.. میں اُسے جلدی منانے اوں گا.. بمعہ اہل و عیال (پوری فیملی کے ساتھ) سحر نے لاوڈ اسپیکر اون کر دیا تھا.. تاکہ وہ خود ہی سن لے..

میری نوری پہ جو غصہ ہو گا.. میں اُس پہ ڈبل غصہ کروں گا.. انہیں کہیں اپنی وائف کو بتا دیں.. یہ نہ ہو وہ یہاں اکر پھر ٹریپل غصہ ہوں..

عابی منہ پھلائے بول رہا تھا اور یاسر اپنی ہنسی ضبط کرنے میں لگا تھا..

اچھا میرے باپ کوئی تمہاری نوری پہ غصہ نہیں ہو گا... اوکے.. کہو تو ہاتھ جوڑ دوں.. یا کان پکڑوں.... کیونکہ میرے معصوم ڈیول تم سن رہے ہو..

عابی نے یاسر کی بات سن کر شکایتی نظروں سے سحر کو دیکھا.. لیکن سحر نے کندھے اچکا دیے "کب انیں گے آپ..؟؟"

ابھی کل ہی تو گئے ہیں..

عابی نے احسان کرنے والے انداز میں پوچھا.

جب میرا ڈیول کہے گا.. اُس کے خالو آلو جائیں گے..

سحر عابی کو فون پکڑا کر کمرے سے نکل گئی.. وہ جانتی تھی اب عابی کی نہ ختم ہونے والی فرمائشیں شروع ہو گئی ہیں اور یاسر اُسے تنگ کر کے پورا کر ہی دے گا..  
 میں ابھی کہوں گا تو ابھی اجائیں گے سامنے..  
 عابی کھی کھی کرتے شرارت سے بولا..  
 میں کونسا جن ہوں جو حاضر ہو جاؤں گا.. جب ڈیول کہے گا..  
 ہاہا آپ نے خود تو کہا ہے.. جب میں کہوں.. تو آپ میں کہہ رہا ہوں...  
 عابی نے کھکھلا کر ہنستے ہوئے کہا.. تو یاسر بھی مسکرا دیا..  
 "مم کہاں ہیں..؟؟" مجھے تمہاری مم سے بات کرنی تھی اور اُس نے تم شیطان کو فون پکڑا دیا ہے.  
 میرا سر کھانے کے لئے..  
 یاسر سیرنیمس ہوتے بولا..  
 وہ تو روم سے چلی گئی ہیں.. روکیں میں بلا دیتا ہوں.. ویسے خالو میں آپ کا سر کیوں کھاؤں گا...  
 میرے پاس تو سنیک ہیں کھانے کے لئے.. انس ماموں نے آج ہی لا کر دیے ہیں..  
 عابی نے جتاتے ہوئے کہا تو یاسر نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارا... مطلب میں ہی پاگل ہوں..  
 اچھا میں بات میں بات کر لوں گا.. ابھی مجھے ایک میٹینگ میں جانا ہے.. اوکے  
 اوکے بائے بائے.. خالو آلو..  
 او او عاقب بیٹھو...  
 یاسر کرسی سے کھڑا ہوتے خوشی سے بولا..

نہیں یار بیٹھنے کا ٹائم نہیں ہے.. کانفرنس روم میں چلتے ہیں..  
عاقب اور یاسر مل کر ایک پروجیکٹ پہ کام کر رہے تھے.. جس کی وجہ سے آج عاقب کے افس میں  
میٹنگ تھی..

ہاں چلو یار چلتے ہیں.... یہ عالی بھی ناں... بات کرنے پہ اے تو فون ہی نہیں چھوڑتا.... ایک منٹ  
چپ نہیں کرتا... بس چابی لگا دو بولنا سٹارٹ..

یاسر فائلز اکٹھی کرتے مصروف سے انداز میں بول رہا تھا.. یہ جانے بغیر کے عاقب کے ہونٹوں پہ  
مسکراہٹ رینگ رہی تھی.. عالی کے ذکر سے..

یہ وہ ہی بچہ ہے جو اُس دن ہمارے گھر بھی آیا تھا..

ہاں یار ایک ہی تو عالی صاحب ہیں.. جو ہم سب کا باپ ہے... نا جانے اس کا باپ کیسا ہو گا..  
یاسر روانگی میں بول گیا..

"کیوں..؟؟"

"تم ملے نہیں...؟؟"

عاقب حیرت زدہ سا بولا..

نہیں.... دراصل میری سالی صاحبہ نے پسند کی شادی کی تھی... اور اب علیدگی کے بعد میں اُس سے  
ملا ہوں...

کانفرنس روم کا دروازہ کھولتے یاسر سوچتے ہوئے بولا..

ہوں... صبح...

عاقب نے بے خیالی میں کہا اور اپنی مخصوص کرسی کی طرف بڑھ گیا..

"اج کھانا بنے گا کہ نہیں...؟؟"

انس نے لاونچ میں کھڑے ہو کر اونچی آواز میں ہانک لگائی..

ماموں اگئے

ماموں اگئے..

عابی چہکتا ہوا کمرے سے نکلا..

"ہمارا نور کہاں ہے..؟؟"

مم سو رہی ہیں..

"ہیں..؟؟"

"اس وقت..؟؟"

"طبیعت ٹھیک ہے اُس کی..؟؟"

انس حیرت زدہ بولا.

جی ٹھیک ہے... میکرونی بنی ہے.. مم نے کہا تھا آپ بھی وہ ہی کھالیں..

عابی کہہ کر انس کا موبائل لے کر بیٹھ گیا..

یار میں بچوں والا کھانا نہیں کھانا... میں بچہ تھوڑی ہوں... مجھے کڑا ہی کھانی ہے..

انس بے چارگی سے عابی کے پاس صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا.

مم نے کڑا ہی میں ہی میکرونی بنائی ہے..

عابی کی بات سن کر انس انکھیں بڑی کیے اور منہ کھولے اُسے دیکھنے لگ گیا جو گیم میں مگن ہو چکا تھا..

ڈفر میں کڑا ہی گوشت کی بات کر رہا ہوں... کروکری کھانی ہے کیا میں نے اب..

انس نے عابی کو ہلکی سی چپٹ لگاتے دانت پیتے کہا..

اووو آپ مم سے کہہ دیں... اٹھیں گیں تو بنا دیں گیں..

عابی نے فون میں ہی دھیان رکھے لاپرواہی سے کہا تو انس بس اُسے دیکھ کر رہ گیا..

موبائل لے لینا ہے میں نے تم سے...

انس نے دھمکی دی..

میں لیتا بھی نہیں آپ کا تھکا موبائل... میری مم کا ای فون ہے.. میں اُس پہ کھیل لوں گا گیمز...

عابی نے فوری انس کی طرف موبائل بڑھاتے کہا... عابی کی انا کو ہوا دی تھی انس نے.. اور اب انس

ہقا بقا عابی کو دیکھ رہا تھا..

"میرا تھکا موبائل ہے..؟"

انس صدمے سے بولا..

جی..

عابی نے معصومیت سے ہاں میں گردن ہلاتے کہا..

اٹھ...

اٹھ.. بے فیض...



جا اپنی ماں کا ای فون ہی استعمال کر... یہ تو تھکا موبائل ہے ناں...

انس کو اپنے اتنے مہنگے موبائل کو تھکا ہوا کہنا ہضم نہیں ہو رہا تھا..

زمین سے نکلا نہیں... اور بڑا ای فون استعمال کرنے والا.

انس خفگی سے کہتے ہوئے دوسری طرف رخ کر کے بیٹھ گیا.. اور موبائل پینٹ کی جیب میں ڈال لیا..

کڑا ہی بھی میری مم نے بنانی ہے.. دیکھتا ہوں کسے کھاتے ہیں آپ..

عابی دھمکی دیتا چلا گیا...

کیا چیز ہے یہ... اتنی عمر میں مجھے فون کا پتہ ہی نہیں تھا فون کیا ہے اور یہ بچہ... نہیں شیطان کا بچہ... اففف.. موبائل کی A to Z سب پتہ... اللہ کیا بچے ہیں اجکل کے... ہمارا زمانہ ہی ٹھیک تھا..

وہ نوکیا کے فون پہ سانپ والی گیم کھیلتے تھے اور بابا سے ڈانٹ کھاتے تھے... اجکل کے بچے پیدا ہوتے ہی ٹچ موبائل تھا دو..

انس اپنے آپ کو ہی سنا رہا تھا.. کیونکہ عابی صاحب تو جا چکے تھے.. تو وہ اپنے جلے دل کے پھپھولے پھولتے ہوئے بول رہا تھا..

حرا بیٹا ایمان کا فون آیا تھا.. یاور لینے ارہا ہے.. ولیمے کا ڈریس لینے جانا ہے.. آپ دونوں نے..

شفق بیگم حرا کے کمرے میں اتے بولیں..

"کیا ہوا پریشان لگ رہی ہو..؟؟"

حرا کی طرف سے جواب نہ پا کر شفق بیگم نے پیار سے پوچھا..

مام مجھے عجیب طرح کی ٹینشن ہو رہی.. کیا میں شادی کے بعد کی ذمہ داریاں نبھا پاؤں گی..؟ مام مجھے ڈر لگ رہا ہے.. انے والی زندگی اگر کٹھن وقت اگیا تو میں کیا کروں گی..

حرا ایک دم سے شفق بیگم کے ہاتھ تھامے جذباتی ہوتے بولنے لگ گئی تھی..

بیٹا جب محبت کرنے والا ساتھی ساتھ ہو تو بڑے سے بڑی مشکل بھی حل کر لیتی ہے عورت.. اور تمہارے ساتھ یاد ہے.. اتنی اچھی بہنوں جسی جیٹھانی ہے... اور کونسا اتنا بڑا سسرال ہے.. دو چار تو لوگ ہیں.. کیوں فضول میں پریشان ہو رہی ہو.. تمہاری زندگی میں کبھی بُرا وقت نہیں آئے گا.. اور اگر آیا بھی تو میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں یاد اور تمہارے ساتھ کھڑا ہو گا... اور میری بیٹی اتنی باہمت ہے کہ سب کا مقابلہ ڈٹ کے کر سکے..

بھابی کے ساتھ بھی تو بھائی تھے.. تو پھر اُن کی زندگی میں جدائی کیوں آئی.. حرا کی بات سن کر شفق بیگم چپ سی ہو گئیں..

مام میں بھائی بھابی جتنی بہادر نہیں ہوں... میری زندگی سے اگر یاد نکل گئے تو آپ کی حرا مر جائے گی...

حرا نے روہانسی ہوتے کہا تو شفق بیگم نے فوری اسے اپنے سینے سے لگایا..

بیٹا اُن کا اور معاملہ تھا... ماشاء اللہ تمہاری زندگی میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہو گا.. بس اللہ پہ یقین رکھو..

مام وہ بھی تو اللہ پہ یقین رکھتے تھے ناں...

حرا کیوں پاگلوں والی باتیں کر رہی ہو... تمہاری زندگی میں اور اُن کی زندگیوں میں بہت فرق تھا...

تم اور یاور ہمیشہ ساتھ رہو گے.. اب فضول کا کچھ نہیں سوچو گی تم... اُٹھ کر اچھے سے تیار ہو.. اگلے  
 مہینے تمہاری شادی ہے اور تم یہ سوچیں پال کر بیٹھی ہو..  
 شفق بیگم نے حرا نے ڈپٹے ہوئے کہا..  
 ....مام

کوئی اگر مگر نہیں...

جلدی سے اُٹھو... اور خبردار جو کچھ الٹا سیدھا سوچا...  
 بیٹا کسی کی زندگی کو اپنی زندگی سے کمپئر نہیں کرتے.. ہر کوئی اپنی زندگی جیتا ہے..  
 جی ماں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں.. میں اُن کو اپنی آپ سے کمپئر نہیں کر سکتی..  
 حرا کچھ سوچتے ہوئے بولی اور اُٹھ کر سست روئی ست ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی.. شفق بیگم دل  
 میں ڈھیروں دعائیں کرتی کمرے سے نکل گئیں..  
 مس عینہ سب تیار ہے ناں... پرزینتیشن میں کسی قسم کی کمی نہیں ہونی چاہئے..  
 لیس سر سب پرفیکٹ ہے..

عینہ نے پورے کونفیڈینس سے کہا..

عاقب سر ہلاتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا..

"سر آپ ڈرائیو کریں گے..؟؟"

عینہ سے رہا نہ گیا تو پوچھ بیٹھی..

"کوئی مسئلہ ہے..؟؟"

اٹا سوال داغا گیا..

"نو سر"

عینہ کہہ کر فوری فرنٹ ڈور کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی.

مس عینہ سیٹ بیلٹ پلیز..

عاقب نے سامنے دیکھتے ہی باور کروایا تو عینہ نے فوری سیٹ بیلٹ باندھی..

(کہہ تو اسے رہے ہیں جسے ہوائی جہاز چلانے لگے ہوں)

عینہ نے دل میں سوچ کر دانتوں تلے زبان دبائی.. اور ونڈو کی طرف رخ کر گئی..

صبح کا وقت تھا.. ہر طرف چہل پہل ہی تھی. انہیں گیارہ بجے اسلام آباد پہنچنا تھا.. اسی لئے اتنی صبح

نکلے تھے.

گاڑی میں فل خاموشی تھی.. عینہ اپنے کام پہ تفصیلی نظر مار رہی تھی کہ اُس کو سگرت کی سمیل

محسوس ہوئی.. تو عینہ نے بنا سر اٹھاتے شیشہ بند کر دیا..

تب بھی سمیل کم نہ ہوئی تو عینہ ٹھنکی. اُس نے اکتا کر سر اٹھایا اور دیکھا تو عاقب اپنے رعب دار

انداز میں سگرت پینے کے ساتھ ساتھ ڈرائیو کر رہے تھے..

لگتا ہے صبح کا ناشتا ہو رہا ہے..

عینہ نے دل میں کہا.. منہ سے تو بول نہیں سکتی تھی.. اب شیشہ بھی نہیں کھول سکتی تھی. کہ سر کیا

سوچیں گے..

اففف... کیا مصیبت ہے..

عینہ جھنجھلا سی گئی..

عاقب ڈرائیو کرتے کش پہ کش لے رہا تھا.. اُس کا سارا دھیان ڈرائیونگ پر تھا.. کہ اچانک سامنے سے اتے سائیکل پہ سوار بچے کو بچاتے بچاتے ایک دم سے بریک لگائی...  
اہہ...

"???..Ohh I'm sorry.. "Are you OK

عاقب نے ہر براہ کر سیکرت گاڑی سے باہر پھینکنے کی بجائے عینہ کی طرف پھینکا.. جو سیدھا اُس کے ہاتھ پہ گیرا تھا.. جس سے عینہ کو جلن کا احساس ہوا.. اُس نے فوری ہاتھ سے گیرا یا.. جھولی میں گرنے سے فراق کی نیت متاثر ہوئی..

عینہ نے سیکرٹ اٹھا کر شیشہ کھول کر باہر پھینکا... اور نارمل انداز میں اثبات میں سر ہلا کر سب ٹھیک ہے کا اشارہ دیا...

نہیں آپ کا ہاتھ جل گیا... دراصل سامنے بچے کو بچاتے بچاتے اچانک بریک لگانی پڑی اور گھبراہٹ میں سیکرت آپ کی طرف اُچھال دیا...

کوئی بات نہیں سر... ہلکی سی جلن ہے ٹھیک ہو جائے گا.... چلیں.. ورنہ دیر ہو جائے گی..  
عینہ نے زبردستی مسکرا کر کہا کہ عاقب کو فیل نہ ہو.... لیکن اندر سے وہ کتنا کوس رہی ہے.. اُس کی وجہ سے اُس کی نیت کی فراق خراب ہو گئی..

عاقب کی جب نظر پڑی تو وہ شرمندہ سا ہو گیا..

آپ کی ڈریس خراب ہو گئی.. ذرا سی سیکرت کی لو سے..

کوئی بات نہیں... میں بیچ کر لوں گی..

"ار یو شیور...؟؟"

جی سر... آپ گاڑی چلائیں.. دیکھیں بچہ بھی چلا گیا ہے..

عینہ سامنے اشارہ کرتے بولی تو عاقب لب بھنچے گاڑی چلانے لگا..

عینہ افسوس سے اپنے فراک کو دیکھنے لگ گئی.. کہ جہاں سے جلا ہے.. کسے چھپاؤں... پرنٹیشن بھی

سب کے سامنے دینی ہے... ایسے تو میرا امپریشن بھی اچھا نہیں پڑے گا.. عینہ جلے ہوئے حصے پر

ٹکٹکی باندھے سوچ رہی تھی.. ہاتھ کی جلن سے زیادہ فراک خراب ہونے کی تکلیف تھی..

عاقب نے کن اکھیوں سے دیکھتے گاڑی شاپینگ مال کے سامنے روکی..

چلیں آپ اپنے لئے ڈریس لے لیں... اس خراب ڈریس کے ساتھ آپ پرنٹیشن نہیں دے سکتیں.

عاقب نے اپنے مخصوص رعب دار لہجے میں کہا اور گاڑی سے اُترا.. مجبوراً عینہ کو بھی اُترنا پڑا.. دل

میں صلواتیں عروج پہ تھیں..

سرگیارہ ہونج گئے ہیں.. ہم لیٹ ہو جائیں گے..

عینہ نے چلتے ہوئے بھوندی سی دلیل دی..

میں نے مینجر کو مسیج کر دیا ہے... راستے میں تھوڑی خرابی ہو گئی ہے.. میٹینگ تھوڑی لیٹ بھی ہو

سکتی..

اوکے سر..

عینہ ہچکچاتے ہوئے مال کا جائزہ لے رہی تھی.. ایک تو صبح صبح کا وقت تھا اور لگ رہا تھا مال ابھی کھلا

ہی ہے۔ کیونکہ اکادو کا لوگ ہی تھے۔

عاقب ناک کی سید میں چل رہا تھا۔ عینہ بھی اس وقت کو کوسے ساتھ دے رہی تھی۔

"سر یہاں چلیں..؟؟"

عینہ اچانک ہی ایک جگہ تھرتے ہوئے بولی۔ اُس کی آنکھوں میں ایک میکسی دیکھتے ستائش سی تھی۔ جو کہ لائیٹ پنک کلر کی پرل موتیوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ عینہ ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر لے سکتی تھی۔ چاہے جتنے کی بھی ہو۔ لیکن عاقب کے ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ دیکھ ہی سکتی تھی۔

جی شیور...

عاقب نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور شاپ کا دروازہ کھولا۔

عینہ سادے ڈریس دیکھنے کے ساتھ ساتھ اُس میکسی کو بھی حسرت سے دیکھ رہی تھی۔

کاش میں لے سکتی۔ سر کیا سوچیں گے... میں اسے کپڑے بھی پہنتی ہوں... لینے کیا ایی ہوں اور لے کیا رہی ہوں۔

عینہ مختلف ڈریسیز دیکھتے جے دل سے سوچ بھی رہی تھی... پھر غصے میں جو ہاتھ آیا وہ لے کر کاؤنٹر پہ چلی گئی۔

یہ پیک کر دیں۔

عاقب ایک سائڈ پہ کھڑا موبائل میں مصروف تھا۔ عینہ کی آواز سن کر سر اٹھا کر سیلنز گرل اور عینہ کی طرف متوجہ ہوا۔

مس عینہ بل میں پے کرتا ہوں..

عینہ ہینڈ بیگ سے پیسے نکالنے لگی تھی کہ عاقب کی آواز سن کر نا سمجھی سے اُسے دیکھا.

نو سر... شکریہ... میں کر لوں گی..

نو مس عینہ میں کرتا ہوں..

عاقب جیب سے وائلٹ نکالتے بولا..

سر میں کر رہی ہوں.. آپ کو زحمت کی ضرورت نہیں ہے..

عینہ نے زور دیتے کہا.. لیکن عاقب نے ایک نہ سنی... اور بل پے کر کے بیگ عینہ کی طرف بڑھایا..

سیلز گرل عینہ کی شکل دیکھ کر اپنی مسکراہٹ دبا گئی..

آپ چینج کر لیں... ہمیں دیر ہو رہی ہے..

عاقب سرد لہجے میں بولا..

چینیجنگ روم کدھر ہے..

عینہ نے سیلز گرل سے پوچھا..

میم میرے ساتھ آئیں پلیز..

عینہ اپنے آپ پہ ضبط کرتے اُس کے پیچھے چل دی..

عینہ کی پرنٹیشن پہ سب نے تعریف کی تھی.. لیکن عاقب نے "اچھی تھی" تک نہ کہا.. بس فخریہ نظروں سے دیکھا تھا.

کانٹریکٹ سائن کر کے جب وہ واپسی کے لئے نکلے تو شام ہو گئی تھی..



میرے خیال میں کھانا کھا لینا چاہئے..

جسے آپ کو ٹھیک لگے...

موٹر وے سے تھوڑا اگے جا کر ایک ریسٹورینٹ ہے.. سنا ہے بہت اچھا ہے..

عینہ نے عاقب کی بات سن کر سر ہلانے پر اکتفا کیا.. اور باہر کے نظارے دیکھنے میں لگ گئی.. عاقب خاموش بنا کسی تاثر کے لپ بھینچے ڈرائیونگ کرتا رہا.. نگاہ اٹھا کر عینہ کو دیکھنا تک گوارہ نہ کیا تھا... ہوٹل کی پارکینگ میں گاڑی روک کر اُس نے عینہ کو دیکھا جو نیم غنودگی میں تھی.. اب اُسے سمجھ نہ آئے کہ اٹھائے کسے..

مس عینہ ہوٹل آگیا ہے...

لیسن...

عاقب کے مخاطب کرنے کا کوئی اثر نہ ہوا تھا..

عاقب نے ہچکچاتے ہوئے عینہ کا کندھا ہلایا.. تو عینہ نے کسی کے لمس سے فوری آنکھیں کھولیں اور تیز نظروں سے عاقب کو دیکھا...

ہوٹل....

عاقب نے ہوٹل کی طرف اشارہ کیا تو اُس کے اعصاب ڈھیلے ہوئے.. اور گاڑی سے اُتری..

عاقب اور عینہ جب اگے پیچھے اندر آئے تو ہوٹل میں گہما گہمی دیکھ کر وہ دونوں دوسری منزل کی طرف بڑھ گئے.. آخر والی ٹیبل پر جا کر بیٹھے...

کھانا اور ڈر کر کے دونوں اپنے اپنے موبائل میں مصروف ہو چکے تھے..

عینہ پرپل اور زنک کا مینیشن کا سادہ سا کڑھائی والا سوٹ پہنے ڈوبٹے کا حجاب کیے منہ نیچے کر کے فون میں لگی ہوئی تھی اور عاقب اپنی رعب دار پر سنیلٹی ظاہر کرتے بڑھی ہوئی شیو میں تھکے ہوئے چہرے کے باوجود بھی غضب ڈھا رہا تھا.. وہ بھی دنیا سے لاپرواہ اپنے فون میں مگن تھا.. فاریہ تو دور سے ہی دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر جل بھن گئی تھی.. اُس کو دونوں کا لاپرواہ انداز بھی نظر نہیں آیا تھا..

ہائے سویٹ ہارٹ...

بنا آستین کی شارٹ شرٹ پہنے اور جینز میں ملبوس لیزر کٹ بالوں کو کھلا چھوڑے فل میک اپ میں اپنے دانتوں کی نمائش کرتی وہ عاقب سے مخاطب تھی... عاقب کا تو منہ تک کڑوا ہو گیا تھا... فاریہ کو دیکھ کر.. اُس نے اچانک ہی فاریہ اور عینہ کا موازنہ کیا... جو بنا میک اپ قدرتی گلابی ہونٹوں کے دل کو بھائی تھی اور فاریہ کے فل میک اپ میں بھی ذرا کشش محسوس نہ ہوئی... ارے مجھے دیکھ کر اتنا کھو گئے.. میرے ہائے کا جواب بھی نہیں دیا.. فاریہ نے ایک ادا سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے کہا..

میرے اعصاب اتنے کمزور نہیں...

عاقب فوری سنبھلتے ہوئے بولا..

اوہ بے بی... ویسے اس انداز میں بہت خوبصورت لگ رہے ہو...

فاریہ یہ ہوٹل ہے.. اور میرے خیال میں تم یہاں کسی کے ساتھ آئی ہو..

ہاں سویت ہارٹ اپنی فریڈز کے ساتھ آئی ہوں ڈینر کے لئے... لیکن اب تمہارا اُدھار والا ڈینر کروں

گی.. فرینڈز کے ساتھ تو پھر کبھی ہو جائے گا...

"ویسے تم اس کے ساتھ یہاں کیا کر رہے ہو...؟؟"

فاریہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے فر فر بولنا شروع ہو گئی تھی.. عینہ تو انکھیں بڑی کیے اُسے دیکھ رہی تھی اور عاقب نے اکتایا کر دیکھا.

ہم ایک میٹینگ سے واپس آرہے ہیں.. راستے میں بھوک لگی تو کھانا کھانے آگئے..

اوووہہ مطلب.. تمہے یہاں میری موجودگی کھینچ لائی..

فاریہ نے چمکتے ہوئے کہا تو عاقب نے حیرت سے اُسے دیکھا..

مس آپ الگ ٹیبل پہ اورڈر کر لیں... آپ کو باس کو کمپنی دینے کے لئے میں آگئی ہوں..

فاریہ نے عینہ کو روکھے لہجے میں کہا تو عینہ فٹ سے کھڑی ہوئی..

"یس میم شیور"

سر یہاں سے تھوڑا ہی دور ہے افس... میں چلتی ہوں.. افس فائلز دے کر میں گھر چلی جاؤں گی..

"خدا حافظ"

عینہ نے فوری کہا اور تیز تیز چلتے ہوئی سیڑھیوں تک آئی اور لمبی سانس خارج کی.. اُسے فاریہ کا جس

انداز سے کہنا محسوس ہوا تھا وہ اُسے اپنی توہین لگا تھا..

عاقب عینہ کی بات سمجھتے ہوئے ایک سیکنڈ کی دیر کیے بنا کھڑا ہوا..

مینرز تو تم میں ہیں ہی نہیں. اپنے فرینڈز کے ساتھ ڈیزر بنجوائے کرو. فاریہ کو غصے سے گھورتا وہ لمبے

لمبے ڈگ بھرتا عینہ کے پیچھے بھاگا..

دوسری بار اُس حجابن کی وجہ سے تم نے مجھے اگنور کیا ہے.. چھوڑوں گی نہیں میں اُس حجابن کو... دو ٹکے کی لڑکی نہ ہو تو..

فاریہ طیش سے کھڑی ہوتی دل میں سوچتی کرسی کو ٹانگ مار کر دوستوں کی طرف بڑھ گئی.. اُس کے دوست بھی دور سے سب تماشا دیکھ چکے تھے..  
مس عینہ لیسن....

عاقب تیز تیز عینہ کے پیچھے چلتا ہوا بول رہا تھا.. لیکن عینہ کے کانوں میں جوں تک نہ رینگئی..  
میں آپ کو بلا رہا ہوں.. آپ کو سنائی نہیں دے رہا..  
عاقب عینہ کے سامنے اتے راستہ روکے ترش لہجے میں بولا.. تو عینہ نے بلو ٹوٹھ والی ہینڈ فری کانوں سے نکال کر نا سمجھی سے عاقب کو دیکھا..  
چلیں گاڑی میں...

عاقب نے عام سے لہجے میں گاڑی کی طرف اشارہ کیا...  
سر آپ میری وجہ سے اپنا ڈیز خراب نہ کریں.. میں ٹیکسی میں چلی جاؤں گی..  
عینہ نے نظریں ادھر ادھر گھماتے کہا..  
مس عینہ آپ میرے ساتھ ائی ہیں.. سو میری ذمہ داری ہیں.. فاریہ کی بات کا کوئی اثر نہ لیں اور چلیں پلینز... مجھے لیٹ ہو رہا ہے..  
سر میں..

عینہ بولنے ہی لگی تھی کہ عاقب کے ہاتھ دیکھانے پہ روک گئی.

بس...

چلیں...

آپ کو آپ کے گھر چھوڑ دوں گا.. فائلز صبح افس لے ایئے گا.. عاقب کہہ کر گاڑی کی طرف بڑھا.  
تو ناچارہ عینہ کو بھی جانا پڑا..

بیلڈنگ کے نیچے گاڑی روکتے عاقب نے بے نیازی ظاہر کرتے عینہ کو دیکھا تو عینہ بھی اطمینان سے  
گاڑی سی اُتری اور خدا حافظ کہتے بنا پلٹ کر دیکھے آگے بڑھ گئی.. عاقب زن سے گاڑی آگے لے گیا..  
فلیٹ میں داخل ہو کر اُس نے اپنا ہینڈ بیگ غصے سے زمین پر پٹختا تھا... مطلب سارے دن کا غصہ  
اب نکلنا تھا..

میں جب اتنی امیر ہو جاؤں گی ناں تو اپنا افس بناؤں گی.. اور اسے بد تمیز لوگوں کو کبھی نوکری نہیں  
دوں گی..

"پتہ نہیں لوگ افس میں کام کرنے والوں کی اتنی انسٹ کیوں کرتے.. " ایک تو میرا ہاتھ جلا.. اوپر  
سے سارا دن بھوکی رہی... چائے تک نہیں پی.. اور آخر میں وہ فاریہ ڈائین کی کڑوی کیسلی باتیں اور  
نظریں.. دل تو کر رہا اس نوکری پہ لاٹ مار دوں.. لیکن کسی اور افس میں ایسا تحفظ نہیں ملے گا..  
یہاں عزت تو محفوظ ہے.. ورنہ افس میں اتنے بُرے اخلاق کے لوگ ہوتے ہیں کہ "اللہ کی پناہ" اس  
افس میں اللہ کا شکر ایسی کوئی بات نہیں..

عینہ بربر اتے ہوئے صوفے پر ڈھ گئی.. ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ اُٹھ کر کچھ کھا سکے..  
ہائے میری ٹانگیں اتنا تو کبھی واک کر کے درد نہیں ہوئیں.. پتہ نہیں کچھ کھانے کو بھی پڑا ہے کہ

نہیں.. یہ پرزینتیشن کے چکر میں اپنا کھانا پینا ہی بھول گئی تھی اور سر صاحب نے اتنی سی تعریف بھی نہیں کی ..

عینہ گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتے سوچتے ہوئے اُٹھی ..

میرا سوٹ بھی خراب ہو گیا... اور وہ میکسی ہائے... کتنی پیاری تھی.. لیکن میری قسمت میں ہی نہیں تھی ...

پتہ نہیں میری قسمت اتنی ٹھنڈی کیوں ہوں.. دوسروں کی تو اتنی گرم ہے ..

غصہ ضبط کرنے کے چکر میں اُس کا منہ لال ہو چکا تھا.. لیکن وہ غصہ ان دیواروں کے علاوہ کسی اور پہ نکال بھی نہیں سکتی تھی ..

کھانا تو وہ بنا کر نہیں گئی تھی اور اب ہمت بھی نہیں تھی سو بریڈ پہ میونیز لگا کر دو تین سلائز کھائے... اور وہیں صوفے پہ لیٹ کر ایل سی ڈی اون کر لی... حجاب تک نہ اُتارا گیا تھا.. اور سوچتے ہوئے اپنی بے بسی پر روتے روتے کب نیند کی وادی میں چلی گئی اُسے پتہ ہی نہ چلا .. اتنی تھکی ہوئی اور گہری نیند میں چلی گئی تھی کہ کسی کے اندر آنے اور ایل سی ڈی بند کرنے کا بھی پتہ نہ چلا تھا ...

وہ بنا پلک جھپکائے لب کچلتے ٹیکنگی باندھے انکھوں میں دنیا جہاں کا پیار سموئے دیکھے جا رہا تھا... یہ ہی تو وقت تھا جب وہ بنا کسی خوف کے اُسے دیکھ سکتا تھا.. چہرے کا طواف کرتے کرتے اُس کی نظر ہونٹ کے اوپری حصے کے تل پر تہر سی گئی.. اُس کے دل نے شدت سے تل کو چھونا چاہا.. ایک دن اسے اپنے ہونٹوں سے محسوس کروں گا.. تمہارے یہ تل میری کمزوری ہیں.. تم جان نہیں پاؤ گی میں

کسے خود پہ ضبط کیے ہوئے ہوں.. سکون سے کھڑا اُسے اپنے اندر اتارتا دل میں عہد کر رہا تھا... اج تم روئی ہو.. ان آنکھوں کو جو تکلیف تم نے دی ہے اس کی سزا تمہے ضرور دوں گا.. یاد رکھنا... پھر کچھ سوچتے کمرے کی طرف بڑھا اور کمبل لا کر اُس کے اوپر اوڑھا دیا.. اور جس طرح ایا تھا اُسی طرح واپس چلا گیا.. لیکن جاتے ہوئے پھر دو غلطیاں کر گیا تھا..

"حارث بھائی فری ہیں..؟؟"

حرا حارث کے پاس بیٹھتے اکتاہٹ سے طبولی.. جو میچ دیکھ رہا تھا..

"کام بتا" ..

حارث کی بات سن کر حرا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ اگئی تھی..

بھائی مجھے ٹیلر سے کپڑے لانے ہیں اور اپنی تین فرینڈز کو شادی کے کارڈ دینے جانا ہے.. مام انٹی کی طرف گئی ہیں.. ڈرائیور کو لے کر..

دوستیں میرڈیا انگلیڈ تو نہیں ہیں..

حارث فوری سیدھا ہوتے بولا..

بھائی.....

حرا حارث کی بات سن کر اُس پر جھپٹ پڑی..

"خونخوار ہیرا"

جاؤ میں نہیں لے کر جاتا... اب بندہ تمہارے ساتھ جا کر اپنا ٹائم فضول میں ضائع کرے مجھے بھی تو کوئی فائدہ ہو..

حارث اپنا کالر کھڑا کرتے بولا.. حرا نے دانت پیستے اُس کی خوش منہی دور کی ..

اپ کے لئے مام نے اپنی بھانجی کا انتخاب کر لیا ہے.. اس لئے ادھر ادھر منہ مارنا بند کریں.. میں بیگ لے کر رہی ہوں.. پھر نکلتے ہیں ..

حرا حکمیہ لہجے میں کہتے اپنے کمرے کی طرف چل دی ..

ہاں جسے میں اُس کدو کے منہ والی سے شادی کرنے کے لیے مرا جا رہا ہوں.. "اپنی مرضی سے پسند کی شادی کروں گا... جسے بھائی نے کیس تھیں"

حارث چہرے کے تاثرات بدلتا اونچی آواز میں حرا کو سنا رہا تھا۔ اور حرا اُس کی بات سن کر تھر سی گئی اور سیڑھیوں کے درمیان ہی رک کر پلٹ کر حارث کا جگمگاتا ہوا چہرہ دیکھا ..

"بھائی پھر میں دعا کروں گی.. آپ کی پسند کا آغاز اور انجام عاقب بھائی جیسا دردناک نہ ہو... ورنہ محبت سے ہی خوف ائے گا مجھے" ..

حرا نے دکھ بھرے لہجے میں کہا اور پلٹ کر اوپر کو بھاگی.. حارث کا چہرہ فوری مر جھا گیا تھا.. اور اندر اتنا عاقب بھی حرا کی بات سن چکا تھا.. جس کے چہرے پر سناٹوں جیسی سختی تھی.. انکھیں جو کہ شاید لال ہی ہوتی تھیں.. لب بھینچے وہ دیکھ رہا تھا.. ماتھے پہ بل اکر غائب ہو گئے تھے.. حارث عاقب کو دیکھ کر نظریں چرا گیا ..

"بھائی آپ آس وقت اگئے.. طبیعت ٹھیک ہے..؟؟"

عاقب اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ حارث کی بات سن کر اُس کے قدم تھمے ..

"ہاں"



"بلکل ٹھیک ہوں میں"

افس میں کام نہیں تھا تو گھر آ گیا ..

"تم کیوں نہیں آئے افس؟؟"

عاقب ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا ..

بھائی وہ میچ لگا ہوا تھا ناں ...

حارث لجاہت سے بولا تو عاقب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ کر معدم ہوئی .

کوئی بات نہیں... افس میں اجکل کام کا لوڈ نہیں ہے.. ڈیڈ بھی سرمد انکل کی طرف گئے ہیں ..

عاقب بول کر روکا نہیں.. تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں چلا گیا ...

انس کھانا کھا لو اگر ....

سحر نے انس کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر ہانک لگائی ...

ارہا یار.... بس دو منٹ...

انس لیپ ٹاپ بند کرتا بولا تو سحر واپس پلٹ گئی اور کھانے کی میز پہ آ کر چیزیں سیٹ کر کے رکھنے لگ گئی ..

دس منٹ بعد انس گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ٹیبل پر آ کر عابی سے رُخ موڑ کر بیٹھ گیا ..

سحر نے دونوں کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا جو مشرق اور مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے ..

یہ کیا تم نے پھر چائیز رائس بنا لیے مجھے کڑا ہی کھانی تھی... مجھ سے نہیں پھیکے کھانے کھائے جاتے..

دن میں بھی میں نے کچھ کھایا تھا..

انس ٹیبل پر سجے کھانوں کو دیکھتے منہ بسورتے بول رہا تھا.. البتہ عابی رغبت سے کھا رہا تھا.. تم ہی تو عابی سے کہہ کر گئے تھے.. کہ سحر سے کہنا چائیز بنا دینا رات کو.. تو میں نے بنا دیا.. حالانکہ دن میں میکرونی بنائی تھی تو اب میں کچھ سالن وغیرہ ہی بنانا تھا.. سحر کرسی پر بیٹھتے انس کی بات سن کر خفگی سے بولی تو انس نے عابی کو کچا چبا جانے والی نظروں سے دیکھا..

یہ شیطان جھوٹا بندر.... میں نے کڑا ہی گوشت کا کہا تھا... انس جھٹکے سے کھڑا ہوتے صدمے سے بولا تو عابی نے انکھیں گھماتے اسے دیکھا... آپ نے مجھے فون نہیں دیا.... میں نے کڑا ہی نہیں بنوائی... میرا رائس کھانے کا دل تھا... میری مم نے تھک جانا تھا اس لئے میں نے آپ کی فرمائش بتائی ہی نہیں.... عابی نے فل کنفیڈنس سے کہا تھا.. تیری مم میری بھی کچھ لگتی ہے... پہلے بہن ہے وہ میری... انس نے دانت پیستے کہا..

میری نوری ہیں...

عابی نوری پہ زور دیتے بولا..

میری سحر وہ ہے..

انس بھی اُسی کے انداز میں بچہ بنتے بولا..

سحر دونوں کو دیکھتے سر پکڑ کر بیٹھ گئی ..  
 انس وہ تو بچہ ہے... تم کیوں بچے بن رہے ہو ..  
 سحر ہارے ہوئے لہجے میں بولی ..  
 یار یہ چھوٹی چھوٹی بات کا بدلہ لیتا ہے ...  
 عابی آپ نے جھوٹ کیوں کہا.. بیٹا یہ تو غلط ہے ناں ..  
 مم یہ آپ سے فرمائشیں بھی کرتے اور فائیت بھی.. پھر آپ روتی ہیں.. مجھے بہت غصہ آتا ہے.. جب  
 یہ آپ کی بات نہیں مانتے تو آپ کو بھی نہیں ماننی چاہئے..  
 عابی کی بات سن کر دونوں نے افسوس سے ایک دوسرے کو دیکھا ..  
 عابی میں نے آپ کو جھوٹ بولنا سیکھایا ...  
 "نو مم"

سوری ماموں... بٹ نیکسٹ ٹائم آپ بھی میری مم کو ہرٹ نہیں کریں گے..  
 عابی کہہ کر کھانا ادھورا چھوڑ کر ہی اُٹھ کر چلا گیا... سحر نے دور تک جاتے دیکھا تھا اُسے.. اور تاسف  
 سے سوچ رہی تھی.. اس کا باپ بھی بالکل ایسے ہی میرے بدلے دوسروں سے لیتا تھا.. یا خود کو ہی  
 تکلیف پہنچا کر.. لیکن میرے ساتھ سائے کی طرح کھڑا ہوتا تھا..  
 سحر بہت جلدی بات سمجھ جاتا ہے یہ.. میں اور تم لڑ جھگڑ کر ایک دوسرے کو مناتے نہیں ہیں.. لیکن  
 یہ پورا پورا بدلہ لیتا ہے تمہارا..  
 انس دوبارہ کرسی پر بیٹھتے بولے بولا ..

میں تمہارے لئے کڑاہی بنا دیتی ہوں ادھا گھنٹا لگے گا.. تم لاؤنچ میں بیٹھو..  
سحر اٹھتے ہوئے نارمل لہجے میں بولی..

"اس کا باپ بھی ایسا تھا کیا..؟؟"

انس کی بات سن کر سحر کے قدم منجمد ہو گئے تھے..  
یہ تم پر ذرا نہیں ہے.. تو اپنے باپ جیسا ہی ہو گا ناں....  
"کیوں ائی اُسے چھوڑ کر..؟؟"

یار کیوں اپنے ساتھ ساتھ اس بچے کی زندگی میں بھی خلا رکھ رہی ہو...  
اج یہ تمہارے حق میں بول رہا.. کل اپنے حق کے لئے بھی بولے گا..  
انس سحر کے بولنے کا انتظار کرتا رہا.. لیکن اُس نے اپنے لب سے ہوئے تھے.. اور مٹھیاں زور سے  
بند کی ہوئیں تھیں..

سحر میں تمہارا بھائی ہوں.. تم مجھ سے بھی اپنا دکھ نہیں بانٹوں گی..  
تب خیال نہیں آیا تھا میرا... "دکھ بھی تم لوگوں کا ہی ہے.. " اُس شخص نے تو ذرا سا دکھ بھی نہیں  
ہونے دیا تھا... دکھ تو تم دونوں بہن بھائیوں نے دیا ہے... اُس کا مداوا کرو گے..؟؟ میں اج بھی اس  
شخص کے پاس جاؤں گی ناں تو اپنے ماتھے پہ ایک شکن ڈالے بغیر مجھے قبول کرے گا..  
سحر بھیگی آواز میں چیختے ہوئے بولی..  
"تم دونوں کا دکھ ہے"..  
بس تم دونوں کا... رہو اپنی زندگی میں مصروف... جسے پہلے تھے.. پیسے بھیج کر اپنا فرض پورا کرو

بس ..

سحر انکھوں سے انسو صاف کرتے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی اور انس شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھ گیا ..

"تو کیا یہ ہمیں سزا دے رہی ہے" ..

انس نے بالوں میں ہاتھ پھنساتے سوچا ....  
حرا بھائی نے سن لیا تھا ..

حارث گاڑی چلاتے افسردگی سے بتا رہا تھا ..

بھائی عاقب بھائی بہت اکیسے ہو گئے ہیں ... پہلے تو اسے نہیں تھے ..  
ہمم ہیرے پہلے بھائی کو محبت بھی نہیں ہوئی تھی ..

اسی لئے آپ محبت کے چکر میں مت پڑنا بھائی ... میں دوسرے بھائی کو بھی ٹوٹا ہوا نہیں دیکھ سکتی ..  
حرا دکھ سے بولی .. تو حارث خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگ گیا ... بولتا بھی تو کیا ..

عاقب وہی اپنا پسندیدہ کام اندھیرا کیے آنکھیں موندیں لیٹا تھا .. کہ اُس کا فون بجنے لگا ... ماتھے پر  
پڑے بلوں سے انداز لگایا جاسکتا تھا کہ فون نے کس حد تک خلل ڈالا ہے اُس کے کام میں ..  
غیر نمبر دیکھ کر پہلے تو اُس نے اُٹھانے کا ارادہ ملتوی کیا .. پھر اچانک ہی یس کر لیا ..

دوس "ہیلو"

"اسلام علیکم" !!! ..

عاقب گھیر آواز میں بولا ..

ہیلو.....

ہیلو.....

دوسری طرف فل خاموشی تھی...

"اسلام علیکم"!!!...

جواب نادارہ..

شاید دوسری طرف کوئی آواز ہی سننا چاہ رہا تھا..

عاقب کو ایک سسکی سنائی دی تو اُس کے کان کھڑے ہو گئے.. یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا..

ہیلو....

کون ہے..؟؟

وہ بے قراری سے بولا... لیکن دوسری طرف سے فون کاٹا جا چکا تھا..

عاقب نے جنونی انداز میں بے قراری سے دوبارہ نمبر ملایا... لیکن فون پاورڈ آف سن کر اُس کو بے چینی سی ہونے لگی.. بار بار نمبر ملانے کے باوجود ایک ہی جواب موصول ہونے پر اضطرابی کیفیت میں اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا..

"یہ تم تھی"...

"میں جانتا ہوں.. یہ تم تھی"..

"واپس آ جاؤ پلیز"..

"کیوں تنگ کر رہی ہو..؟؟"

عاقب منہ میں برابر اتا ہوا سامنے لگی تصویر کو دیکھ رہا تھا.. اور اُٹھ کر اُداسی سے تصویر پہ ہاتھ پھیرنے لگا.. پھر تھکے ہوئے انداز میں اپنا سر تصویر پر ٹکا دیا.. دو موتی اُس کی آنکھوں سے نکل کر زمین کی زینت بنے تھے...

صبر کے لفافوں میں

ہم نے تیرے وعدوں کو

تہہ بہ تہہ کر کے جوڑ جوڑ رکھا ہے

کوئی حصہ بستر پر

کوئی ٹکڑا کاغذ پر

ہم نے تیری یادوں کو توڑ توڑ رکھا ہے

جن صفحات پہ ذکر ہے

تیرے میرے ملنے کا

ڈائری کے ان ورقوں کو موڑ موڑ رکھا ہے

درتچے میرے خیال کے

مسکن تیرے پیکر کے

جانِ جاں آج بھی لمس تیرا

اوڑھ اوڑھ رکھا ہے

تیری مدھر کھنک سی اواز  
دیتی ہے جو روح کو سکون  
اج بھی کانوں میں گھول گھول رکھا ہے

صبح عینہ کی آنکھ کھولی تو پہلے تو اُس نے یہ سمجھنے کی کوشش کی وہ کدھر سوئی ہے.. اپنے اوپر سے کمبل اتارتے اٹھ کر بیٹھی اور ٹائم دیکھا... ٹائم دیکھ کر رہی سہی آنکھیں بھی کھل چکی تھیں....  
10 بج گئے... میں اتنی دیر سوتی رہی...

عینہ فوری اُٹھی... پاؤں کے پاس سے کمبل اُٹھا کر اچانک اُسے یاد آیا..  
میں کمبل تو لے کر نہیں لیٹی تھی... ایل سی ڈی بند ہے... شاید نیند میں کمبل لا کر بند کی پو..  
وہ خود کو سمجھاتے بولی..

اگر میں کمرے سے کمبل لے کر انا ہوتا تو کمرے میں ہی نہ سو جاتی...  
کوئی آیا تھا....

عینہ خوف سے بولی... پھر ساری کھڑکیاں چیک کیں جو بند تھیں.. اور فرش بھی صاف تھا...  
نہیں میں نیند میں یہ کام نہیں کر سکتی.... کوئی آیا تھا... مجھے محسوس ہوا...  
عینہ نظر دوراتے سوچ رہی تھی..

سر سے بات کرنی چاہئے... میں یہاں نہیں رہ سکتی.... نہیں بالکل نہیں...  
وہ افراتفری میں منہ دھوئے وہ افس کے لئے نکلی... کل والے کپڑے بھی چینج نہیں کیے تھے..



تیز تیز قدم اٹھاتے وہ کین کی طرف بڑھی.. اور ڈور ناک کر کے شیشے سے بنا دروازہ کھولا.. سامنے دیکھا تو شرمندہ سی ہو گئی.. عاقب کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا اور یاسر روکنے کی کوشش کر رہا تھا..

"ایس مس عینہ...؟؟"

عاقب کے پوچھنے پر عینہ شش و پنج میں پڑ گئی.. کیا بولے..

سر وہ مجھے بات کرنی تھی.. میں بعد میں آجاتی ہوں.. آپ کے چوٹ لگی ہے.. زخم گہرا لگ رہا ہے ڈریسنگ کروالیں..

عینہ تیز تیز بول کر پلٹنے لگی کہ یاسر کی آواز سن کر رکی..

ارے بہنا ڈریسنگ میں ہیلپ ہی کروا دو..

یاسر مصروف سے انداز میں بولا تو عینہ نے عاقب کو دیکھا.. جو ہونٹوں کو دانتوں تلے دبائے تکلیف ضبط کرنے کی کوشش میں تھا...

عینہ ہچکچاتے ہوئے آگے آئی..

جی بھائی کیا کرنا ہے..

عینہ اور یاسر کی پہلے ہی دو تین ملاقاتیں افس میں ہی ہوئی تھیں.. یاسر کی فرینکلی طبیعت کی وجہ سے عینہ اُسے بھائی ہی کہتی تھی..

تمہارے سر کے ہاتھ میں گلاس ٹوٹا... یاں تو گلاس نازک تھا... یا تمہارے سر کا ہاتھ فولادی ہے.. کچھ سمجھ نہیں آیا..

یاسر مزاح اڑانے والے انداز میں بولتے عاقب کی گھوریوں کو بھی خاطر میں نہ لایا تھا..

زخم گہرا لگ رہا ہے.. ڈاکٹر کو بلوالوں.. سٹیجز لگنے ہیں شاید..

عینہ عاقب کا ہاتھ دیکھتے فکر مندی سے بولی..

بہنا تمہارا بھائی ڈاکٹر سے کم تھوڑی ہے... پٹی کر دی ہے... ٹھیک ہو جائے گا... بڑا طاقتور ہے تمہارا سر... اوپس تمہارا سر نہیں. "باس".

یاسر خود ہی بول کر ہنس دیا.. البتہ عینہ ابھی بھی فکر مندی سے سب بھلائے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی.. تو عاقب کی بات پڑ فوری نظریں پھیریں..

مس عینہ آپ کچھ کہنیں آئیں تھیں..

عاقب نے ابرو اچکاتے پوچھا.. اور اُسے غور سے دیکھا.. کل والے حلیے میں وہ بے ترتیبی سے حجاب کیے چہرے پر تھکن لیے کھڑی تھی..

"کیا ہوا ڈول...؟؟"

"پریشان لگ رہی ہو...؟؟"

"تمہارا باس کام زیادہ کروا رہا ہے..؟؟"

میں نے تو کہا تھا میرے افس میں آ جاؤ...

یاسر گیلے ہاتھ ٹیشو سے صاف کرتے شرارت سے بول رہا تھا..

آپ لیٹ آئی ہیں آج...

عاقب یاسر کی بات اگنور کرتے لیٹ آنے پر زور دیتے پوچھ رہا تھا..

جی...

ایکپولی مجھے فلیٹ کو لے کر تھوڑا پروہلم ہے ..

عینہ نے ہچکچاتے کہہ ہی دیا.. پھر عاقب اور یاسر کے تاثرات دیکھے.. جن میں نا سمجھی واضح تھی ..  
ڈونٹ ٹیل می کہ آپ کے فلیٹ پر پھر کوئی آیا تھا ..  
جی سر آپ کو کسے پتہ ..

عینہ ہاں میں گردن ہلاتے بولی ..  
بیٹھیں ... بیٹھ کر بات کرتے ہیں ..

عاقب نے کرسی کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا تو عینہ سر ہلاتی یاسر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی ..  
جی اب آپ نے کونسی انکوائری کی جو آپ کو پتہ چلا کہ آپ کے فلیٹ پر کوئی آیا تھا ..  
عاقب دانت پیستے ہوئے بولا. یاسر کا بھی سارا دھیان عینہ کی طرف تھا .  
عینہ نے ساری تفصیل سنائی تو عاقب طنزیہ مسکرایا ..

نہیں یار یہ تو فکر والی بات ہے ..

یاسر نے سوچتے ہوئے کہا تو عینہ کو تھوڑی ڈھارس ملی.

ایسا کچھ نہیں ہے.. میں نے پہلے سیکورٹی مزید الرٹ کروا دی ہوئی ہے.. آپ کو فضول میں وہم ہوا ہے ..

سر مجھے وہم نہیں ہوتے.. اور نہ ہی میں جھوٹ بولتی ہوں ..

اچھا یار میری میٹینگ ہے ایک.. میں چلتا ہوں.. میری بہن کو کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہئے.. اور عینہ  
اگر یہ نہ مانے مجھے انفارم کرنا.. یہ پریشانی والی بات ہے.. عاقب دھیان سے اوکے ..

یاسر نے عاقب کو آنکھوں سے اشارہ کیا اور باہر نکل گیا ..

جائیں اپنی نیند پوری کریں .. فریش ہو کر فریش مائینڈ کے ساتھ افس آئیں .. میں مینجر سے کہہ کر چیک کرواتا ہوں .. اور فائلز لائیں ہیں تو بھیجوا دیں ..

یاسر کے جانے کے بعد عاقب ترش لہجے میں بولا .. عینہ ایک شکایت نگاہ ڈال کر خاموشی سے اٹھی اور اوکے کہہ کر کیمین سے ہی نکل گئی ..

دل تو کر رہا ہے .. سب چھوڑ چھاڑ کہیں بھاگ جاؤں ... سر کے فادر بھی افس نہیں ارہے .. اپنے بیٹے کے پاس چھٹیاں گزارنے گئے ہیں .. اس "جناب عالی" کو بھی لے جاتے ساتھ ..

عینہ اپنے ہی خیالوں میں سوچتی فاریہ سے ٹکرائی جو اپنے موبائل میں مصروف ارہی تھی .. ٹکڑانے سے فاریہ کا موبائل زمین بوس ہو گیا تھا ..

یو حجابن .. آندھی ... پتہ بھی ہے .. کتنا مہنگا موبائل تھا ... تم اپنا افس سمجھ کر چل رہی تھی کیا .. نوکر ہو تم یہاں ... اوقات میں رہ کر چلا کرو ..

فاریہ چلاتے ہوئے عینہ پر برس رہی تھی ..

مجھے میری اوقات پتہ ہے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے ..

عینہ نے لال ہوتے چہرے کے ساتھ ضبط کرتے کہا ..

تم میرے سامنے زبان چلا رہی ہو .. تمہاری اتنی ہمت ہے ...؟؟

یو ...

فاریہ کا عینہ کی طرف جاتا ہاتھ ہوا میں ہی روک دیا گیا تھا.. عینہ نے فاریہ کو ہاتھ اٹھاتے دیکھ کر ہی آنکھیں میچ لیں تھیں ..

"اپنی حد میں رہو" ....!!

"یہ میرا افس ہے" ...

عاقب نے فاریہ کا ہاتھ سختی سے پکڑے گرج دار آواز میں کہا تھا.. پورا سٹاف ہی یہ تماشا دیکھنے کے لئے متوجہ ہو گیا تھا ..

تم مجھ پر غصہ کر رہے ہو... وہ بھی اس ملازم کی خاطر.. عاقب مجھے یقین نہیں ا رہا. اس کی وجہ سے میرا اتنا میہنگا موبائل ٹوٹ گیا اور اگے سے یہ سوری کرنے کی بجائے زبان چلا رہی تھی.. اس کو اس کی اوقات تو دیکھانی تھی ناں ...

فاریہ حیرت سے خفگی بھرے لہجے میں بولی تھی.. عینہ میں سر اٹھانے کی ہمت بھی نہیں تھی.. تذلیل کی شرمندگی کے مارے وہ انسو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کر رہی تھی.. لیکن پھر بھی ایک انسو اس کے گال پر پھسلا تھا.. اج تک کی بنائی ہوئی عزت مٹی میں مل گئی تھی.. لوگوں کے سامنے تماشا جو بن گئی تھی.. رونا اُسے اس بات کا ا رہا تھا ..

یہ موبائل کسی کی سیلف ریسپیکٹ سے زیادہ قیمتی نہیں ہے.. اینڈہ اگر تم نے میرے کسی بھی ایمپلائے کو ملازم کہا تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی... معافی مانگو عینہ سے ..

عاقب ایک دفعہ پھر انگلی اس کی طرف کرتے ڈھارا تھا ..

میں اور اس دو ٹکے ...

تمیز کے دائرے میں ...

فاریہ بول ہی رہی تھی کہ عاقب اُس کی بات بچ میں کاٹا وارننگ دیتے بولا ..

"مس عینہ آپ جائیں" ...

عاقب نے نارمل ہوتے کہا اور فاریہ کو سرد نظروں سے دیکھا ..

عینہ ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بنا وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتی نکلی تھی ..

اور تم فاریہ اپنی حد میں رہو گی تو بہتر ہو گا.. میرا تمہارا کوئی ایسا گہرا ریلیشن نہیں ہے جو تم میرے

پیچھے افس تک آجاتی ہو.. امید ہے تمہے اپنی حدود سمجھ آگئی ہیں ..

عاقب کی بات سن کر فاریہ کا چہرہ اپنی اتنی تذلیل سے دھواں دھواں ہو رہا تھا.. غصے سے مٹھیاں

بھینچے وہ افس سے.. نکلی تھی ..

آپ لوگ اپنا کام کریں... کوئی مووی نہیں چل رہی ہے ..

سٹاف کے لوگ اپس میں چہ گلیاں کر رہے تھے کہ عاقب نے تیز لہجے میں کہا اور اپنے کیمین کی

طرف بڑھ گیا.. وہ فاریہ کی چیخنے کی آواز سن کر ہی باہر آیا تھا ..

چھوڑوں گی نہیں میں تم دونوں کو.... عاقب تمہے اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور نہ کر دیا تو میں بھی

فاریہ نہ رہی.. اج میرا شک تم دونوں پہ پختہ ہو گیا ہے... عاقب تمہاری آنکھوں میں ایک دن اسی

عینہ کے لئے نفرت ڈال دوں گی.. تم اس پر تھوکتا بھی پسند نہیں کرو گے ..

فاریہ گاڑی میں بیٹھے ڈرائیو کرتے طیش کے الم میں بول رہی تھی ..

"اج کی انسٹ میں کبھی بھولوں گی نہیں... اور نہ ہی تم دونوں کو بھولنے دوں گی" ...

گاڑی کی فل اسپید کرتی خود کلامی بولی..  
 بہت موقع دے میں نے تمہے... لیکن تم نے خود موقع دیا ہے مجھے... تو بھگٹنے کے لئے تیار ہو جاؤ...

فاریہ دل میں کچھ سوچتے ہوئے بُرائی اور کہیں اور جانے کا ارادہ کرتی گاڑی کو موڑنے لگی..  
 "نوری"....

"نوری"....

عابی سحر کو پکارتا کمرے میں داخل ہوا..  
 سحر سپاٹ چہرہ لیے سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی..  
 "مم آپ ناراض ہیں...؟؟"

عابی نے پیار سے سحر کو ہلاتے پوچھا...

"مم ای ایم سوری"!!...

عبید اپ کو پتہ بھی ہے.. آپ غلط کر رہے ہو۔ پھر بھی کرتے ہو...

سحر نے ہارے ہوئے لہجے میں کہا تو عابی نظریں جھکا گیا..

مم آپ ہی تو کہتی ہیں "جو انسان غلط کر رہا ہو۔ اُسے احساس دلاؤ"...

"میں نے بس یہ ہی کیا ہے"...

عابی آپ اتنے بڑے نہیں ہوئے جو بڑوں کے سامنے ایسے بولو...

مم میں نیکسٹ منتھ پورے پانچ سال کا ہو جاؤں گا.. اور آپ کو ڈیڈا سے الگ ہوئے ساڑھے پانچ

سال ہو جائیں گے ..

"ہیں ناں ..؟؟"

عابی پلیز !!...

میں جانتی ہوں ...

مم میں ماموں سے سوری بول آیا ہوں .. اور وہ تھوڑے دنوں میں واپس بھی جا رہے ہیں .. پھر میں اور آپ سکون سے اکیلے رہیں گے ..

عابی نہ تنگ کیا کرو ...

ڈیڈا بھی تو تنگ کرتے تھے ..

آنکھیں گھما کر بتایا گیا تھا ..

تو آپ ڈیڈا بن رہے ہو ....

مسکرا کر پوچھا گیا ..

میں بن نہیں رہا .. "میں ہوں"

عابی کی بات سن کر سحر نے فوری اسے اپنے سینے سے لگایا تھا اور اس کی خوشبو اپنے اندر اتارنے کی کوشش کی تھی ..

عابی کبھی آپ کو ہرٹ نہیں ہونے دے گا ..

عابی نے اپنے ننھے ہاتھوں سے سحر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا تو سحر بھیگی آنکھوں سے مسکرا دی .. اور آنکھیں صاف کرتی بولی ..



اچھا میرے باپ... اتنے بڑے نہیں ہوئے آپ ابھی.. پہلے بڑے تو ہو جاؤ...  
 "سکول جاؤں گا.. پڑھوں گا.. فل مارکس لوں گا.. کالج جاؤں گا.. ٹاپ کروں گا.. یونیورسٹی جاؤں گا..  
 سکالرشپ لوں گا.. سپنڈانٹیشن کے لئے باہر جاؤں گا.. اچھا انسان بنوں گا.. کامیابیوں کو چھوؤں  
 گا.. ترقی کروں گا.. تب ہی بڑا بنوں گا ناں.."  
 عابی انگلیوں پہ گنوائے بتا رہا تھا اور سحر اس کی سوچ پر سرپرائزڈ ہوتے ہلکا سا مسکرا دی..  
 تو سب سے پہلے مجھے سکول جانا ہو گا..  
 سمجھانے والے انداز میں بتایا گیا..  
 اچھا جسے میرا شہزادہ کہے گا..  
 سحر عابی کا ماتھا پیار سے چومتے بولی..  
 لاڈ و پیار بھرے سین ختم ہو گئے ہوں تو میں اندر اسکتا ہوں..  
 انس دروازے پر کھڑا انکھوں میں شوخی لیے سنجیدگی سے بولا..  
 یس ماموں اجائیں.. میں نے مم کو سمجھا دیا ہے.. ماموں بھانجے کی دوستی ہو گئی ہے.. اب آپ بھی  
 ماموں سے ناراضگی ختم کر دیں..  
 عابی بڑے بوڑھوں کی طرح بول رہا تھا..  
 سحر و بہت بڑی فلم ہے یہ کمینہ..  
 انس نے عابی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے سامنے صوفے پر بیٹھتے کہا..  
 "میں ڈیڈا سے بھی بڑی فلم ہوں..؟؟"

عابی نے سحر کے کان میں سرگوشی کی تو سحر نے گھوریوں سے نوازا۔ تو عابی شرافت کا مظاہرہ کیے منہ پر انگلی رکھ کر بیٹھ گیا۔

"کیا کہہ رہا ہے یہ شیطان...؟؟؟"

کچھ نہیں انس یہ تو بس اسے ہی..

ای ایم سوری مجھے اتنا روڈلی نہیں ہونا چاہئے تھا.. تم مجھ سے بڑے ہو.. میں پھر بھی لحاظ نہیں رکھتی..

نہیں سحر.. یہ تمہارا حق ہے.. قصور میرا بھی ہے..

اچھا چھوڑو.. نیکسٹ ویک یاور کی شادی ہے.. تو اُس کے بعد میں واپس چلا جاؤں گا.. ماموں بھی کافی اصرار کر رہے..

انس نے نارمل انداز میں کہہ کر سحر کو دیکھا.. جس کے چہرے پر اطمینان ہی اطمینان تھا..

ٹھیک ہے.. جسے تمہے ٹھیک لگے..

چلو پھر اسی خوشی میں باہر چلتے ہیں..

نہیں انس تم عابی کو لے جاؤ... میرا دل نہیں ہے..

یار تم نے لازمی منتیں کروا کر ماننا ہے..

انس نے جتاتے ہوئے پوچھا..

مم چلیں ناں..

افر محدود مدت کے لئے لگ رہی ہے..

عابی جو اُس وقت سے چپ بیٹھا تھا... اب اکسائیڈ ہوتے بولا تو زبردستی سحر کو بھی اٹھنا پڑا..  
عینہ سارے راستے ضبط کرتے فلیٹ تک ای تھی اور اب اندر داخل ہوتے ہی رونا شروع ہو چکی  
تھی ..

غصے سے ڈوبنا اُتار کر دور پھینکا.. اور بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی ..  
اللہ اتنی انسلٹ... دل کر رہا ہے مر جاؤں... سب کیا سوچ رہے ہوں گے میرے بارے میں... کسے  
سامنا کروں گی افس میں سب کا.. نہیں میں افس نہیں جاؤں گی ..  
عینہ روتے ہوئے خود کو ہی بتا رہی تھی ..

ماما بابا دیکھیں اج آپ کا نور کتنا اکیلا ہے.. آپ کے بیٹے اور بیٹی کو تو میں شاید یاد بھی نہیں ہوں.. یہ  
تک نہیں پتہ میں ہوں کہاں... کیوں گے آپ لوگ مجھے چھوڑ کر ..

بیڈ پر مکے برساتے بے بسی سے سوچ رہی تھی.. پھر تھک کر بے اواز رونے لگی.. یہ کام وہ کر کے  
پر سکون ہو جاتی تھی.. اور روتے روتے نا جانے کب اُس کی آنکھ لگ گئی تھی ..

ڈوبلیکیٹ چابی سے فلیٹ کا دروازہ کھول کر جب وہ اندر آیا تو ہر سو خاموشی کا راج تھا.. بنا اہٹ کیے  
اُس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور دبے پاؤں اندر داخل ہوا.. اطمینان سے دروازہ بند کر کے جب وہ  
پلٹا تو بیڈ پر لیٹے وجود کو دیکھ کر اُس کی سانسیں تھم چکی تھیں.. بنا پلک جھپکائے دروازے کے ساتھ  
ٹیک لگائے اُس وجود کو دیوانہ دار دیکھ رہا ہے .

"عین النور سحر"

اُس کے ہونٹوں نے جنشن کی تھی وہ یہاں تیسری بار آیا تھا.. اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر.. اج تو

طلب بھی بڑھ گئی تھی...

گڑیا جیسے گولڈن بالوں والی وہ لڑکی اُس کی کمزوری تھی۔ جو اس وقت بے خبر اوندھے منہ اڑی ترچھی بنا بلینکٹ لیے سو رہی تھی۔

"عین النورِ سحر"

"تم میری قسمت کا ستارہ ہو..."

وہ بے خودی کے الم میں بیڈ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ نظروں کے حصار میں وہ ہی تھی۔۔۔  
نزدیک پہنچ کے سوچے سمجھے بغیر اُس کے بالوں کو منہ سے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔ کہ اچانک کسی اجنبی کا لمس محسوس کر کے عینہ کی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں اور اپنے سامنے جھکے ہوئے وجود کو دیکھ کر ہر براہ کر اُٹھی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں..؟؟"

عینہ اپنے حواس میں اتنی چیختے ہوئے بولی۔ اور تھوڑا پیچھے کو کھسکی۔  
ہر براہٹ میں اپنا ڈوہٹا تٹولنے لگی۔ لیکن وہ شخص تو بنا پلک جھپکائے عینہ کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ لال سوجی آنکھوں میں نیند کا خمار تھا۔

عینہ ڈوہتا اپنے گرد لپیٹتے طیش کے الم میں بیڈ سے اُتری۔

"آپ جائیں یہاں سے"

میں آپ سے کہہ رہے ہوں۔ اس وقت آپ کو میرے کمرے میں کیا میرے فلیٹ پر ہی نہیں انا چاہئے تھا۔

عینہ بے بسی سے چلا رہی تھی لیکن اُس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا.. وہ تو بس اُسے دیکھنے میں مصروف تھا سوچنے سمجھنے کیا سننے کی ساری صلاحیتیں منجمد ہو گئیں تھیں.. یا وہ لڑکی کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی..

میں تم سے کہہ رہی ہوں.. تمہے سنائی نہیں دے رہا.. عینہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیا بولے.. کیا کرے.. جو منہ میں ا رہا تھا وہ بول رہی تھی..

"جاؤ یہاں سے"

عینہ پوری قوت سے چلائی... اُس کا بس نہیں چل رہا تھا.. کونسی گھڑی ہو اور یہ شخص غائب ہو جائے.. لیکن وہ شخص ٹس سے مس نہیں ہوا تھا... بس گہری آنکھوں سے کھوئے ہوئے انداز میں اس کو اپنے اندر اتار رہا تھا..

"ٹھیک ہے تم رکو.. میں چلی جاتی ہوں" ..

عینہ ٹھیک ڈوبتے کو دوبارہ ٹھیک کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی تو تب وہ جناب ہوش کی دنیا میں آئے تھے..

رکو عینہ.....

Listen to me...

عاقب جلدی سے اُس کے پیچھے لپکا لیکن عینہ بنا اُس کی بات سُنے رات کے تین بجے فلیٹ سے باہر نکل گئی تھی.. ایک ہی خوف لئے.. اپنی عزت کے جانے کا.. عاقب اُس کو پکارتا پیچھے پیچھے ہی تھا.. عینہ کے سر پر بس یہ جنون سوار تھا کہ وہ اس شخص کی نظروں سے اُجھل ہو جانا چاہتی تھی.. کیونکہ

عاقب نے اُسے بنا سر پر حجاب لیے دیکھا تھا.. اور اگے اُس کے ارادے کیا تھے یہ سوچ ہی اُسے تیز تیز چلنے پر مجبور کر رہی تھی ..

عینہ میری بات سنو... کہاں جا رہی ہو ..

وہ چلتے چلتے فلیٹ کی بیلڈینگ سے بہت اگے نکل ائے تھے .

عاقب سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ عینہ کو کسے روکے .. ہاتھ پکڑنے کی غلطی وہ کر نہیں سکتا تھا ..

عینہ موسم دیکھو کتنا خراب ہو رہا ہے رُک جاؤ.. میری بات سنو ..

بادل گرجنے کی آواز سے عینہ کے تیز تیز چلتے قدم تھمے تھے ..

عینہ واپس چلو ...

میں جانتا ہوں .. میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے .. میں معافی مانگتا ہوں واپس چلو ..

عاقب فوری اُس کے سامنے آنے منت کرنے لگا تھا ..

غلطی نہیں گناہ کیا ہے تم نے .. ادھی رات کو ایک نامحرم لڑکی کے کمرے میں آنے کا .. بہت ہی کوئی گھٹیا حرکت ہے . "جانتے ہو تم" ..

"بولو" ...

عاقب سر جھکائے کھڑا عینہ کی لعن طعن سن رہا تھا. کیونکہ وہ دل کے آگے بے بس ہو گیا ہے. وہ لڑکی جس نے اب تک نرم لہجے میں احترام سے بات کی تھی .. اب اُس پر گرج رہی تھی .. عاقب کے لئے یہ وقت بھی بہت اہم تھا .

عینہ واپس چلو فلیٹ پر .. بارش کبھی بھی اسکتی ہے ..

عاقب نے بے بسی سے کہا تھا ..

'کیا سوچ کر ائے تھے میرے کمرے میں ..؟؟'

تمہارے ماں باپ نہیں ہیں یہاں .. تو تمہے عیاشی کرنے کا موقع مل گیا ہے .. اور عیاشی کا سماں مجھے بنانا چاہتے تھے ..

طوائف کا اڈا سمجھا ہوا ہے .. "میرا فلیٹ" ایک لڑکی اکیلی رہتی ہے .. نہ اگے کوئی ہے نہ پیچھے .. تو اس کے ساتھ کھیل لیتا ہوں .. طوائفوں سے تو بہتر ہو گی ..

عینہ غصے میں عاقب کی طرف اُننگی کرتے ہوئے بول ہی رہی تھی کہ عاقب نے دوبارہ طوائف کا لفظ سنتے ہی عینہ کو جھنجھوڑا تھا ..

خبردار اسندہ اپنے لئے اسے گھٹیا الفاظ استعمال کیے تو زبان کاٹ دوں گا تمہاری .. پریشان ہو گیا تھا .. جو افس میں ہوا تھا اُس کو لے کر .. تمہاری فکر ہو رہی تھی ..

عینہ حاذب کا جنونی انداز دیکھ کر اندر تک لرز گئی تھی .. کچھ بھی تھا وہ ایک نازک دل کی لڑکی تھی .. جتنا بھی اپنے آپ کو بہادر ظاہر کر لے .. لیکن وہ اندر سے مکمل طور پر ڈری ہوئی تھی .. چلو واپس ..

جو کہنا ہے فلیٹ پر جا کر مجھے کہہ لینا .. لیکن اگر اپنے لئے دوبارہ ایسے الفاظ استعمال کیے تو یاد ہے ناں .. "یہ زبان کاٹ دوں گا میں"

عینہ فوری تیزی سے واپسی کے لئے مڑی بنا پیچھے مڑ کر عاقب کو دیکھے تیز تیز سڑک پر چل رہی تھی .. ہونٹوں پر درود شریف کا ورد بھی جاری تھا ..

عاقب بھی اُس کے پیچھے چلتا ہوا سوچ رہا تھا۔  
تم کیا جانو

محبت کیا ہوتی ہے۔ تم نے تو گالی ہی دے دی ..

عینہ کی تیز تیز چلنے اور سیڑھیاں چڑھنے سے سانسیں پھول گئیں تھیں۔ وہ فوری دروازے پر پہنچ کر اندر بڑھی اور دروازہ لاک کر کے اُس کے ساتھ لگے لمبے لمبے سانس لینے لگی  
"اے اللہ کسی آزمائش میں ڈال دیا" ..

اُس شخص کی آنکھوں میں میں نے ہمیشہ احترام دیکھا تھا.. وہ لاکھ بُرے کام کرتا ہوں لیکن کبھی عورت پر نگاہ غلط تک نہیں ڈالی تھی اُس نے.. اور اج میرے کمرے تک اکر اُس نے اپنے آپ کو میرے دل سے اُتار دیا ہے ..

"کیوں اللہ اتنی تکلیف دیتا ہے مجھے..؟؟"

صبر بھی دے دے ناں ..

عینہ اوپر منہ کیے خود سے ہی دل میں مخاطب تھی

عاقب نے دروازے تک پہنچ کر دروازہ کھولنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ وہ عینہ کو تھوڑا وقت دینا چاہتا تھا ..

شیٹ.. پہلے کی طرح میں اُسے دیکھ کر ہی جا نہیں سکتا تھا.. ہاتھ لگانا ضروری تھا کیا...

عاقب سیڑھیوں پہ کھڑا بند دروازے کو دیکھ کر اپنے آپ کو ہی کوس رہا تھا.. چاہتا تو ڈوبلیکیٹ چابی سے اندر جا سکتا تھا.. لیکن اُس دشمن جاں کی باتیں وہ مزید نہیں سن سکتا تھا.. وہ اسے ری ایکشن کی



توقع نہیں کر رہا تھا۔ اندر بیٹھی عینہ کو بھی اپنے سر سے اسی توقع نہیں تھی ..

عاقب انکھوں میں امید لئے وہاں کھڑا تھا کہ اُس کا جیب میں موبائل وائبریت ہونے لگا۔ فون نکالا تو اسکرین پر ڈیڈ کالنگ جگمگاہ رہا تھا ..

جی ڈیڈ... میں باہر ہوں.. آپ لوگ اگئے واپس.. جی جی بس میں ارہا ہوں.. ڈیڈ اہی رہا ہوں .. عاقب نے کال بند کر کے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کیا.. اور ارد گرد دیکھا.. ہر طرف سناتا تھا... باقی فلیٹس کی لائٹیں بند تھیں.. وہ اطمینان کرتا واپسی کے لئے مڑ گیا ..

عینہ لڑکھڑاتی ہوئی چلتی صوفے تک آئی اور ڈھ سی گئی.. کل سے بھوکی اور رونے کی وجہ سے اب اُس پر بے ہوشی طاری ہو رہی تھی.. زبردستی اپنی انکھیں کھولنے کی کوشش کرتے وہ نڈھال ہو رہی تھی.. لیکن کب تک لڑ سکتی تھی.. انکھوں کے اگے اندھیرا چھایا اور سر ایک طرف ڈھلک گیا.. باہر بارش زوروں سے برس رہی تھی اور اندر وہ دنیا سے بے گانہ پڑی تھی .. عاقب گھر آیا تو شاہد صاحب اور اُن کی مسسز کو لاونچ میں ہی بیٹھے پایا .. ہیلو مام ڈیڈ ...

کیا سرپرائز دیا آپ لوگوں نے ..

عاقب نے زبردستی چہکنے کی ایکٹینگ کرتے کہا ..

برخوردار آپ بتانا پسند کریں گے.. کہاں سے آرہیں ہیں.. اتنے خراب موسم میں.. وہ تو شکر ہم ٹائم سے پہنچ گئے.. کتنا خراب موسم ہے باہر ..

ڈیڈ گھر پر بور ہو رہا تھا تو باہر نکل گیا ایسے ہی ..

عاقب بات بناتے بولا تو شاہد صاحب نے ابرو اچکاتے دیکھا ..

پکی بات ہے...؟؟

جی جی ڈیڈ...

مام آپ کے ہر بینڈ سی ای ڈی افسر بن کر آئیں ہیں کیا.. آپ کے شیر کے پاس رہ کر...

عاقب ہنستے ہوئے بولا تو وہ دونوں مسکرا دیے ..

شکر ہے آپ دونوں مسکرائے تو صبح... میں سمجھا میری انویسٹگیشن کرنے کا ارادہ ہے ..

ماں باپ کو اپنی اولاد کی رگ رگ کا پتہ ہوتا ہے بیٹا جی ..

اچھا ڈیڈ... ابھی آپ لوگ ریٹ کریں.. لمبی فلائیت سے آئیں ہیں.. اور مجھے بتا دیتے ناں.. میں

ایرپورٹ اجاتا لینے ..

ہم تو تمہے سر پرانز دینے کا سوچ رہے تھے لیکن اگے تم تھے ہی نہیں ..

شفق بیگم نے افسوس کرتے کہا تو عاقب نے نظریں چرائیں..

کوئی بات نہیں.. جاؤ تم بھی سو جاؤ. صبح افس بھی جانا ہے تمہے.. ہم بھی اپنے روم میں جا رہے ہیں ..

جی مام ..

صبح بات کرتے ہیں.. واقع میں بہت تھکا ہوا ہوں ..

عاقب نے جلدی سے کہا اور اُن دونوں گڈ نائیٹ کہتا اوپر کی طرف چل دیا.. دونوں میاں بیوی نے

اپنے بیٹے کی چال بہت غور سے دیکھی تھی اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا تھا ..

شاہد صاحب آپ کا وہم ہے.. ہمارا بیٹا بہت مضبوط کردار کا مالک ہے

بیگم آپ کے بیٹے کی حرکتیں بہت عرصے سے ہی مشکوک ہیں.. پر ماں کو اپنی اولاد ہی ٹھیک لگتی ہے.. چلیں صبح دیکھتے ہیں..

شاہد صاحب کچھ سوچتے ہوئے اُٹھے تو شفق بیگم نے بھی اُن کی پیروی کی تھی.. یاسر کمرے میں آیا تو ایمان فون میں کسی ٹیلر سے بحث کرنے میں مصروف تھی.. وہ اپنی بیگم کے خونخوار تاثرات دیکھ کر دانت نکالنے لگا.. ایمان نے دوسری طرف کی بات سنتے یاسر کو انکھیں دیکھائیں تو وہ کانوں کو پکڑتے سوری کہتا بیڈ پر دراز ہو گیا..

"کس کی شامت ای ہوئی ہے..؟؟"

ایمان کے فون بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر پٹخنے سے یاسر نے جسوسی انداز میں پوچھا.. ٹیلر نے ڈریس خراب کر دی ہے ایک حرا کی... اور اب وہ ٹھیک بھی نہیں ہو سکتی.. سمجھ نہیں رہا کیا کروں..

میں اکیلی کیا کیا دیکھوں..

ایمان نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں بتایا..

کوئی بات نہیں.. ایک ڈریس خراب ہو گیا تو کیا ہوا.. کل جا کر ریڈی میڈ کوئی اور لے آنا.. کل میں پھر جاؤں...

ایک ہفتہ رہ گیا ہے شادی میں.. مجھے اور بھی کام ہیں... میں کونسا کروں کونسا چھوڑو... سحر کو کہا تھا اجائے... لیکن اُس کے مزاج ہی نہیں ملتے... پتہ نہیں کس سے دھوکا کھا کر منہ چھپا کر بیٹھی ہے.. ایمان بے دھیانی میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی.. یاسر نے اپنی بیوی کو تاسف سے دیکھا.. اور دائیں

سے بائیں گردن ہلائی.. مطلب یہ نہیں بدل سکتی ..

ایمان پہلے بھی سمجھا چکا ہوں "پہلے لفظوں کو تولوں پھر بولو" بنا سوچے سمجھے تم بول کر بعد میں گھنٹوں پچھتاتی ہو ..

اوہو یاسر وہ کونسا سن رہی ہے.. آپ مجھے یہ بتائیں.. طحہ اور آپ کے تھری پیس سوٹ کب تک پہنچ جائیں گے.. میں آپ لوگوں سے ٹینشن فری تو ہوں ..

ایمان نے لا پرواہی سے کہہ کر اپنی فکر مندی کا پوچھا ..

اجائیں گے کل تک.. اور یہ میرا فون پکڑاؤ... بات کرنی ہے کچھ مجھے سحر سے ..

یاسر ریموٹ پکڑے اکتائے ہوئے بولا اور ایل سی ڈی اون کی ..

ایمان فون پکڑا کر اپنے کام میں لگ گئی ..

ایمان سحر کا نمبر بند ہے ..

یاسر نے فون کو دیکھتے فکر مندی سے ایمان کو کہا...

انس کو کر لیں.. وہ شیطان نے گیم کھیل کر بیٹری ختم کر دی ہو گی ..

ایمان مصروف سی بولی تو یاسر کچھ سوچتے انس کا نمبر ملانے لگا ..

سحر و ....

سحر و ...

"اوائے تمہاری ماں کہاں ہے...؟؟"

انس فون ہاتھ میں پکڑے کمرے میں اتے بولا ..

مم واشروم میں ہیں ..

عابی کارٹون دیکھتے واشروم کی طرف اشارہ کرتے بولا.. تجھی سحر گیلے ہوتے چہرے کے ساتھ نماز کے سٹائل میں ڈوبٹا لیے باہر نکلی ..

"کیا ہوا ہے انس...؟؟"

ابھی تو تھکے ایں ہیں ہم.. اب کوئی فرمائش نہ کر دینا ..

اوہو نہیں میری نازک بہن ...

یاسر بھائی فون کر رہے تھے.. تمہارا فون بند تھا.. بس یہ بتانے آیا ہوں.. بھائی کو کال کر لینا.. تم سے بات کرنی تھی ..

مم کا فون بند ہے ...

"کہاں ہے فون مم آپ کا..؟؟"

انس اور عابی کی باتیں سننے سحر کا چہرے پر ایک رنگ ا رہا تھا ایک جا رہا تھا ..

"کیا ہوا... گھبرا کیوں رہی ہو...؟؟"

انس نے سحر کو دیکھتے فکر مندی سے پوچھا. عابی ادھر ادھر سحر کا فون تٹولنے لگا.. اور تھوڑی ہی تگ و دو کے بعد بیڈ کے نیچے گیرا ہوا مل گیا ...

چلو نماز پڑھ کر بات کر لینا بھائی سے... میں بھائی کو بتا دیتا ہوں ..

انس کہہ کر چلا گیا..

مم لگتا کرنے کی وجہ سے بند ہو گیا ہے... میں اون کرتا ہوں ..

عابی فون کو دیکھتے بولا تو سحر فوری عابی کی طرف لپکی اور فون جھپٹا...  
 کوئی ضرورت نہیں ہے سو جاؤ... بند کرو کارٹون.. مجھے نماز پڑھنی ہے..  
 سحر سختی سے بولی اور فون زور سے مٹھی میں بھینچ لیا..  
 "مم غصہ تو نہ کریں" ..

یہ لیں کر دیے کارٹون بند.. اب فون دیں..  
 عابی لاڈ بھرے لہجے میں بولا..

بہت فون یوز کرنے لگ گئے ہو آپ... چپ کر کے سو جاؤ...  
 سحر نے سختی سے کہا تھا.. تو عابی کا منہ بن گیا تھا..  
 "یار نوری تنگ نہ کیا کرو"

منہ کے زاویے بگاڑتے کہا گیا

سحر نے لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور عابی کے پاس بیڈ پر بیٹھی.. فون ابھی بھی ایک ہاتھ میں سختی  
 سے دبوچا ہوا تھا.. عابی منہ پھلائے تھوڑا پیچھے کو کھسکا...

بچے زیادہ فون یوز نہیں کرتے.. اُن کی ابھی آنکھیں کمزور ہوتی ہیں. اس لئے نظر کمزور ہونے کا خطرہ  
 ہوتا ہے.. اور میرا عابی زیادہ فون یوز کرے گا تو اُس کی ای سیٹ ویک ہو جائے گی اور پھر اُسے  
 گلاسز لگے گے...

مم میں گلاسز لگا کر کتنا گڈ لکینگ لگوں گا ناں..

عابی اکسائیڈ ہوتے سوچتے بولا تو سحر نے اپنا ماتھا پیٹا..

عابی سدھر جاؤ... سو جاؤ چپ کر کے... میں نماز پڑھنے لگی ہوں.. اب آواز نہ ائے..  
سحر اپنے بیٹے کی زبان کے سامنے ہار کر کھڑے ہوتے بولی..

اچھا سُلا دیں ناں.. پھر پڑھ لینا.. اتنی دیر لگاتی ہیں آپ نماز پڑھنے میں.. میری ادھی نیند ضائع ہو جاتی.. آپ کا انتظار کرتے ہوئے..

عابی لیٹتے ہوئے منت بھرے لہجے میں بازو پھیلائے بولا.. تو سحر نے فوری دوبارہ بیٹھتے ہوئے اُسے اپنی اغوش میں لے لیا.. ماتھے پہ بوسہ دے کر بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی.. تھوڑی ہی دیر بعد عابی گہری نیند میں چلا گیا.. اب سحر سکون سے جتنی لمبی چاہے نماز پڑھ سکتی تھی.. وہ عابی کا سر ارام سے سرہانے پر رکھ کر اُٹھی... پہلے فون سائیڈ ٹیبل کی دراز میں رکھا اور دراز لاک کر کے چابی لیمپ کے نیچے چھپا دی... پھر جائے نماز بچھا کر نماز کی نیت سے کھڑی ہو گئی..

عاقب کی رات پھر زمین پر گزری تھی.. تصویر کو تکتے وہ نا جانے کب وہیں ڈھیر ہو گیا تھا.. صبح اُٹھا تو پورا جسم اکڑا ہوا محسوس ہوا.. سب سے پہلے اُس نے فون ڈھونڈ کر رات والے نمبر پر دوبارہ فون کیا... لیکن وہ اب بھی بند ہی ملا..

شیٹ...

"پھر بند" ..

"اب میرا شک یقین میں بدل چکا.. یہ تم ہی تھی.. میرا دل کہہ رہا ہے.. یہ خدا نے موقع دیا ہے.. تمہے ڈھونڈنے کا.. اور اب میں تمہے ڈھونڈ لوں گا.. اور کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا.. عاقب خود کو مضبوط کرتے سوچتے ہوئے اُٹھا اور فون بیڈ پر اچھال کر فریش ہونے چل دیا..

مام ہمارے گھر سے ہیرے رخصت ہونے والے ہیں ..  
 حادث کی ناشتے کی ٹیبل پر پھر رگ پھر کی تھی .. وہ حرا کو انکھ مارتے شرارت سے بولا ..  
 ہاں میری بیٹی واقع ہی ہیرا ہے .. اور اس کے جانے سے ہم بہت اکیلے ہو جائیں گے .  
 شفق بیگم نے حرا کو پیار سے دیکھتے کہا تو حرا افسرودہ ہو گئی ..  
 مام اب یہ ہیرا یا اور بھائی کے انگن میں چمکے گا .. مطلب اسے ہمارے انگن میں بھی کوئی ہیرا چمکا کر  
 جانا چاہئے ..

بات تو تب ہو ...

بھائی مجھے آپ کی بات سمجھ رہی ہے .. لیکن مام ڈیڈ کا ابھی کوئی ارادہ نہیں ہے .. اس لئے ہمیں  
 انڈریکٹلی باور نہ کروایا کریں آپ سنگل ہیں ..  
 حرا جو س پیتے کن اکھیوں سے حادث کو دیکھتے بولی تو حادث نے بے چارگی سے شاہد صاحب کو  
 دیکھا ...

ڈیڈ دیکھ لیں مزاح اڑا رہی ہے ..

"تم بھی کم نہیں ہو" ...

شاہد صاحب نے مسکراہٹ دباتے کہا تھا ..

سچ پوچھو تو مجھے تو ڈر ہی لگتا ہے بہو کے نام سے ..

شفق بیگم نے افسرودہ ہوتے کہا اور گلناز (کام والی) کو اواز دینے کے لئے مڑی ہی تھیں کہ عاقب کو  
 کھڑے دیکھ کر ساکت ہو گئیں ..



عاقب اُن پر ایک شکایتی نگاہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا لاونچ عبور کر گیا ..  
 شاہد صاحب نے تاسف سے اپنے بیٹے کو جاتے دیکھا اور حرا اور حارث نے لب بھینچے ..  
 پھر ناراض ہو کر چلا گیا ہے ... میری بات کا اُلٹا مطلب لے کر .. ناشتا بھی نہیں کیا ... نا جانے رات کو  
 کچھ کھایا تھا کہ نہیں ..

چھوڑو اُسے تم یہ بتاؤ مایوں میں کتنے لوگ ہوں گے ... میں اربنچمنٹ کروا دوں ..  
 شاہد صاحب حارث کو لسٹ بنانے کا اشارہ کرتے بولے .. حرا چپکے سے اُٹھ کر اپنے کمرے میں اگئی  
 تھی ..

عاقب اپنے افس میں بیٹھا ایک فون کال کا بے تابی سے انتظار کر رہا تھا .. جس سے اُس کی مشکل  
 اسان ہو جانی تھی .. دس منٹ بعد ہی فون رینگ کرنے لگا .. پہلی ہی بیل پہ عاقب نے یس کیا ..  
 ہاں بولو ..

سر یہ یاسر قریشی کے نام پہ سم ہے اور اجکل مری میں استعمال ہو رہی ہے ..  
 دوسری طرف کی اواز سنتے وہ حیرت زدہ رہ گیا تھا ..  
 کنفرم کرو ...

سر کنفرمڈ ہے ..

عاقب فون بند کرتا اضطرابی کیفیت میں کھڑا ہوا اور کچھ سوچتے دفتر سے نکلا ..  
 "کہیں میں غلط نہ سوچ رہا ہوں ... " کوئی غلط فہمی نہ ہو مجھے ..  
 ماتھا مسلتے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور یاسر کے افس کی راہ لی ..

سحر و....

سحر و...

یہ لو اپنے چھپتے بھائی کی فریاد سن لو..

سحر عالی کو ناشتا کروا رہی تھی کہ انس فون پکڑاتے بولا.. تو نام دیکھتے یاد آیا کہ اُسے یاور سے رات کو بات کرنی تھی..

اسلام علیکم بھائی!!...

سوری رات کو میں بھول گئی تھی..

ہاں عام لوگوں کو تم یاد رکھتی ہی کب ہو..

شکایتی لہجے میں کہا گیا تھا..

کسی ہو...؟؟؟ عالی کیسا ہے..؟؟

سب ٹھیک ہے بھائی!!!...

اپی اور بچے کسے ہیں...؟؟؟

بہنا سب ٹھیک ہے...

تمہارا نمبر کل سے بند ہے..

اچھا یہ بتاؤ.. شادی میں ایک ویک رہ گیا ہے.. تم لوگ کس دن ارہے ہو...؟؟؟

بھائی میں نہیں اپاؤں گی.. عالی اور انس مہیندی والے دن آئیں گے..

سحر عالی کو گھورتے بولی جو انس کے بار بار بال بگاڑ رہا تھا... اور ماما بھانجے کی پھر لڑائی شروع ہو گئی

تھی.. سحر اُن کو اُن کے ہال پر چھوڑتے سائیڈ پہ جا کر بات کرنے لگی ..  
تم ا جاتی تو اچھا ہوتا... تمہاری بہن اکیلے کام کرتے نیم پاگل ہو گئی ہے ..  
ہمممم... اپنی کو پتہ چل گیا ناں.. آپ کی خیر نہیں ..  
اچھا تم نے یاور کی ہونے والی مسسز کی پیکیس نہیں دیکھیں ..  
نہیں بھائی.. آپ کی وائف نے دیکھائی ہی نہیں... کہہ رہیں تھیں... شادی پر اوگی تو دیکھاؤں گی ..  
بے چارگی سے بتایا گیا ..  
تم جانتی ہو.. کون ہے...؟؟  
نہیں بھائی... نیم بھی یاد نہیں... شاید بتایا تھا ..  
سحر دماغ پر زور ڈالتے بولی کہ اُسے فون کے پیچھے کی آوازیں سنائی دیں ..  
"یاسر فون بند کرو... بات کرنی ہے تم سے" ..  
عاقب اندر اتا بے تاب سے گھبرائی ہوئی آواز میں بولا ..  
کیا ہو گیا یار ...  
بیٹھ تو سہی ..

یاسر نے فون کان سے لگائے ہی عاقب کو نا سمجھی سے دیکھتے کہا ..  
اچھا سالی صاحبہ عالی کو بھیج دینا... میرا خاص دوست ایا ہے... میں بعد میں بات کرتا ہوں تم سے ..  
یاسر نے زبردستی مسکراتے سحر کو کہا جو ایک جگہ سکتے کی حالت میں کھڑی تھی اور چہرے کی ہوائیاں  
اڑ گئیں تھیں.. اسی ہی بے تاب والی آواز اُس نے تب سنی تھی جب کوئی اُس پہ جھکا پکاڑ رہا تھا ..

عینہ ....

عینہ .....

عینہ اٹھو پلیز ...

انکھیں کھولو ..

عاقب زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا عینہ کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے بے تاب سے گھبرای ہوئی  
اواز میں بول رہا تھا ..

عینہ اواز سنتے آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے ہلکان ہو رہی تھی .. یہ بخار کی شدت کا اثر تھا اور  
بھوک کی زیادتی کا ..

پ پ پ پانی ..

لڑکھڑاتی اواز میں مانگا گیا ..

عاقب فوری کیچن میں پانی لینے بھاگا

ایک ہاتھ میں گلاس پکڑے دوسرے ہاتھ سے عینہ کو سہارا دیتے پانی پلایا تو عینہ نے با مشکل آنکھیں  
کھولیں ..

عینہ عاقب کے سینے سے سر ٹکائے لمبے لمبے سانس لینے لگ گئی ..

عینہ تمہے تو بہت تیز بخار ہوا ہے ... روم میں چلو .. میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں ..

پریشانی سے اُس کے بال کانوں کے پیچھے کرتے کہا گیا ..

کسی کا لمس محسوس کرتے عینہ پوری طرح اپنے حواسوں میں آئی .. اور نہ میں سر ہلانے لگی ..

جائیں یہاں سے ..

جائیں ...

نہ میں گردن ہلاتے ہلاتے وہ ایک دفعہ پھر بے ہوش ہو کر عاقب کے بازو میں جھول گئی تھی ..

اب سچ میں عاقب کے ہاتھ پاؤں پھولے تھے ..

فکر مندی سے اُس کا گال تھپکتے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا ..

کیا کروں .. اس حالت میں کسے ہسپیتل لے کر جاؤں ... باہر کسی نے دیکھ لیا تو ..

نہیں ڈاکٹر کو فون کر کے یہیں بلاتا ہوں ..

عاقب پریشانی سے سوچتے نمبر ملانے لگا .. عینہ ابھی بھی اُس کے بازو کے سہارے پہ تھی ..

فون پہ بات کر کے عاقب نے پریشانی سے ارد گرد دیکھا اور پھر اُسے بازوؤں میں اٹھائے کمرے میں

لے جا کر بیڈ پر لیٹا دیا .. اچھی طرح کمبل اڑھا کر سر بھی ڈوبٹے سے ڈھانپ دیا .. اور بے چینی سے

ڈاکٹر کے آنے کا انتظار کرنے لگا .. پریشانی سے اُس کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ رہیں تھیں ..

فروری کی ٹھہری سردی میں پسینا انا تعجب تھا ..

دیکھیں ان کا بی پی فل لو ہے .. شاید کچھ نہیں کھایا دو دن سے ... اور کافی سٹریس اوٹ ہیں .. ان ڈائٹ

اچھی کریں .. ابھی تو میں نے انجیکشن لگا دیا ہے .. آپ یہ دوائیں لے آئیں اور ہاں ٹھنڈے پانی کی

پٹیاں کریں تھوڑے تھوڑے وقفے بعد ..

ویسے ان کو جتنی کمزوری ہے ان کو ڈرپ کی بھی ضرورت ہے .. آپ کو ہسپیتل لے کر انا چاہئے تھا

اپنی مسسز کو ینگ مین ..

ڈاکٹر اپنے پرفیشنل انداز میں بول رہا تھا اور مسسز کا سن کر عاقب کی آنکھیں باہر کو آئیں.. پھر اپنے آپ کو سنبھالتے جی میں سر ہلانے لگا..  
 ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑ کر اُس نے ایک نمبر ملایا..  
 اوئے.. "خبیث.." ڈاکٹر کو کیا کہہ کر یہاں بھیجا تھا..؟؟  
 یہ ہی کہ دوست کی مسسز بیمار ہیں..  
 شرم کرو.

چبا کر کہا گیا..  
 بیٹا وہ ہمارے فیملی ڈاکٹر ہیں اب اُن کو یہ تو نہیں کہہ سکتا تھا..."دوست کی معشوقہ بیمار ہیں" اپنے ڈیڈ سے چھیتر نہیں کھانے...

دوسری طرف سے فر فر جواب موصول ہوا تھا..  
 یاسر کے بچے شکر کرو.. تمہاری بہنا صاحبہ کے کانوں نے نہیں سنا.. ورنہ میری شامت پکی تھی..  
 دانت پیتے ہوئے بتایا گیا.. تو یاسر کا قہقہہ عاقب کو اپنے فون اسپیکر سے باہر تک سنائی دیا..  
 اتنا ڈر.... گرل فرینڈ کا...

Mind it...

not my girl friend..

She is my soulmate..

اس لئے اچھے لفظوں میں جوڑنا میرے ساتھ اسے..

عاقب نے سختی سے باور کروایا تو یاسر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی ..  
سوری یار ...

"کسی ہے میری بہنا....؟؟"

بخار ہے... اور کچھ کھایا بھی نہیں تھا.. دو دن سے ٹھیک سے اور باقی کثر رات کو پوری ہو گئی ..  
عاقب نے فکر مندی سے بتایا...

تیری بھابی کو بھیج دوں.. کہتا ہے تو...

نہیں میں خیال رکھ لوں گا... بھابی کو پھر کچھ جھوٹ سچ بتانا پڑے گا...  
عاقب کیچن کی طرف جاتا ہوا بولا ..

چل جسے تیری مرضی ..

دیکھ لے... جو تجھے ٹھیک لگے.. کوئی پریشانی والی بات ہوئی تو بتا دینا.. ہم دونوں جائیں گے ..

چلو ٹھیک ہے.. بس میرے ڈیڈ کو سنبھال لینا.. افس نہیں گیا آج ...

چل میں انہیں سنبھالتا ہوں.. ویسے عینہ کی فیملی میں کوئی نہیں ہے کیا...؟؟

کوئی ہوتا تو میں اتنے ڈھر لے سے راتوں کو دیدار کرنے نہ آتا ہوتا ..

اچھا اچھا غصہ نہ ہو.. رکھتا ہوں فون ..

یاسر کے فون بند کرنے پر عاقب نے اپنا فون پاورڈ اوف کر کے پینٹ کی جیب میں ڈالا اور کیچن کے  
کیبن چیک کرنے لگا ..

اپنا مطلوبہ چیز نہ ملنے پر وہ بے زار سا ہوتا کچھ سوچتا اپنے کورٹ کی جیب سے رومال نکال کر پرسکون

ہوا..

کتنی ہی دیر وہ عینہ کے سر پہنے بیٹھا اُس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرتا رہا.. جب بخار کی حدت معمولی سی ہو گئی تو وہ اطمینان کرتا پاس سے اٹھا اور بیڈ کے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گیا جہاں سے وہ عینہ کا چہرہ باسانی دیکھ سکتا تھا..

تمہارے اس نورانی چہرے کو دیکھنے کے لئے تو میں گھنٹوں انتظار کرتا تھا.. میں نہیں جانتا.... کب تم سے محبت ہوئی.. بس تمہے دیکھنے کی طلب اتنی شدید ہو جاتی تھی کہ میرا خود پر اختیار ہی نہیں رہتا تھا.. وہ عینہ کے مرجھائے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتے سوچ رہا تھا.. کتنی ہی دیر وہ ایسے بیٹھا رہا اُسے خود نہیں پتہ تھا.. عینہ کے جسم میں حرکت سے وہ ہوش میں آیا اور بے تابی اُس کی طرف بڑھا..

عینہ ٹھیک ہو...؟؟

عینہ نفاست زدہ سی انکھیں کھولے سوچنے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ کہاں ہے... اور یاد آنے پر وہ پوری طرح حواسوں میں اچکی تھی..

میں لاونچ میں تھی... کمرے میں کسے آئی..

ہر براتے ہوئے اُٹھتے ہوئے بولی اور عاقب کو سامنے دیکھ کر اُس کے ماتھے پر بل پڑ گئے..

"آپ لائیں ہیں مجھے یہاں..؟؟"

تیز لہجے میں پوچھا گیا..

تمہے بخار تھا.. اور تم بے ہوش ہو گئی تھی.. تو مجبوراً تمہے اندر لانا پڑا... تاکہ ڈاکٹر کو دیکھا سکوں..



"آپ اندر کسے ائے..؟؟"

اووو..... میں تو بھول گئی.. یہ کونسا آپ کے لئے نیا کام تھا.... نا جانے کب کب آپ اور کس کس ارادے سے اتے رہے ہیں ..

غصے بھرے لہجے میں جتلیا گیا..

عینہ دیکھو ہم اس بارے میں بات کریں گے ابھی میں کچھ کھانے کو لاتا ہوں.. تم نے دوا کھانی ہے.. عاقب کہہ کر فوری کمرے سے نکل گیا..

عینہ نے لمبی سانس لیتے اپنے آپ پر ضبط کرنے کی کوشش کی... اور ادھر ادھر نظریں دورائیں.. اچانک اُسے اپنے سر پر کچھ ڈھلکتا ہوا محسوس ہوا.. دیکھا تو ڈوبٹا تھا... جو سر سے ڈھلک کر کندھوں پر اگیا تھا.. عینہ نے حیرانگی سے دوپٹے کا کونا ہاتھ میں پکڑا... اور پھیکا سا مسکرا دی.. یہ ڈوبٹا جو سر ڈھانپ کر اچھا بنے کی کوشش کی ہے.. کس کے لئے... یہ لیں.. اُتار دیا.. اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے..

عینہ نے طیش سے ڈونٹا اتار کر عاقب کے قدموں میں پھینکا... جو ٹرے ہاتھ میں پکڑے اندر ا رہا تھا..

عینہ ....

عاقب فوری ڈھارا..

چلانے کا حق آپ کو نہیں مجھے ہے...

عاقب ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر عینہ کو کڑے تیوروں سے دیکھنے لگا.. عینہ نے بھی غصے بھری

نگاہوں سے دیکھا ..

کچھ زیادہ نہیں تمہاری زبان چل رہی... پہلے تو تمیز سے بولتی تھی ..

عاقب نے ابرو اچکائے سخت نظروں سے دیکھتے کہا ..

عاقب کے لہجے کی سختی سے عینہ ایک دفعہ ڈمگائی تھی... پھر چلاتے ہوئے اُسے جانے کا کہا ..

جوس پیو ...

عاقب اُس کی بات اگنور کرتے گلاس اُس کی طرف بڑھاتے بولا ..

نہیں پیوں گی ..

آپ جائیں یہاں سے ..

عینہ نے ڈھیٹائی سے کہا ..

ٹھیک ہے میں بھی نہیں جا رہا.. جب تک تم کچھ کھاؤ گی نہیں ..

عاقب بیڈ پر ارام سے اُس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا ..

کیا زبردستی ہے ...

جائیں یہاں سے ..

عینہ نے چڑ کر پیچھے ہوتے کہا ..

جب تک تم جوس اور یہ سینڈویچ نہیں کھاؤ گی... دوا نہیں کھاؤ گی.. میں یہیں بیٹھا رہوں گا... اور

اگر تم نے آج باہر جانے کی کوشش کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا ..

عاقب بولتے بولتے تھوڑا تیز لہجہ اپناتے بولا ..

زہر دے دیں.. ایک ہی دفعہ ..

عینہ کہہ کر بیڈ سے اٹھنے لگی تو عاقب نے فوری اُس کا ہاتھ پکڑا.. عینہ نے حواس با ساختہ عاقب کو دیکھا .. پہلے کھاؤ ...

عاقب نے جس لہجے میں کہا تھا عینہ کو خوف سا آیا... جلدی جلدی کھا کر اُس نے ایک ہی سانس میں جوس پیا .. اب دوائی ... جھپٹنے کے انداز میں دوائی پکڑی اور پانی کے ساتھ انڈیلی .. گڈ ..

اب میں چلتا ہوں ...

کل ریسٹ کرنا.. پرسوں افس میں نظر آؤ... ورنہ مجھے یہیں پاؤ گی.. چاہے جتنی مرضی کھڑکیاں دروازے لاکڈ کر او لو... میرا کچھ نہیں بگڑے گا ..

عاقب آخر میں جتاتے ہوئے بولا تو عینہ نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی .. خیال رکھنا اپنا... اور دو گھنٹے بعد کچھ اچھا سا بنا کر کھا لینا... کک تو تم بہت اچھی ہو.. ہمیں بھی کبھی شرف بخش دینا اپنے ہاتھوں کے کھانے کا...

عاقب جاتے جاتے پلٹ کر مسکراتے ہوئے بولا.. عینہ کو وہ اس وقت زہر سے کم نہ لگا تھا.. بس غصے اور بے بسی سے اُسے گھور رہی تھی.. عاقب گہری نظروں سے دیکھتا مسکراتا ہوا باہر نکل گیا تو عینہ

نے غصے سے پلو اٹھا کر زمین پر پٹخا ...  
 "دو نمبر انسان" ...

کھانے سے عینہ میں انرجی اگئی تھی.. وہ فوری اٹھی اور جا کر مین ڈور چیک کیا.. بند ہونے کی تصدیق کرتے وہ لاونچ میں اتے صوفے پر ڈھ سی گئی.. اور خوف زدہ سی سوچنے لگی نا جانے کسے اور کیا کرنے اتے تھے سر..

اففف... اکیلی لڑکی کی کیا زندگی ہے ..  
 عینہ سر ہاتھوں میں گیرائے سوچ رہی تھی ..  
 انس کے پاس چلی جاؤں ... اب تو ڈگری بھی کمپیٹ ہے ..  
 نہیں جب اُن دونوں کو میرا خیال نہیں.. میں کیوں اُن کے پیچھے جاؤں ..  
 "نوری یہاں کیوں کھڑی ہیں ...؟؟"

عابی سحر کو جھنجھوڑتے پوچھ رہا تھا جو سکتے کی حالت میں کھڑی تھی.. عابی کے بلانے سے ہوش میں آئی ..

کچھ نہیں بیٹا... یہ اپنے ماموں کو دے دو  
 سحر نرم لہجے میں کہہ کر بکھری ہوئی حالت میں اپنے کمرے کی طرف چل دی....  
 عابی فون پکڑے کچھ سوچتا ہوا انس کے پاس گیا ..  
 "یہ تمہارا نمبر ہے ...؟؟"  
 بے تابی سے پوچھا گیا ..

یاسر فون اسکرین پر نمبر دیکھ کر چونکا ..

ہ ہ ہاں !..

"کیوں کیا ہوا...؟؟"

"تمہارے پاس کسے آیا...؟؟"

یاسر خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے بولا ..

کل رات اس نمبر سے فون آیا تھا ..

لڑکی تھی ..

اور جانتے ہو... وہ کون تھی ..

عاقب کی بات سن کر یاسر کے چہرے کا رنگ اڑ گیا ..

عاقب بغور یاسر کا چہرہ دیکھ رہا تھا ..

"کونسی لڑکی...؟؟"

یاسر اپنے تاثرات نارمل کرتا نا سمجھی سے بولا ..

"عینہ تھی" ...

کیا ب بھ بھابی ...

یہ نمبر تو گھر ہوتا ہے .. ایمان کے پاس ...

صرف ایک سسکی سنائی دی .. اور نمبر بند ہو گیا ..

عاقب نے ہارے ہوئے لہجے میں بتایا ...

کیا...؟؟

اور تمہے کسے پتہ وہ عینہ تھی..

کیونکہ میں اُس کی آواز سننے کے ساتھ اُسے محسوس بھی کر سکتا ہوں ..

"تم پاگل ہو گئے ہو...؟؟"

میں ایمان سے پوچھتا ہوں یہ نمبر اُس کے پاس ہے.. شاید فون بچوں نے نہ پکڑا ہو... تمہارے کان  
بچ رہے ہیں ..

یاسر فون اٹھاتا بولا ..

سوچنے کی بات یہ ہے.. پہلے کچھ بولا نہ گیا اور سسکی کے بعد فون بند... اور اب تک فون پاورڈ

اوف... میرا شک یقین میں بدلنے کے لئے کافی ہے ..

عاقب تہرے ہوئے لہجے میں وارن کراتا بولا ..

"عینہ کہاں ہے..؟؟"

سختی سے پوچھا گیا ..

تم نے بیٹھے بیٹھے پوری کہانی گھڑ لی.. مجھے دیکھنے تو دو یہ نمبر کس کے پاس ہے... اور عینہ تو جسے میری

سالی ہے ناں جو مجھے پتہ ہو گا ..

ٹھیک ہے کرو بھابی کو فون....

عاقب کرسی کے ساتھ ٹیک لگاتے بولا... سارا فوکس یاسر کے چہرے پر ہی تھا.. وہ سمجھ نہیں پا رہا

تھا... یقین کرے یا نہ کرے ..

یاسر نے ڈرتے ڈرتے ایمان کا نمبر ڈائل کیا... وہ سب اللہ پہ چھوڑ چکا تھا...  
ہیلو ایمان ..

یاسر میں بہت بڑی ہوں.. جلدی بولیں کام ..  
اجلت میں کہا گیا ..

یار کام کچھ نہیں ہے... یہ بتاؤ.. یہ نمبر کس کے پاس ہے ..  
یاسر نے فوری نمبر بولا ...

یاسر یہ تو بچوں کے پاس جو موبائل تھا.. اُس میں ہے... کل سے فون لے کر بیٹھے تھے.. اب بند ہو گیا... پتہ نہیں چل نہیں رہا... میری جان کو رو رہے ہیں.. کہاں بھی تھا... اُن کا ٹیب خراب ہے.. نیا لا دیں.. اب فون بھی خراب کر دیا ہے.. اب یاد آیا آپ کو پوچھنا ..  
ایمان تیز تیز اکتاہی ہوئی بول رہی تھی.. یاسر دل میں اللہ کا شکر ادا کرتا پھر مسکراتے ہوئے ایمان کی باتوں پہ جی جی کہہ کر فون بند کر دیا ..  
لو سن لو ...

تمہارے سامنے ہوئی بات... اور اتنی لمبی تقریر بھی سن لی ..  
یاسر فون ٹیبل پر پٹختے خفگی سے بولا ..

ایک کال آنے پر تم نے پوری ٹفٹیش کروالی.. کسی بچے نے شرارت کی ہو گی کوئی... اور تمہے لگا عینہ ہے.. حد ہے دیوانگی کی ..

ناراض تو نہ ہو... ایک امید ملی تھی.. جسے لگا دوبارہ زندگی مل گئی ہو ..

یار تجھے کیوں لگتا ہے... عینہ مجھے بتا کر گئی ہے.. جب وہ گئی تھی تب تو میں اس شہر میں بھی نہیں تھا..

وہ تمہے اپنا بھائی کہتی تھی.. کہتی تھی اگر کبھی کچھ معلوم کرنا ہو یا سر بھائی سے پوچھ لینا... سیدھا جا کر معلوم کرنے والے مقام پر کھڑا کر دیں گے..

عاقب نظریں چراتا بتا رہا تھا..

یار میں کوشش کر تو رہا ہوں ڈھونڈنے کی... فاریہ بھی اپنا منہ ادھی بات بتا کر بند کر چکی ہے.. اب اللہ ہی ہماری مدد کر سکتا ہے..

اب تو امید بھی ختم ہونے والی ہے..

عاقب افسردگی سے تھکے ہوئے انداز میں کہہ کر کھڑا ہوا..

ہمت ہار جاؤ گے تو زندگی کسے جیو گے..؟؟

زندگی کو گھسیٹ تو رہا ہوں... زندہ ہوں ناں... اسے جینا ہی کہتے ہیں..

عاقب آنکھوں میں دکھ لیے جتاتے ہوئے بولا..

اگر عینہ مل گئی تو تم بنا کسی شکایت کے اپنا لو گے...

یاسر نے اچانک ہی سوال داغا..

"اپنا نہ ہوتا تو اتنا تڑپتا کیوں...؟؟"

پھیکا سا مسکراتے ہوئے اُلٹا سوال کیا گیا..

ہاں یہ بھی ہے..



"ویسے اتنی محبت" !!...

یاسر ایک ای برو اٹھائے بولا ..

کیونکہ میں جانتا ہوں اُس کی کوئی غلطی نہیں ہے .. بس ایک مسئلہ ہے اُس کا "لوگ کیا سوچیں گے"

عاقب نے منہ کے زاویے بگاڑتے کہا.. اب کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اندر سے کتنا ٹوٹا ہوا ہے.. اُس کے ذکر پر وہ اسے ہی کھل اٹھتا تھا ..

یار میں کبھی کبھی سوچتا ہوں... اتنی ٹلینڈ کونفیڈہنٹ لڑکی کیوں لوگوں کی پروا کرتی ہے..؟؟ کیونکہ وہ ضرورت سے زیادہ احساس ہے ..

فوری صفائی دی گئی تھی ...

بس یہ دعا کرنا وہ جہاں ہو بلکل ٹھیک ہو... کبھی کبھی دل بند ہونے لگتا ہے نا جانے کیوں ...

عاقب نے اپنا ماتھا بے بسی سے مسلتے کہا ..

ان شاء اللہ... وہ جہاں بھی ہو گی ٹھیک ہو گی ..

تم فکر نہ کرو.. گھر والوں کے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک رکھو...

معنی خیز انداز میں کہا گیا .

ابھی کل انکل کا فون آیا تھا بتا رہے تھے.. شادی والا گھر ہے اور عاقب افس سے ادھی ادھی رات کو اتا ہے.. کوئی دلچسپی نہیں لیتا ..

یار گھر والوں کے لئے بھی اپنے دل میں گنجائش نکالو ..

یاسر شکوہ کر کے سمجھاتے ہوئے بولا ..  
 کوشش کر تو رہا ہوں .. چلو چلتا .. سوری تمہے تنگ کیا ..  
 ارے یار رکو... چائے پی کر جانا.. میرے تو ذیہن میں ہی نہیں رہا.. عاقب کین سے نکل ہی رہا تھا  
 کہ یاسر کو اچانک یاد آیا تو اسرار کرتا اُٹھتے ہوئے بولا ..  
 نہیں یار.. اگلی بار... ابھی کے لئے اتنا ہی کافی ہے ..  
 عاقب رسم مسکراتا ہوا پلٹ گیا ..  
 اففف.... "اللہ ہر کام میں تیری رضا ہے" ..  
 یاسر کرسی پر ڈھنکے انداز میں بیٹھتے ہوئے پرسکون سانس لیتے بولا ..  
 سحر غلطی سے بھی یہ غلطی کسے کر گئی... مجھے کچھ کرنا ہو گا... ورنہ میں اچھا بھائی ثابت ہونے کے  
 چکر میں اپنے دوست کا بھروسہ کھو دوں گا ..  
 یاسر کچھ سوچتے ہوئے فٹ سے کھڑا ہوا.. اور اپنی چیزیں سمیٹنے ہوئے گاڑی کی چابی اور موبائل اٹھا کر  
 باہر نکلا ..  
 سحر ...  
 انس دروازہ ناک کر کے اندر آیا تو سحر کو کسی سوچ میں ڈوبے پایا... اس وقت اس کے چہرے پر  
 اذیت ہی اذیت تھی ..  
 سحر...! "طبیعت ٹھیک ہے..؟؟"  
 انس فکر مندی سے بولا ..

ہوں ہاں ٹھیک ہوں.. " یہ عالی کہاں ہے..؟؟"

وہ نیچے کالونی کے پارک میں کھیل رہا ہے ..

میں یہ بتانے آیا تھا.. اپنی اور یاسر بھائی ارہے ہیں.. تو کھانا اچھا بنا لینا.. کچھ منگوانا ہو تو بتا دینا ...

عینہ انس کی بات سن کر فاری ٹھنکی ..

"خیریت سے ارہے ہیں..؟؟"

گھر میں تو شادی ہے !..

پتہ نہیں بھائی کہہ رہے تھے.. نکلنے لگے ہیں.. شاید تمہے لینے ارہے ہیں...

اب پلیز تڑلے نہ کروانا... چلی جانا ...

ہوں ...

عینہ نے لب بھینچے سر ہلایا ...

فون دو اپنا ...

کیوں تمہارا فون کہاں گیا ہے...؟؟

انس نے ایک ایسی برو اٹھائے پوچھا ...

سم ٹوٹ گئی مجھ سے ..

فون چینج کر رہی تھی تو بے دھیانی میں ٹوٹ گئی ..

سحر نظریں کمرے پر ڈوراتے بولی ...

"کون سے فون میں ڈال رہی تھی..؟؟"

اف انس..! اتنے سوال کیوں کرتے ہو.. جاؤ نہ دو فون ..

عینہ نے ماتھے پر بل ڈالے خفگی سے کہا ..

اچھا یہ لو غصہ نہ کرو.... بس اپنے لاڈلے کو نہ دینا.. ورنہ پھر میرے فون کی شان میں گستاخی کرے گا ..

انس زبردستی سحر کو فون پکڑا کر کمرے سے نکل گیا..

سحر نے جلدی سے یاسر کا نمبر ملایا ..

اسلام علیکم بھائی !!...

سب خیریت ہے ..

سحر نے فکر مندی سے پوچھا ..

ولسلام ...

ہاں ارہے ہیں ... اکر بات کرتے... ابھی میں ڈرائیو کر رہا ہوں .. اور تمہاری بہن غصہ پی رہی ہے ...

"بھائی ہوا کیا ہے...؟؟"

بہنا آپ کا نمبر لیک اوٹ ہو گیا ہے ..

سحر کو ساری بات سمجھ اچکی تھی.. پھنسی ہوئی آواز میں اوکے کہا فون اُس کے ہاتھ سے پھسل کر گود

میں گر گیا تھا.. اور وہ بے حس و حرکت بیٹھی رہی ..

میں کیوں اتنی بے بس ہو گئی تھی ...

سحر اپنے آپ کو کوستے بولی ..

یاسر گھر میں اتنا کام تھا.. ڈیڈ کو کتنا بُرا لگا ہو گا.. گھر کی پہلی شادی اتنی دھوم دھام سے ہو رہی ہے.. اتنے کام تھے اور آپ مجھے سحر کو شادی پر لانے کے لئے لے کر جا رہے ہیں..

"اور یہ نمبر کا کیا معاملہ ہے..؟؟"

ایمان خفگی بھرے لہجے میں بول رہی تھی..

بیگم مجھے آج تم پر بہت پیار آیا تھا... وہ تو میں بتانا ہی بھول گیا..

یاسر ایمان کا گال چومتے شرارت سے بولا..

شرم کریں ہم گاڑی میں ہیں...

آپ کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں..

ایمان اپنے سرخ چہرے کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے بولی..

اور آپ نے اتنے سیمیں کیوں نکلوائی ہیں.. کوئی کسی فون میں کوئی کسی ٹیب میں ڈالی ہوئی سم.. اور

بچوں کو اتنی عادت ہو گی ہے موبائل کی.. دن رات فون میں منہ ڈال کر بیٹھے ہوتے.. یہ سب آپ

کے ڈھیل کی وجہ سے ہے..

اتنی ازادی ابھی سے نہ دیں..

ایمان گھریلو عورتوں کی طرح بحث کر رہی تھی اور یاسر یہ سوچ رہا تھا کہ میری بیوی کو اپنی بہن کا

نمبر ہی نہیں یاد... بے شک اس کے اپنے نمبر سے کافی ملتا جلتا ہے..

تمہے ایک کام کرو چپ کر کے میرا اپنا اور سحر کا نمبر رٹ لو..

یاسر مسکراہٹ دباتے بولا.. ایمان کا تو منہ ہی کھل گیا تھا..

آپ کچھ پاگلوں والی باتیں نہیں کر رہے ..  
ایمان ایک ایسی برو اٹھائے جانجی نظروں سے دیکھتے بولی ...  
یاسر اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے کے چکر میں ہلکان ہو رہا تھا ...  
یاسر .....

اچھا میرا نمبر بتاؤ کیا ہے ... زبانی ....  
وہ وہ ...

ہاں ہاں تمہے تو میرا نمبر نہیں یاد ٹھیک سے ... اب تمہاری سزا ہے ... جب تک ہم پہنچ نہیں جاتے  
نمبر رٹ لو ... کبھی بھی کسی بھی ایمر جنسی میں فون گم ہو جاتا تو نمبر تو یاد ہونا چاہئے ناں ... چلو شاباش  
لگ جاؤ کام پر ...

یاسر ایمان کا جلالی موڈ اون کر چکا تھا اب سارا راستہ ان دونوں کی بحث نہیں ختم ہونی تھی ...  
عاقب واپس اپنے افس اگیا .. اور ریسپشن پر نو ڈسٹرب کا کہہ کر افس میں اندھیرا کر کے بیٹھ گیا ...  
فاریہ ....

تم نے میری ویران کر دی ہے .. کیوں اتنے بُرے لوگ ہوتے ہیں ..  
کرسی کی پشت سے سر ٹیکائے انکھیں موندیں وہ پھر سوچوں میں ڈوب گیا تھا ..  
عاقب عجلت میں نکل رہا تھا کہ شاہد صاحب کے پکارنے پر رک گیا ...  
جی ڈیڈ ...

بیٹھو کچھ بات کرنی ہے ..

ڈیڈ رات میں بات کریں.. ابھی میں لیٹ ہو رہا ہوں ..  
 عاقب کو بے چینی سے ہو رہی تھی.. وہ جلد سے جلد جانا چاہتا تھا ..  
 پانچ منٹ بیٹھ جاؤ... پھر چلے جانا افس... میں سائیت کا وزت کر کے اوں گا ..  
 جی بولیں ...  
 "تمہے فاریہ کسی لگتی ہے..؟"  
 "زہر" ..

فوری جواب دیا گیا.. شاہد صاحب کی بھنویں تنیں ..  
 فیاض نے دبے لفظوں میں تمہارے اور فاریہ کے رشتے کی بات کی ہے ...  
 میری بات پوری سن لو .  
 عاقب کے لب ہیلے ہی تھے کہ شاہد صاحب نے انگلی اٹھا کر روکا ..  
 وہ میرا بہت اچھا دوست ہے.. اس نظر سے ایک دفعہ فاریہ سے مل لو.. اس سے ہمیں ہی فائدہ ہو گا  
 بزنس سرکل میں بھی.. سوچ سمجھ کر جواب دینا ...  
 ڈیڈ میں اپنے لئے لڑکی پسند کر چکا ہوں.. اور فاریہ نہ ہی اخلاق کی اچھی ہے اور نہ ہی کردار کی...  
 مجھے زندگی گزارنی نہیں ہے.. جینی ہے.. اس لئے میرا جواب سوچنے کے بعد بھی نہ ہی ہو گا ..  
 عاقب اٹل لہجے میں کہتا لمبے ڈگ بھرتا راہداری عبور کر گیا ..  
 ہاں مس عینہ افس ائی ہیں ..  
 ایک ہاتھ سے فون کان سے لگاتے دوسرے ہاتھ سے گاڑی کا دروازہ کھولتے بولا ..

او کے !!...

دوسری طرف کا جواب سن کر کچھ سوچتے وہ گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔ کیونکہ جواب اُس کی توقع کے مطابق آیا تھا۔

عینہ ساری رات ڈر کے مارے سوچتے سوچتے صبح فجر کے وقت سوئی تھی۔ اور اب 11 بجے اُٹھی تھی۔ افس جانے کا اُس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ وہ کچھ اور ہی سوچے بیٹھی تھی۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

جب بھوک کی شدت بھر گئی تو بے دلی سے اُٹھی اور فریش ہو کر اپنے کمرے سے نکلی۔ گیلے بال جو کے کمر پر ابشار کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ لانگ پرنٹیڈ شرٹ کے ساتھ سفید چوری پاجامہ پہنے ڈوبے کو گلے کا ہار بنائے جب وہ دو قدم آگے ائے تو اُس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ عاقب اپنی پوری وجاہت کے ساتھ سکائے بلو شرٹ کے ساتھ بلو جینز پہنے بالوں کو مہارت سے سیٹ کیے آنکھوں میں چمک لیے لاونچ میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ عینہ کو یقین کتنے میں دیر نہ لگی کہ وہ کبھی بھی اسکتا ہے۔

اپنا غصہ ضبط کرتے وہ اُس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی اور سخت نظروں سے گھورنے لگی۔ عاقب مسکراتے ہوئے گھوریوں کی پروا کیے بغیر آنکھوں کے ذریعے اپنے اندر اُتار رہا تھا۔

"سر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں...؟؟"

دانت پیستے ہوئے پوچھا گیا۔

"اج تمہے افس نہیں انا تھا...؟؟"



آبرو اچکائے الٹا سوال پوچھا گیا ..

وہ وہ میں ابھی اٹھی تھی ..

عینہ نے گھبراتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے بولا ..

کوئی بات نہیں ابھی چلو ..

عاقب کھڑا ہوتا بولا.. تو عینہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے کن اکھیوں سے اُسے دیکھنے لگی .. مجھے نہیں جانا..

بے زاری سے چبا کر کہا گیا ..

تو ٹھیک ہے .. میں بھی ادھر ہی بیٹھا ہوں .. ناشتا بنانے جا رہی ہوں ناں .. میرے لئے بھی چائے بنا کر لاؤ ..

عاقب نارمل انداز میں دوبارہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا.. عینہ کا تو منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا.. اندر سے وہ گھبرا بھی رہی تھی.. لیکن مضبوط بننے کی کوشش کرتی رہی ..

میں یہ فلیٹ آج چھوڑ دوں گی... اس لئے آپ جائیں یہاں سے پلیز... مجھے مزید تنگ مت کریں ..

عینہ کی بات سن کر عاقب کے تاثرات دیکھنے والے تھے.. چہرہ اور آنکھیں غصے سے لال ہو گئی تھیں.. لب بھینچے کتنی ہی دیر وہ عینہ کو دیکھتا رہا.. پھر یقدم ہی ڈھاڑنے کے انداز میں بولا ..

"جا کر تو دیکھاؤ... تمہاری ٹانگیں نہ کاٹ دوں" ..

عینہ کے تو سن کر تن بدن میں اگ لگ گئی تھی.. اپنی تذلیل پر ..

آپ کو پتہ آپ سے بڑا پاگل کوئی نہیں ہے اس دنیا میں ...

وہ بھی سارے لحاظ بالائے طاق رکھتے چلائی ..

مجھے افس میں اسے ٹریٹ کرنا جسے کہیں کہ شہزادہ گفام ہیں آپ... اور اب اسے بے ہیو کر رہے جسے اس دنیا کے مالک آپ ہیں.... اور اور اتنا غصہ ہے مجھے آپ پر.. میں اکیلے بھی پرنسٹیشن دینے جا سکتی تھی.. لیکن نہیں فضول میں میرے ساتھ چلے گئے.. جسے وہاں ایورڈ ملنا ہو.. اور سارا دن بھوکا رکھا.. میرا اتنا پیارا سوٹ جل گیا.. اور وہ اتنی پیاری میکسی آپ کی وجہ سے مجھے چھوڑنی پڑی... اور وہ فاریہ ایک نمبر کی بد دماغ لڑکی... "جاہل کہیں کی.. آپ کو یہ سب اُس کے ساتھ سوٹ کرتا... مجھے اتنی کمزور اور معصوم مت سمجھنا... کبھی زبان کاٹنے کی دھمکی.. کبھی ٹانگیں کاٹ دوں گا.. " لکڑی کی بنی ہیں..؟؟" جو کانیں گے..؟ ہاتھ تو لگا کر دیکھائیں!!..

عاقب پر مسرور سا کھڑا عینہ کو دیکھ رہا تھا جو بنا سوچے سمجھے بول کر اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی.. اور جن چکروں میں یہاں اتے ہیں ناں.. وہ میں کبھی.. عینہ بولتے بولتے لڑکھڑائی تھی... اچانک کمزوری سے اُسے چکر سا آیا تھا.. "عینہ تم ٹھیک ہو..؟؟"

عاقب نے بے قراری سے اُسے تھاما تھا اور ایک بازو اس کے گرد جمائل کیا تھا.. عینہ نے تھوڑی ہی دیر میں خود کو سنبھال لیا تھا..

چھوڑیں مجھے ٹھیک ہوں میں...

بے دردی سے بازو ہٹاتے بولی..

تم نے کچھ نہیں کھایا ہوا... رکو میں جو س لاتا ہوں ..

ضرورت نہیں ہے مجھے آپ کی ہمدردی کی ..  
دیکھو آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں ..

آرام سے بات ... آرام تو چار دن سے آپ نے میری زندگی سے نکال دیا ہے .. مجھے تو سوچ سوچ کر  
وحشت ہوتی .. آپ کس نیت سے اتے تھے اور نا جانے کب کب اتے تھے .. میں اتنی بے خبر کسے  
سو جاتی تھی .. کہ اپنی عزت کی محافظ ہی نہ بن پ  
عینہ ....

میری نیت پر کبھی شک مت کرنا ..  
عاقب نے وارن کرتے کہا ...  
"اچھا تو پھر یہاں میوزیم کھلا ہے جو دیکھنے اتے تھے ..؟؟"

عینہ نے چیختے ہوئے پوچھا ..  
"عینہ تمہے میں ایسا لگتا ہوں ..؟؟"  
شکوہ کن لہجے میں پوچھا گیا ..

مجھے تو آپ کسے بھی نہیں لگتے تھے .. باس کی حشیت سے عزت کرتی تھی .. لیکن میں جانتی نہیں  
تھی .. آپ تو عزت کے لائق ہی نہیں ہیں .. جو دوسروں کی عزت ..  
افسوس سے بتایا گیا ..

"تمہے میں عزتوں کا لُٹیرا لگتا ہوں ...؟؟"

انکھوں میں شکایت لیے جنونی انداز میں عاقب نے عینہ کے دنوں بازو سختی سے دبوچتے پوچھا ...

عاقب کے اس طرح کرنے سے عینہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی.. اور دل زور سے ڈھرکا تھا... اُس سے عاقب کی آنکھوں میں زیادہ دیر دیکھا نہیں گیا تھا.. میں نہیں جانتی آپ کیوں اتے تھے یہاں... لیکن اُس دن کی حرکت سے کچھ بھی اخذ کیا جاسکتا ہے..

عینہ نے اپنے آپ کو چھڑواتے ادھر ادھر دیکھتے اٹکتے ہوئے کہا.. مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی.. تم نے میری آنکھوں میں اپنی لئے تو کیا کسی اور کے لئے بھی احترام نہیں دیکھا..

عاقب سر کو دائیں سے بائیں کرتے افسردہ سا بولا.. کبھی دیکھا ہے.. مجھے کسی لڑکی کو بے باکی سے دیکھتے ہوئے..؟؟ میں تو بس تمہے.. عاقب بولتے بولتے رک گیا..

ہاں تو مجھے خوش ہونا چاہئے راتوں کو کوئی میرے کمرے میں دبے پاؤں اتا ہے.. میں تو جھوموں ناں.. آپ مجھ سے ملنے اتے ہیں.. چوروں کی طرح.. اگر کسی کو پتہ چل گیا تو کیا عزت رہ جائے گی میری.. راتوں کو لڑکے بھلاتی ہوں اپنے کمرے میں... کسے اپنی صفائی پیش کروں گی.. کیا ثابوت دوں گی.. میں ابھی بھی پاک دامن ہوں... یہ سوچ سوچ کے میرے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گیں.. میرے بہن بھائی کیا سوچیں گے.. اکیلی رہ کر بدکردار ہو گئی.. اس لئے اکیلی رہنا چاہتی تھی..

نہیں عینہ ایسا مت سوچو... تم پاکیزہ ہو.. باکردار ہو..

ہاتھ مت لگائیں مجھے ..

عاقب عینہ کو نرم لہجے میں پیار سے سمجھا رہا تھا کہ عینہ نے فوری اُس کا ہاتھ جھٹکا.. اور آنکھیں رگڑیں ..

ذرا سوچیں آپ کی بہن کے کمرے میں کوئی ایسے آئے.. تو وہ کسے اپنے کردار کی صفائی دے گی.. یقین کریں گے آپ لوگ... چاہے وہ چیخ چیخ کر کہے... آپ لوگ یقین نہیں کریں گے .. عینہ نہ میں سر ہلانے بولی اب اُس کا چہرہ انسوؤں سے بھیگ گیا تھا.. اور عاقب کا دل کسی نے جسے مٹھی میں لے لیا تھا ..

میں ثابت نہیں کر پاؤں گی... نہیں کسی کے سوالوں کا جواب دے پاؤں گی.. نا جانے بیلڈنگ میں کس کس نے آپ کو اتے دیکھا ..

کل میں نیچے سٹور تک گئی تھی دودھ لینے.. ساتھ والی فردوس انٹی نے اتنی مشکوک نظروں سے دیکھا.. جسے انہیں سب پتہ ہو ..

عینہ وہیں زمین پر تھکے ہوئے انداز میں بیٹھ گئی.. اُس میں کھڑے ہونے کی سکت نہیں رہی تھی.. عاقب کو لگا وہ کبھی اُسے سمیٹ نہیں پائے گا.. جتنی بری طرح وہ بکھری تھی ..

عینہ کسی کو پتہ نہیں چلے گا.. چلو میرے ساتھ... میں بتاؤ گا سب کو تم سے زیادہ پاکیزہ اس دنیا میں کوئی نہیں ..

عاقب اس کے سامنے جھگتے ہوئے شدت سے چور لہجے میں بولا ..

عینہ نے سر اٹھا کر بھیگی آنکھوں میں سوال لیے اُسے دیکھا ..

آپ جسے لوگ کچھ نہیں کر سکتے.. بس ٹائم پاس چاہئے.. آپ امیر زادوں کو..  
اٹھو....

عاقب نے عینہ کو سختی سے دبوچتے کھڑا کیا..  
چلو میرے ساتھ میں بتاتا ہوں.. میں کیا کر سکتا ہوں...  
ڈوبٹا لو سر پہ ورنہ مجھے اسے لے جانے میں کوئی مسئلہ نہیں.. عاقب کے تاثرات دیکھ کر عینہ کا دل  
ڈوب کے ابھرا تھا... اور آنکھوں میں واضح خوف اچھکولے مارنے لگا تھا..  
ک کہ کہاں لے کر جا رہے ہیں...  
بتاتا ہوں...

بہت بے یقینی ہے ناں تمہے... اج تمہاری بے یقینی ختم کر دوں گا..  
شاہد صاحب لاونچ میں ہی بیٹھے ہوئے تھے.. تو اپنے بیٹے کو ہربراہٹ میں اوپر سے نیچے اتے دیکھ کر  
اپنے خفا تاثرات چھپا کر اُس کی طرف بڑھے..  
"عاقب کسی ہے عینہ...؟؟"

ڈیڈ کمزوری اور سٹریس سے بے ہوش ہو گئی ہے.. ڈاکٹر نے انجیکشن لگا دیا ہے... میں ڈرائیور سے یہ  
دوائیاں منگوا لوں...

جلد بازی میں بتا کر وہ لاونچ عبور کر گیا اور پیچھے دونوں میاں بیوی نے اپنے بیٹے کو تاسف سے جاتے  
دیکھا.

یہ اُن کے عاقب سے بہت مختلف تھا... یہ عینہ کا عاقب جو تھا..

پاگل لگ رہا ہے یہ...!!!

سر جھٹکتے شفق بیگم گویا ہوں...

حرا کو بلوا لو اپنی بہن کے گھر سے اب...

یہاں ہونا چاہئے اُسے..

شاہد اُسے وہیں ہی رہنے دیں.. میں اس لڑکی کا سایہ بھی نہیں پڑنے دینا چاہتی حرا پہ..

شفق بیگم وہ بھی کسی کی بیٹی ہے... ماشاء اللہ بہت اچھے اخلاق کی مالک ہے..

شاہد صاحب تعریفیہ لہجے میں بولے اور اسٹڈی کی طرف بڑھ گئے..

عینہ نے با مشکل اپنی آنکھیں کھولیں تو عاقب کو اپنے اوپر جھکے پایا.. وہ ابھی عاقب کے تھوڑی دیر پہلے

بولے گئے لفظوں کے زیر اثر ہی تھی.. جو عاقب نے سب کے سامنے ڈھرلے سے بولے تھے..

عینہ پہچاننے کی کوشش کرتے حیرانگی سے عاقب کو دیکھ رہی تھی.. کہ عاقب نے اُس کا گال سہلاتے

مخاطب کیا..

"عینہ اب کیسا فیل کر رہی ہو...؟؟"

وہ اتنی شدت سے چور لہجے میں بولا تھا کہ عینہ پلک جھپکانا بھول گئی تھی..

تھوڑی ہی دیر لگی تھی اُسے ہوش میں آنے میں..

پھر سے یاد آنے پر اُس کے ہاتھ جھٹکتے چہرے پر خفگی لئے وہ منہ پھیر گئی.. اُٹھنے کی تو سکت نہیں تھی

اُس میں..

عاقب گہری سانس لیتے لب بھینچ گیا... البتہ نظروں میں اُسے ہی رکھا ہوا تھا..

میں کچھ کھانے کو منگواتا ہوں.. "کیا کھاؤ گی..؟؟"

"زہر...!!"

یک لفظی جواب آیا تھا..

"کس کمپنی کا سب سے اچھا ہے...؟؟"

بتا دو... منگوا لیتا ہوں..

مسکراہٹ دبائے پوچھا گیا..

عینہ نے ایک جھٹکے سے چہرہ اُس کی طرف کرتے حیرانگی سے دیکھا تھا اور پھر رُخ موڑ گئی..

یار تم تو کھاتی رہتی ہو.. تو میں نے سوچا سب سے اچھی کمپنی کا لا دیتا ہوں..

"بیگم آپ کے شیان شان چیز ہونی چاہئے ناں..."

عاقب نے مسکراتے ہوئے چھیڑا..

"جائیں یہاں سے.."

یہ تو میرا کمرہ ہے.. یہاں سے تو نہیں ناں جا سکتا..

ایکٹ کرتے بولا گیا..

ٹھیک ہے میں ہی چلی جاتی ہوں...

عینہ فوری اُٹھتے ہوئے بولی تو اُس کی آنکھوں کے اگے اندھیرا ا گیا.. اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے

تھامتے آنکھیں کھولی رکھنے کی کوشش کرنے لگی.. عاقب فوری اُس کی طرف لپکا تھا..



کندھوں سے تھامتے وہ دوبارہ لٹانے کی کوشش کرنے لگا تو عینہ نے بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھا...  
جس میں صرف شکایت ہی شکایت تھی..

میں کچھ لا رہا ہوں کھانے کو... پھر لڑ لینا...

نظریں چراتے وہ تیز لہجے میں بولا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا..

عینہ کی نظر سامنے لگی گھڑی کی طرف گئی جو رات کے 8 بج رہی تھی.. سارا دن گزر گیا اور میں نے سکھ کی ایک سانس نہیں لی...

"اللہ یہ میں نے کیا کر دیا... جلد بازی میں کیا کر گئی.. میں کسے دنیا کو فیس کروں گی.. چھپ کر نکاح کر لیا... لوگوں کو کیا جواب دوں گی.. وہ مجھے بدکردار سمجھیں گے.. لیکن میرا تو کوئی قصور ہی نہیں..

نہیں میرا قصور تھا.. مجھے برداشت کرنا چاہئے تھا.. جوش میں ہوش نہیں کھونے چاہیں تھے.."

"بابا ہمیشہ کہتے تھے جوش میں او.. لیکن ہوش میں رہ کر... اس وقت کا فیصلہ ساری عمر بھر ساتھ رہتا

ہے.. چاہے ہم رکھنا چاہیں نا نہ.."

اففف میں نے ٹھیک نہیں کیا... انس اور اپنی تو یہ سمجھیں گے میں نے خود ہی شادی کر لی.. اُن کو بتایا بھی نہیں.

"اللہ مدد کر.."

عینہ سر ہاتھوں میں گیرائے سوچ رہی تھی جب عاقب ٹرے لیے اندر آیا...

چلو شاباش یہ کھاؤ...

پھر کھل کر لڑیں گے..

عاقب اپنے اور اُس کے درمیان ٹرے رکھتا جوش سے بولا..

عینہ نے چپ رہنے کا فیصلہ کیا تھا.. اس لئے عاقب کے بنا کہے سوپ کا باؤل اٹھا کر پینے لگی.. بال ابھی بھی بکھرے ہوئے تھے.. جسے اُس نے سمیٹنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی.. جھکی پلکوں تلے سوجی سوجی سی آنکھیں.. چہرے پر کمزوری کے اثرات واضح تھے.. عاقب اُس کے چہرے کا طواف کرتا اُس کے ہونٹ کے اوپری سطح کے تل پر اکر ٹھر سا گیا.. یہ ہی کافی تھا اُسے بہکنے کے لئے.. وہ بے خود سا اُسے دیکھ رہا تھا.. عینہ کو اپنے چہرے پر اُس کے دیکھنے کی تپیش محسوس ہو رہی تھی.. لیکن وہ سر جھکائے خاموشی سے سوپ پیتی رہی..

باؤل ٹرے میں رکھ کر ٹشو سے منہ صاف کرتے وہ نارمل تھی.. گہری سانس خارج کرتے اُس نے عاقب کو دیکھا..

"مجھ سے محبت کب ہوئی...؟؟"

اچانک ہی سوال کیا گیا تھا.. عاقب تو منہ کھولے ہونقوں کی طرح اُسے دیکھ رہا تھا.. اُسے اس طرح کے کسی بھی سوال کی توقع نہیں تھی..

عینہ نارمل انداز میں پوچھ رہی تھی.. حالانکہ عاقب کی شکل دیکھ کر عینہ اپنا قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں لال ہو گئی تھی..

لیکن وہ عینہ ہی کیا جو اپنے تاثرات نہ چھپا پائے.. چھپا تو عاقب بھی لیتا تھا.. لیکن اس وقت غیر متوقع سوال تھا..

"کیا کہا..؟؟"

یہ ہی کہ نیچے کیا عرض کیا جا رہا تھا... ذرا مجھے بھی تو بتائیں..  
آنکھیں مٹکا کر پوچھا گیا..

عاقب نارمل ہوتے عینہ کو دیکھ کر مسکرانے لگ گیا..  
عینہ تم سے کچھ بھی ایکسیکٹ کیا جا سکتا تھا..

اوو... تو تم سے محبت کب ہوئی... مطلب تم یہ پوچھو.. محبت کسے ہوئی...  
چلیں آپ یہ ہی بتانا پسند کریں گے...

تمہے خود اعتمادی سے اپنے سامنے انٹرویو دیتے دیکھ کر.. اپنایت سے بولنے پر.. تمہارے بال چھپانے  
کے انداز سے اور اس تل کی وجہ سے..

عاقب جذب سے تل کو ہاتھ سے چھوتے بولا تو عینہ نے فوری اُس کا ہاتھ ہٹایا اور خونخوار نظروں سے  
دیکھا..

"اب تو حق ہے.."

فخر یہ انداز میں جتلیا گیا..

اس سے محبت نہیں ہوتی..

چبا کر بتایا گیا..

ہم ایک ساتھ سارا دن رہتے ہیں.. کام کرتے تھے.. کسے محبت نہیں ہو سکتی.. مجھے تو تمہے افس میں  
دیکھے بغیر سکون نہیں آتا تھا.. اس لئے کبھی کبھی راتوں کو دیکھنے آ جاتا تھا... اور واپس آ کر اتنی اچھی  
نیند آتی تھی کہ..

سارا دن ایک ساتھ کام کرنے سے محبت نہیں ہو جاتی.. آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے عاقب جذبات لٹاتی آنکھوں سے عینہ کو دیکھتے بتا رہا تھا کہ عینہ اُس کی بات اچکتے بولی۔ مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔

عاقب تڑپ کر بولا تھا۔ کیونکہ وہ اُس کی محبت کو جھٹلا رہی تھی۔

"ایک سیدھا سادھا شخص تھا میں جس کی زندگی میں کسی کے آنے جانے سے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ لیکن جس دن سے تم افس میں آئی ہو۔ مجھے ایسے لگتا تھا تمہارا ہونا میری لئے اہم ہے۔ مجھے تم ایک فرض کی طرح لگتی تھی۔ جسے پورا کرنا میرے لئے اتنا اہم ہے کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتی.. جس دن تم نہیں آتی تھی ایسے لگتا تھا میرا ہر کام ادھرا ہے.. بلکہ کھل کر سانس نہیں لے پاتا تھا.."

اور تم کہہ رہی ہو ساتھ کام کرنے سے محبت نہیں ہوتی.. عاقب دکھ اور خفگی کے ملے جلے تاثرات لیے بولا..

آپ کو صرف میری عادت ہوئی ہے... کیونکہ ہم ساتھ افس کے کام سے اتے جاتے تھے.. کام اکٹھے کرتے تھے... اور موٹلی ایک جیسا ہی کرتے تھے... سوچتے ایک جیسا تھے.. وہ عاقب کی بات درمیان میں کاٹتے ہوئے بول رہی تھی۔

ہماری سوچیں ملتی ہیں تو ہم ملے ہیں ناں.. اور رہی بات عادت ہوئی تو محبت ہوئی تھی ناں..

"عادت اور محبت کا مطلب میں اچھے سے جانتا ہوں"

عادتیں جانلیو ہے

جو انسان کے ساتھ ہی مرتی ہیں  
 اور پتہ ہے محبت کیا ہوتی  
 محبت شکوہ نہیں ہوتی  
 محبت صبر ہوتی ہے  
 محبت اہ نہیں ہوتی  
 محبت دعا ہوتی ہے  
 محبت خیرات نہیں ہوتی  
 محبت عنایت ہوتی ہے  
 محبت زندگی نہیں ہوتی  
 محبوب زندگی ہوتا ہے

وہ ایک حزب کے الم میں بتا رہا تھا اور عینہ کو ایسا لگا اُس کا سانس رک رہا ہو..  
 "کیوں بولتی بند ہو گئی...؟؟"

نہیں.... یہ دلیل کافی نہیں ہے..

عاقب ابھی کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی..  
 خلل کی وجہ سے اُس کے ماتھے پر ناگواری ائی تھی..

"جی ہوا...؟؟"

بیٹا وہ بڑے صاحب جی بلا رہے ہیں..

اچھا چلیں میں اتا ہوں..

وہ کہہ کر دروازہ بند کر کے دوبادہ عینہ کی طرف آیا ایک گلاس میں پانی ڈال کر پہلے دوا اُس کی طرف بڑھائی.. پھر پانی کا گلاس..

عینہ نے چپ چاپ کھا کر گلاس ایک سائیڈ پہ رکھا...  
تھوڑی دیر میں اتا ہوں...

پھر.....

یہیں سے شروع کریں گے...

عاقب نیچے اتے سوچ رہا تھا.. اتنی چپ خیر نہیں لگ رہی.. بڑا دھماکا کرے گی یہ.. چلو یہ بھی قبول مجھے..

سوچ کر ہی اُس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی..

"جی ڈیڈ...!!"

اسلام علیکم انکل...

عاقب شاہد صاحب کو دیکھتے بیٹھنے لگا تھا کہ فیاض صاحب کو وہاں دیکھ کر اُس کا منہ اندر تک کڑوا ہو گیا..

بہت زیادہ بحث مباحثہ کے بعد جب وہ کمرے میں واپس آیا تو عینہ دوا کے زیر اثر سو رہی تھی..  
بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھتے وہ عینہ کو دیکھنے لگ گیا تھا..

تمہاری خاطر تو میں اپنی جان بھی دے سکتا ہوں... یہ تو پھر ایک پروجیکٹ ہے.. چاہے جتنا مرضی نقصان ہو.. میں تمہے کبھی خود سے الگ نہیں کر پاؤں گا...

فاریہ سے شادی سے انکار کی وجہ سے فیاض صاحب نے پروجیکٹ نہ دینے کی دھمکی دی تھی.. لیکن جب عاقب اور عینہ کی شادی کا پتہ چلا تو وہ آپے سے باہر ہو گئے.. وہ اپنے بیٹے کی جنونیت جانتے تھے.. اس لئے کافی تکرار کے بعد وہ چلے گئے.. شاہد صاحب سر تھام کر بیٹھ گئے.. لیکن عاقب ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا.. وہ اپنی بات پر قائم تھا.. جانتا تو وہ پہلے سے تھا کوئی نہ کوئی مسئلہ تو ہو گا.. لیکن عینہ کا ساتھ پا کر وہ ہر مسئلے سے نپٹ سکتا تھا..

تم پر سو پروجیکٹ قربان..

کون اپنی روح کو خود سے دور کر سکتا ہے..

وہ عینہ سے باتیں کرتا وہیں سو گیا تھا..

لیس اج ہی وہ ائی ہے اور ہمارا اتنا بڑا نقصان کر گئی..

شفق بیگم اچھا ہوا اپنے دوست کی اصلیت کھل گئی..

شاہد جو بھی ہے... لیکن عاقب کو پاگل کیا ہوا ہے.. دیکھا کسا بولایاں بولایاں گھوم رہا تھا جب وہ بے ہوش ہوئی تھی.. ہم سے چھین لے گی..

شاہد صاحب نے اپنی بیوی کی سوچ پہ افسوس کرتے غصیلے انداز میں انہیں دیکھا...

"کیوں آپ کیوں اسے دیکھ رہے...؟؟"

میں ماں ہوں... اپنے بیٹے کی شادی کے بہت ارمان تھے... لیکن اُس نے سب پر پانی پھیر دیا..

شفق دھیان سے دیکھنا اُس بچی کو... پھر شاہد صاحب اپنی بیگم کو سمجھانے لگ گئے... اچھی ساس بنیں.. بہو کو بھی بیٹی سمجھیں.. ہماری بھی ایک بیٹی ہے.. آج ہم کسی کی بیٹی کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے تو کل ہماری بیٹی کے ساتھ بھی اچھا ہی ہو گا..

شاہد صاحب کی باتیں شفق بیگم کے دماغ میں کافی اثر کر رہیں تھیں...

صبح عینہ جب اُٹھی تو عاقب کو کتنی ہی دیر دیکھتے رہی جو زمین پر بیٹھا بیڈ کے سہارے سو رہا تھا.. بکھرے بال.. بھری ہوئی شیو.. کالی سیاہ گھنی پلکیں... اور ستوان ناک وہ بھرپور وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا...

عینہ اُسے دیکھتے سوچ رہی تھی... اس کی محبت پر یقین کرے یا نہ کرے... وہ عجیب کشمکش میں مبتلا تھی.. اُٹھنے لگی تو دیکھا عاقب نے دایاں ہاتھ پکڑا ہوا تھا..

ہاتھ اسے پکڑا جسے میں نیند میں بھاگ جاؤں گی.. بچو اب تو میرا سایہ بھی آپ کا پیچھا نہیں چھوڑے گا.. چاہئے یہ ہی ہاتھ جوڑ کر جانے کو کیوں نہ کہا... وہ کروں گی آپ کی سات نسلیں یاد رکھیں گی.. پچھتاؤ گے تو پچھتانے بھی نہیں دوں گی..

عینہ اُس کی طرف انگلی کیے پٹر پٹر بول رہی تھی.. بریک تو تب لگی جب عاقب کے لب مسکراتے دیکھے تھے..

"یہ سوتے ہوئے بھی مسکراتے ہیں...؟؟"

عینہ حیرت زدہ سی سوچ رہی تھی..



عاقب سوچ رہا تھا.. اچھا ہوا میری آنکھ کھل گئی.. ورنہ یہ سب سننے سے محروم ہی رہ جاتا.. بند آنکھوں کے ہوتے ہوئے اُس کی مسکراہٹ گہری تر ہوتی جا رہی تھی..

عینہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے...

"اج بڑی جلدی اُٹھ گئی....؟؟"

آنکھیں مسلتے ٹائم دیکھ کر وہ اُٹھ کر اوپر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا...

عینہ عاقب کے چہرے سے جاننے کی کوشش کر رہی تھی اُس نے کچھ سنا کہ نہیں..

"کیا دیکھ رہی ہو...؟؟"

نہیں کچھ نہیں...

عینہ فوری سنبھلتے بولی..

چلو میں فریش ہو کر اتا ہوں.. بہت بھوک لگ رہی... کل سے کچھ نہیں کھایا..

عاقب انگریزی لیتے اٹھا... اور فریش ہونے چلا گیا..

عینہ پھر سر تھامے بیٹھ گئی..

میں کیا کروں.. کچھ سمجھ نہیں رہا..

میں کسے اتنے سکون سے کسی غیر کے گھر سو گئی... زندگی کسے بدل گئی.. پتہ ہی نہیں چلا..

دل کر رہا کہیں بھاگ جاؤں...

عینہ بے دلی سے بیٹھی سوچ رہی تھی کہ کھٹ سے دروازہ کھلا اور ایک لڑکی چہکتی ہوئی اندر آئی... عینہ ہر برا کر اُٹھی..

ہیلو بھابی...!!

مام ڈیڈ کے انے کی اتنی خوشی نہیں ہوئی... جتنا بھابی کے انے کی ہوئی ہے..

اوپس سوری میں "حرا"

عاقب بھائی کی چھوٹی بہن..

مام ڈیڈ حارث بھائی کے پاس گئے تھے تو میں خالا کی طرف تھی.. ابھی ائی ہوں..

عینہ آنکھیں باہر کو نکالے اُسے دیکھ رہی تھی..

"بھابی آپ کی طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہوئی...؟؟"

ڈیڈ نے بتایا ہے.. آپ کی طبیعت..

نہیں میں ٹھیک ہوں پیاری..

عینہ اُس کی بات بچ میں کاٹتے بولی..

ہائے بھابی پیاری تو آپ ہیں... بھائی کی چوائس ورلڈ بیسٹ ہوتی..

وہ دونوں کمرے کے بچ و بچ کھڑی باتیں کر رہیں تھیں.. یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا حرا بول رہی تھی اور

عینہ زبردستی مسکراتے ہوئے سن رہی تھی..

آپ کے بھائی فریش ہو رہے ہیں..

حرا ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ عینہ نے اُس کی مشکل اسان کی..

چلیں آپ دونوں فریش ہو کر نیچے جائیں.. ہم ویٹ کر رہے ناشتے پہ..

حرا کہہ کر چلی گئی تھی..

عینہ وہیں زمین پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگ گئی تھی.. عاقب جب گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر نکلا تو عینہ کو دیکھ کر گھبرا گیا...

"کیا ہوا تمہے...؟؟"

تولیہ بیڈ پر اچھالتا وہ عینہ کی طرف بڑھا تھا..

عینہ...

پیار سے پکارا گیا تھا..

اج میں اپنے فلیٹ پر ہوتی تو آرام سے اپنی مرضی کا ناشتا بنا کر افس جاتی.. واپس آکر کھانا کھاتی اور افس کا کام کر کے سو جاتی.. یہ تھی میری سادہ سی زندگی...

لیکن اج اور پہلے والی کل میں بہت فرق ہے..

آپ نے میری سادہ سی زندگی کو ہلا کر رکھ دیا ہے...

لوگ تو اب بھی یہ سوچیں گے.. لڑکی کل کی گئی ہوئی ہے.. ابھی تک ای نہیں... جب میں کچھ ماہ

بعد طلاق لے کر جاؤں گی تب بھی بُری

بکواس بند کرو...

کیا رٹ لگائی ہوئی ہے...

اسنڈہ تمہاری زبان پہ یہ لفظ نہ آئیں.. زبان کاٹ دوں گا..

عاقب فوری ڈھارا تھا..

گردن کاٹ دیں میری...

سب ٹھیک ہو جائیں گا..

تھکے ہوئے انداز میں کہا گیا۔

مجھے اکیلے رہنا پسند ہے.. میں کسی کے ساتھ ایک فیملی میں نہیں رہ سکتی..

بے چارگی سے بتایا گیا..

لڑکیاں شادی کے بعد ایڈجسٹ کر ہی لیتی ہیں..

لڑکیاں کرتی ہیں.. عینہ نہیں کرتی... عینہ تو اپنے بہن بھائی کو بھی چھوڑ آئی... کیونکہ وہ میرا خیال نہیں رکھتے تھے.. اور جہاں میری قدر نہ ہو میرا وہاں دم گھٹتا ہے..

اس گھر میں ہی دم نکل جانا میرا..

عینہ کی بات سن کر عاقب نے تڑپ کر اُسے اپنے سینے سے لگا لیا... جسے سن کر خود کا دم نکلنے لگا ہوں..

یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ عینہ سنبھل ہی نہ پائی..

وہ اُسی دشمن جاں کے گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی..

یہ شاید نکاح کے بولوں کا اثر تھا کہ اُس کے سینے سے لگے عینہ کو روتے ہوئے راحت محسوس ہو رہی تھی..

ناشتے کی ٹیبل پر فاریہ کو فیاض صاحب نے عاقب کے نکاح کے بارے میں بتایا تو وہ سن کر پاگل سی ہو گئی.. ڈائینگ ٹیبل کے ارد گرد لاونچ کے ارد گرد پڑی سب چیزوں کو ٹیہس ٹیہس کرنے لگ گئی..

فیاض صاحب کی مسسز نے پریشانی سے اپنے شوہر کو دیکھا.. لیکن انہوں نے اپنی بیگم کو چپ رہنے کا اشارہ کیا..

ڈیڈ میں اُس حجاب کو زندہ مار دوں گی...

"نہ وہ جیتوں میں ہو گی نہ مرو میں "

عاقب کو میں حاصل کر کے رہوں گی..

چاہئے مجھے کچھ بھی داؤ پر کیوں نہ لگانا پڑے..

فاریہ نے چیختے ہوئے کہا اور فیاض صاحب کو دیکھا...

اُس کا بند و بست میں کر چکا ہوں.. کچھ ہی دنوں میں اُن کا دیوالیہ نکلنے والا ہے.. اُن سے وہ پروجیکٹ چھینا ہے۔ جس پر انہوں نے کڑوڑوں کا لون لیا ہے.. اپنی بیٹی کی ریحیکشن کا بدلا تو میں لے کر رہوں گا..

ڈیڈ میں نے بھابی سے مل کر حارث بھائی کو بھی کال کر دی ہے.. اب وہ بھی پاکستان آرہے ہیں حرا ناشتے کی میز پر بیٹھتے ہوئے خوشی سے بولی.. تو شاہد صاحب نے مسکرا کر دیکھا اور شفق بیگم پہلو بدل کر رہ گئیں.. دماغ ہی خراب ہو گیا ہے سب کا..

بوا جائیں بلا کر لائیں انہیں.. ناشتا ٹھنڈا ہو رہا ہے..

جی بی بی جی..

بوا فوری اوپر کو بھاگیں... کیونکہ اجکل اُن کی مالکن کے تیور ٹھیک جو نہ تھا..

دروازہ ناک ہونے کی آواز پر وہ دونوں ہوش میں آئے تھے.. عینہ ہچکچاتے ہوئے پیچھے ہٹی تو عاقب

اُس کے بال ٹھیک کرتا اٹھا اور دروازہ کھولا.. اُسے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی تھی..  
 "جی ہوا...؟؟"

ہوا اُس کے تاثرات دیکھ کر سمجھ گئی تھیں کہ اُسے بُرا لگا ہے..

بیٹا بی بی جی ناشتے پہ انتظار کر رہی ہیں..

ہوا آپ میرا اور اپنی چھوٹی بی بی کا ناشتا اوپر لے آئیں.. مام سے کہیں اُن کی بہو کی طبیعت نہیں ٹھیک  
 ابھی.. ہم ناشتا کمرے میں کریں گے..

جی بیٹا ٹھیک ہے..

ہوا مسکرا کر سر ہلاتی پلٹ گئیں..

عاقب دروازہ بند کر کے اندر آیا تو عینہ ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی.. جسے وہ یہاں پہ اکیلی ہو..  
 اب فریش ہو جاؤ..

منہ تو تمہارا ان انسوؤں سے بھی دھل ہی گیا ہے.. پھر بھی...  
 شرارت سے کہا گیا..

عینہ غصیلے انداز میں گھورتے فریش ہونے چلی گئی.. تو عاقب مسکراتا ہوا بیڈ پر گہرنے کے انداز میں  
 لیٹ کر آنکھیں موند گیا.. چہم سے وہ ہی نورانی چہرہ اُس کے سامنے اگیا تھا..

تم کہتی ہو.. مجھے تمہاری عادت ہے.. محبت نہیں.. محبت ہے تو بند آنکھوں کے پردوں پہ بھی چھائی  
 ہوئی ہو... "جانم"

بی بی جی وہ چھوٹی بی بی کی طبیعت نہیں ٹھیک... بیٹا جی کہہ رہے... روم میں ناشتا دے جائیں.. اور

آپ لوگ ناشتا کر لیں..

بوا کی بات سن کر شفق بیگم نے شاہد صاحب کو اسے دیکھا.... جسے کہنا چاہ رہی ہو.. میں تو جانتی تھی..

میں جب گئی تب تو بھابی ٹھیک تھیں..

بھائی اکیلے میں بھابی کے ساتھ ناشتا کرنا چاہ رہے ہوں گے.. اور بھابی کا نام لگا دیا.. بھابی تو اتنی کیوٹ

بس کر دو بھابی بھابی... چپ کر کے ناشتا کرو..

شفق بیگم نے ڈپٹے ہوئے کہا تو حرا بڑے بڑے منہ بناتی ناشتا کرنے لگی.. البتہ شاہد صاحب خاموش ہی رہے..

میں افس جا رہا ہوں.. عاقب کو کہنا آج گھر پہ ہی رہے..

شاہد صاحب وہ کونسا تیار بیٹھا ہے.. افس جانے کے لئے

طنزیہ لہجے میں بتایا گیا تو شاہد صاحب سر جھٹک کر چلے گئے اور حرا اپنی مسکراہٹ دباتے اٹھ گئی..

عینہ او ناشتا کر لو.... ٹھنڈا ہو رہا ہے.

یار مجھے بہت بھوک لگی ہے..

عینہ جو فریش ہو کر اکر صوفے پر بیٹھ گئی تھی.. کہ عاقب نے حکم سادر کیا..

آپ کر لیں.. مجھے بھوک نہیں ہے...

عینہ بے زاری سے بولی..

ایک ہگ سے ہی بھوک ختم ہو گئی...

سوچنے کی ایکٹینگ کرتے پوچھا گیا تھا..

ہاں یار ویسے مجھے بھی بھوک نہیں لگ رہی اب..

عاقب انکھ مارتے ہوئے بولا تو عینہ کا دل کیا اُسے کچا چبا جائے.. وہ تو خود کو کوس رہی تھی کسے اتنی بے خود ہو گئی تھی.. ایک ہی دن میں یہ حال تھا.. نا جانے اگے کیا ہونا تھا.. وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی... لیکن نا جانے کسے کمزور ہو گئی

ناشتا کر کے افس جائیں پلیز...

دانت پیستے حکم دیا گیا..

پہلے میرے ساتھ اچھے سے ناشتا کرو.. دوا کھاؤ.. پھر میں جاؤں گا..

ضدی لہجے میں کہا گیا..

عینہ پاؤں پٹختے اٹھی اور چپ چاپ اکر ناشتا کرنے لگی..

سیر نیسلی میں نے کبھی سوچا نہیں تھا آپ اتنے over بھی ہوں گے..

ناشتا کرتے مصروف سے انداز میں جتایا گیا..

ابھی تو ہوا بھی نہیں..

عاقب ناک سے مکھی اڑاتے بولا.. تو عینہ کا دل کیا اپنا سر پیت لے..

ناشتا کر کے عاقب نے عینہ کو دوا دی اور ساتھ نیند کی گولی دینا نہ بھولا تھا..

عینہ کو دوا کھاتے ہی نیند آنے لگ گئی.. وہ سمجھ گئی تھی کہ نیند کی گولی بھی کھلائی گئی ہے.. کیونکہ کبھی کبھار وہ کھاتی تھی..

آپ نے مجھے نیند کی گولی کیوں دی..



اج ہاں ہیں ک یا..

اٹکتے ہوئی بولتے عینہ غنودگی میں جا رہی تھی..

کیونکہ تیسے سٹریس کی بجائے نیند کی ضرورت ہے.. سو جاؤ... میں جلدی جاؤں گا..

عاقب اُسے لٹاتے ہوئے محبت سے بولا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ گہری نیند میں چلی گئی..

عاقب نے پیار سے اُس کے منہ پر ہاتھ پھیرا.. کمبل ٹھیک کرتا.. ٹرے اٹھا کر کمرے سے نکل

گیا.. دروازہ بند کرتے وہ دوبارہ عینہ کو دیکھنا نہیں بھولا تھا...

مام میں افس جا رہا ہوں... عینہ کو نیند کی دوا دی ہے.. اس لئے وہ سو گئی ہے.. آپ پلیز کچھ کہیے گا

نہیں جب وہ اُٹھے.. میں جلدی جاؤں گا.. آج بہت اہم میٹنگ ہے..

جلدی جلدی میں بول کر وہ باہر نکل گیا.. ماں کے جواب کا بھی انتظار نہیں کیا گیا تھا.. شفق بیگم تو

بس اپنے بیٹے کو دیکھ کر رہ گئیں تھیں..

ایک ہی دن میں یہ حال ہے.. کل کو تو یہ ہمیں پہچانے گا ہی نہیں..

پریشانی سے صوفے پر بیٹھ کر سوچنے لگ گئیں..

فاریہ بیٹا... او افس چلتے ہیں..

نو ڈیڈ... میرا موڈ نہیں ہے..

سرہانے میں منہ چھپائے ہی کہا گیا..

میں سب تمہاری مرضی کے مطابق کروں گا.. بس تم sad نہ ہو پرسنز..

ڈیڈ مجھے بس عاقب اپنے قدموں میں چاہئے.. اب وہ محبت سے زیادہ میری ضد ہے.. انا ہے..

فاریہ ضدی انداز میں بولی تھی..

بہت جلد ہو گا.. اب تو میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں..

فیاض صاحب کہہ کر کمرے سے نکل گئی..

فاریہ نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی لیں.. مجھے reject کر کے تم نے اپنے سکون کو Reject کیا ہے..

پلو زور سے زمین پر پھینک کر وہ کچھ سوچتے ڈریسر کی طرف چل دی..

مام اب تو بھابی اٹھ گئی ہوں گی.. شام ہونے والی... میں دیکھ کر اتی ہوں..

"کیا ضد کر رہا میرا بیٹا..؟؟"

تبھی شاہد صاحب اندر اتے بولے..

ڈیڈ مام بھابی کے روم میں نہیں جانے دے رہیں..

منہ بسورتے بتایا گیا..

آپ کا لاڈلا حکم دے کر گیا تھا.. میری بیوی کے ارام میں خلل نہ ڈالا جائے..

"تو آپ نے صبح سے جا کر خبر ہی نہیں لی..؟؟"

شاہد آپ کا بیٹا خود ہی دیکھ لے گا اکر..

شفق بیگم نے لاپرواہ انداز میں کہا اور میگزین پہ جھک گئیں.. دونوں باپ بیٹی ہے بے چارگی سے ایک

دوسرے کو دیکھا..

عاقب تو افس کے کام میں پھنسا ہوا ہے...

جاؤ حرا... آپ دیکھ کر آؤ.. بچی بہت shy ہے.. جھجک کے مارے نیچے نہیں ا رہی ہو گی..  
 "اور حارث کب ا رہا بیٹا..؟؟"

پتہ نہیں ڈیڈ.. سر پرانز دینا انہوں نے..  
 حرا کندھے اچکاتے کہہ کر عاقب کے کمرے کی طرف چل دی..  
 "بھابی آپ اٹھ گئیں..؟؟"

عینہ گھومتے سر کو پکڑے بیٹھی ہوئی تھی کہ حرا اندر اتے مسکراتے ہوئے بولی..  
 "او بیٹھو.."

عینہ نے فار میلی میں کہا.. ورنہ وہ اکیلے رہنا چاہتی تھی..  
 نہیں آپ فریش ہو جائیں.. ہم نیچے چلتے ہیں..  
 عینہ کو نیچے جانا نیا امتحان لگا..

نہیں میرے سر میں درد ہے.. ایک کپ چائے بھجوا دو گی..  
 عینہ نے نرمی سے انکار کرتے چائے کا کہا..

ٹھیک ہے بھابی..

آپ ریست کریں..

بھائی شاید لیٹ ائیں..

حرا بول کر کمرے سے نکل گئی اور جاتے جاتے عینہ کو اداس کر گئی..

لیٹ ائیں.. جلدی آئیں.. میں کیا کروں.. مجھے تو قید کر دیا ہے.. فون بھی نہیں ہے پاس.. ورنہ انس

سے ہی بات کر لیتی..

ائیں ذرا گھر.. اچھی کلاس لوں گی..

عینہ منہ میں بڑبڑاتے دوبارہ لیٹ گئی.. کبھی وہ مثبت سوچتی.. کبھی منفی خیالات اُس کے دماغ میں ا جاتے..

مجھے بھوک لگی ہے.. کسی نے کچھ پوچھا بھی نہیں... اپنی مرضی سے اب میں کھا بھی نہیں سکتی... اف اتنی مشکل زندگی..

تھک ہار کر وہ پھر سے رونا شروع ہو گئی..

بوا بھابی کو چائے دے آئیں.. یہ میں سرو کر دیتی ہوں..

بوا ٹیبل پر چائے کی ٹرے رکھ رہیں تھیں کہ حرا بیٹھتے ہوئے بولی..

شفق جتنی جلدی ہو سکے آب عاقب کی شادی announce کر دینی چاہئے.. ہمارے بزنس پہ فیاض بہت اثر ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے..

اپنے بیٹے سے پوچھ لیں... مہنانوں کی طرح شامل ہو جائیں گے..

سر جھٹکتے شفق بیگم بولیں..

مام بھائی نے اتنا اچھا کام کیا بھابی لا کر.. آپ کو تو خوش ہونا چاہئے

ہاں بیٹا بہت اچھا کام کر رہا ہے تمہارا بھائی..

کل نکاح کر کے اگیا..

اج کمرے سے خود ناشتے کے برتن اٹھا کر نکلا ہے..

کل کو اپنے اور بیوی کے کپڑے لا کر تھمائے گا... لیں دھلوا دیں..  
 تیسرے دن بیوی کو بازوؤں میں اٹھا کر لائے گا نیچے... میں اپنی بیوی کو چلنے کی زحمت کیوں دو..  
 زن مریدی کے سارے ریکارڈ توڑے گا تمہارا بھائی... اور تم کہنا بھائی تو بہت اچھا کر رہے ہیں..  
 شفق بیگم نے کڑے تیوروں سے اپنے خیالات کا اظہار کیا تو اندر اتا حارث اپنا قہقہہ نہ روک پایا تھا اور  
 عاقب سر کھجانے لگ گیا..

سب نے قہقہے کی آواز سن کر پیچھے مڑ کر دیکھا...  
 حرا بھاگ کر جا کر اپنے بھائی کے گلے لگ گئی.. کیونکہ وہ کافی عرصے بعد مل رہی تھی.. شاہد صاحب  
 اور شفق بیگم تو دو دن پہلے ہی آئے تھے مل کر..  
 بھائی آپ اتنی جلدی آگئے.

ہاں گریٹ ٹیکٹ کنفرم تھا... اور تمہاری خبر نے اور اکسائیڈ کر دیا تھا..  
 "لو آگیا ایک اور پاگل.. اس کی کمی تھی.."  
 شفق بیگم منہ میں بُڑبُڑائیں..

اور عاقب کو اسے دیکھا جی کہہ رہی ہوں کچھ غلط بھی نہیں کہا میں نے.. شاہد صاحب ہنسے جا رہے  
 تھے..

ماں "الحمد للہ" آپ کی بہو چل سکتی ہے..

عاقب اوپر دیکھتے مسکراہٹ دبائے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا.. اُس کا دھیان اوپر سیڑھیوں کی ہی  
 طرف تھا جہاں شرمندہ سی عینہ کھڑی تھی... اور کسی کی نظر نہیں پڑی تھی عینہ پہ.. سب حارث میں

ہی مصروف تھے۔ عینہ فوری ہی واپس مڑ گئی۔ عاقب اُس کے چہرے سے بھانپ گیا تھا وہ سب سن چکی ہے۔

"اللہ کسی کا محتاج بھی نہ کرے"

چبا کر کہا گیا۔

ڈیڈ مام کا غصہ کب ختم ہو گا۔

عاقب اکتا کر بولا۔

جب مام دادی بنیں گیں۔

جواب حارث کی طرف آیا تھا۔ تمہے جہاں سے میں اُٹھا کر لایا ہوں۔ وہیں پھینک انا ہے واپس۔

عاقب وارن کرتے دوبارہ شاہد صاحب کی طرف متوجہ ہوا۔ البتہ شفق بیگم خاموش ہی رہیں۔

شاہد صاحب نے انکھوں کے اشارے سے سب ٹھیک ہو جائے گا کہا اور دوبارہ بیٹھ گئی۔ سب خوش گپوں میں مصروف تھے۔ اور عاقب کو اوپر جانے کی بے چینی تھی۔ وہ ایک اور طعنہ سنتا اگر اُٹھ کر جاتا۔ اس لئے پہلو بدل کر رہ گیا۔

تمہاری بیوی نے صبح کا ناشتا ہی کیا ہوا ہے۔ جاؤ کھانا کھلا دو جا کر۔ اور ہاں برتن اُٹھانے کے لئے نوکر ہیں ہمارے گھر میں۔ یہ مت بھولنا۔

شفق بیگم نے عاقب کو کن اکھیوں سے دیکھتے کہا تو وہ فوری ماں کے حکم پہ لبیک کہتا اوپر بھاگا۔

"حال دیکھ لیں اپنے بیٹے کا۔۔۔"

شفق بیگم نے شاہد صاحب کو جتاتے کہا۔

مام بھائی کتنا بدل گئے ہیں... اب تو بھابی سے ملنا ہی پڑے گا۔  
 حارث حیرت زدہ ساقب کو اوپر جاتے دیکھ کر فیصلہ کن لہجے میں بولا.. تو شفق بیگم کے ماتھے کے  
 بلوں میں اضافہ ہو گیا... شاہد صاحب نے گھورا تو وہ چبا کر بولیں۔  
 اب میں غصہ نہ کروں تو بالائیں لوں اُس کی...  
 بڑا اچھا کام کیا میرے شہزادے... "ہمارے کوئی ارمان نہیں تھے..؟؟"  
 پریسٹنڈ ایسے کر رہا جسے دنیا فتح کر کے آیا ہو...  
 بیگم آپ اب بھی اپنے ارمان پورے کر سکتی ہیں.. صرف نکاح ہوا ہے..  
 جی مام آپ خواہ مخواہ غصہ ہو رہیں ہیں... ڈول جیسی بھابی ہیں.. آپ کو تو خوش ہونا چاہئے.. اتنی کیو  
 بس اور قصیدے نہ پڑھنا... بہت خوش ہوں میں.. میرا بیٹا جوڑو کا غلام بن گیا ہے...  
 شاہد صاحب نے گہری سانس لیتے سر کو دائیں سے بائیں ہلایا... مطلب ان عورتوں کا سمجھنا بہت  
 مشکل ہے.. حارث چپ بیٹھا دانت نکالتا رہا.. بولنے کی غلطی وہ نہیں کر سکتا تھا..  
 مام کیوٹ تو پورا بولنے دیا کریں.. بیچ میں بات اچک لیتی ہیں..  
 حرامنہ پھلاتے بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی..  
 عاقب جب کمرے میں آیا تو عینہ بھوکی شیرنی کی طرح اُس کی طرف لپکی..  
 مجھے واپس چھوڑ کر آئیں..  
 "کہاں..؟؟"  
 ائی برو اٹھائے پوچھا گیا..

جہاں سے لائے ہیں..

یہاں رہی تو ایک دن واقع آپ نے بن ہی جانا زن مرید.. اور الزام مجھ پر انا ہے.. اس لئے اپنی ماں کی نظروں میں بُرے مت بنیں..

اوووو..... تو تم اتنے اچھے سے جان گئی ہو مجھے... ویسے تمہے غرور کرنا چاہئے.. او کو لمبا کر کے مسکراتے ہوئے کہا گیا تھا..

آپ کیا چاہتے ہیں..

تھک کر ہار مانتے پوچھا گیا..  
"تمہے."

گھبیر لہجے میں بتایا گیا..

اچھا.....!!

عینہ نے کچا چبا والی نظروں سے دیکھا  
ویسے تم مام کی نظروں میں اچھی بن سکتی ہو..

"میں کیوں بنو..؟؟"

حیرت سے پوچھا گیا

ارے میرے ساتھ رہنا نہیں ہے...

عاقب فوری بولا

"آپ سے کس نے کہا..؟؟"



اب کی بار بازو سینے پر باندھتے آرام سے پوچھا گیا.. لیکن عاقب کا میٹر گھمانے کے لئے کافی تھا.. دیکھو عینہ آرام سے ایڈجسٹ ہو جاؤ... کیونکہ رہنا تمہے میرے ساتھ ہی ہے... " یہ قدرت کا فیصلہ سمجھو.. " تم جتنی دفعہ مرضی انکار کرو.. اب بیوی ہو تم میری.. اور " بیویاں شوہروں کے گھر میں ہی اچھی لگتی ہیں.. "

آپ مجھے دھمکی نہیں دے سکتے.. اور زبردستی بھی نہیں کر سکتے..  
عینہ نے خفگی سے باور کروایا..

اچھا نکاح کے بعد بھی اکیلے رہو گی تو لوگ باتیں نہیں بنائیں گے... اور مام ڈیڈ پر کیا امپریشن پڑے گا تمہارا... کبھی سوچا ہے.. وہ کیا سوچ رہے ہوں گے..  
ادھر بیٹھو..

میری بات سنو.. تم نے جو کرنا ہے.. اس کمرے میں کر لینا.. لیکن مام اور باقی سب کے سامنے اسے رہو جسے افس میں سب کے ساتھ polite تھی.. سب کو عزت دیتی تھی سب تمہارے بارے میں اچھا سوچتے تھے نا.. کہ عینہ کی نیچے کتنی اچھی ہے.. لیکن اب مام کیا سوچیں گیں.. کس ٹائپ کی لڑکی ہے.. مینرز ہی نہیں ہیں... کوئی سلیقہ ہی نہیں ہے.. اکیلے رہ کر بگر گئی ہے.

شوہر سے کام کرواتا ہے.. دیکھو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے.. یہاں سے جاؤ گی تو سب کیا سوچیں گے کہ تم اچھی نہیں تھی.. اور سب سے بڑی بات تم اپنے بالوں کو چھپاتی ہو... تاکہ کوئی غیر محرم نہ دیکھ لے.. کوئی تمہے چھو نہ لے.. لیکن تم یہ سوچو نہ تمہے بے پردہ میں نے دیکھا ہے.. تمہے میں نے چھوا ہے.. تمہارا محرم ہی میں ہی بنا ہوں.. کیونکہ ہمارا نصیب لکھا تھا.. تم برداشت کرو گی کوئی اور

تمہے اسے دیکھے... یہاں سے جا کر کسے فیس کرو گی سب کو.. ایک نہ ایک دن سب کو ہمارے نکاح کا پتہ چل ہی جائے گا ناں..

عاقب عینہ کی سوچوں کا رخ بدل رہا تھا اور وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا.. یہ اُس کے چہرے سے پتہ چل رہا تھا..

میں نہیں چاہتی تھی کوئی غیر مرد میرے بال دیکھے.. مجھے چھوئے.. لیکن یہ سب آپ نے کیا.. اور میں اللہ کا شکر ادا کرتی نہیں تھکتی.. میں بے پردہ نہیں ہوئی.. میں نے بہت مشکلوں سے دنیا سے چھپا کر رکھا ہوا تھا خود کو... لیکن آپ نے میرے ساتھ بہت بُرا کیا ہے..

آپ کی وجہ سے میں اتنی بُری بنی ہوں.. اب آپ کے ساتھ ہی بُرا رویہ ہو گا... اور آپ کی مام کو دیکھاؤ گی.. عینہ کتنی اچھی ہے..

عینہ روہانسی ہوتے سوچتے بول رہی تھی اور عاقب سوچ رہا تھا.. اتنا معصوم اور پاکیزہ بھی کوئی ہو سکتا ہے... اس کی سوچ کتنی اعلیٰ ہے.. کیا ہر لڑکی کی سوچ ایسی ہے.. پھر وہ زبردستی نیچے کھانے کے لئے لے گیا.. ہاں اگلے دن خود جا کر ڈھیڑوں شوپینگ بھی کر کے آیا تھا.. کیونکہ عینہ دو دن سے ایک ہی لباس میں تھی..

کتنے ہی دن ایسے ہی گزر گئے.. عینہ کمرے میں چپ چاپ ٹی وی دیکھتی رہتی.. یا حرا سے بات کر لیتی.. شفق بیگم کا رویہ نہ سخت تھا نہ نرم... بس وہ کچھ کہتی نہیں تھی عینہ کو.. عینہ تنہائی پسند تھی.. یہ عاقب اچھے سے جانتا تھا.. اس لئے کبھی اس کی تنہائی میں خلل ڈالنے کا سبب نہ بنا تھا.. وہ ویسے بھی افس کے کاموں میں کافی الجھا ہوا تھا

ایک دن شاہد صاحب نے ولیمہ کرنے کا فیصلہ کیا.. سب رات کے کھانے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے.. جب وہ گویا ہوئے

ڈیڈ مام سے پوچھ لیں.. مجھے اور عینہ کو کوئی اعتراض نہیں....

عاقب کندھے اچکاتا بولا..

کیوں عینہ...

جی نہیں..

عینہ دبی اواز میں با مشکل بولی

عاقب جانتا تھا وہ اچھی بہو بن کر ہاں ہی کرے گی..

ایسے ہوا تھا میری شادی کے بعد زندگی کا آغاز.. اپنی میں اکیلے رہ کر اتنی تنہائی پسند ہو گئی تھی.. کہ

کبھی کبھی انہیں کمرے میں نہیں آنے دیتی تھی.... اور کبھی چھونے کی کوشش تک نہیں کی تھی

انہوں نے اور نہ ہی ہمارے درمیان کوئی ریلیشن بنانے کی کوشش کی تھی.. وہ اتنے باکردار ہیں..

سحر جس طرح اُس نے تمہے ٹریپ کیا تھا.. میں تو سوچ سوچ کے حیران ہو رہی ہوں.. اور تم حد سے

زیادہ بیوقوف ہو... وہ تمہاری سوچیں تک پڑھ سکتا تھا.. آج تک میں تمہاری سوچ تک نہیں پہنچ پائی..

سحر ایمان کی بات سن کر مسکرا دی..

جب سب ٹھیک سے تمہارے مطابق چل رہا تھا تو تم کیوں آئی... یا اُس نے تمہے نکالا تھا... اور یاسر کو

کسے پتہ سب..

اپنی وہ بھائی کے دوست ہیں ناں اور میں آپ کو ابھی تو صرف شروعات بتائی ہے.. آگے بھی سن

لیں..

"تو پھر ہوا تھا ولیمہ...؟؟"

"ہم کیوں نہیں ائے...؟؟"

"ہمیں بلایا نہیں تھا کیا...؟؟"

ایمان سوال پہ سوال کر رہی تھی..

ایمان بے صبری سے سوال پہ سوال پوچھ رہی تھی تو سحر لمبی اہ لیتی گویا ہوئی.. آس وقت وہ دونوں سحر کے کمرے میں بیٹھی ہوئیں تھیں.. یاسر انس اور عابی کے ساتھ لاونچ میں تھا.. عینہ کھانا کھا کر اپنے روم میں جا چکی تھی.. عاقب شاہد صاحب اور شفق بیگم کے ساتھ بیٹھا ولیمہ کے انتظامات ڈسکس کرنے لگ گیا.. ساتھ ساتھ وہ سر کو بھی مسل رہا تھا..

"کیا ہوا میری جان...؟؟"

شفق بیگم فکر مندی سے عاقب کو سر مسلتے دیکھ کر بولیں..

کچھ نہیں مام... بس سر میں درد ہے.. سوؤں گا تو ٹھیک ہو جائے گا..

عاقب نہ لو اتنی ٹینشن پروجیکٹ کی.. ہمارے نصیب میں ہو گا تو مل جائے گا..

شاہد صاحب فوری دھیمے لہجے میں سمجھانے لگے..

ڈیڈ میں پوری کوشش کر رہا ہوں.. ورنہ آپ جانتے ہیں.. کتنا بُرا ہو گا..

آپ دونوں ہی اجکل پریشان ہیں.. یہ فیاض بھائی نے تو پھر کچھ نہیں کیا..

شفق بیگم کن اکھیوں سے دونوں کو دیکھتے بولیں..

آپ چھوڑیں بیگم یہ افس کے معاملات ہیں.. آپ ولیمے کی تیاری کریں.. اگلے ہفتے تک ہو جانا چاہیے..

شاہد صاحب کچھ سوچتے ہوئے بولے..

مام میں سونے جا رہا ہوں.. باقی آپ ڈیڈ سے ڈسکس کر لیں..

عاقب اپنا موبائل اٹھاتے اٹھا..

عینہ کی طرف سے کون کون ہو گا.. اُسے کہنا مجھے لیسٹ دے دے..

مام اُس کے parents کی ڈیٹھ ہو گئی ہے.. بہن بھائی اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہیں.. اس کی فیملی ہم ہی ہیں..

عاقب تھرے ہوئے لہجے میں بولا.. پانی کا جگ پکڑے نیچے اتی عینہ عاقب کی باتیں سن چکی تھی.. ٹھنڈی اہ بھرتی کیچن کی طرف چل دی..

پانی لے کر روم میں ایی تو عاقب ڈریسر کے سامنے کھڑے بال برش کر رہا تھا..

رات کو تو جسے حوروں نے خوابوں میں انا ہے جو بال سیٹ کرنا اہم ہے..

عینہ منہ میں بربراتی جگ ٹیبل پر رکھ کر پلٹی..

ایک ہی حور کافی ہے.. اوروں کی گنجائش نہیں ہے.. دل اور دماغ میں..

عاقب برش رکھتے گھبیر لہجے میں بولا تو عینہ تپتپا گئی.. اس نے لا پرواہی ظاہر کی جسے اُس نے سنا ہی نہیں عاقب نے کیا کہا..

"روم میں سو جاؤں..؟؟" اگر آپ کی تنہائی میں خلل ڈالنے کی گستاخی نہ کروں تو...؟؟"

آپ کا روم میں ہے.. جہاں مرضی سوئیں..  
 عینہ کندھے اچکاتی اپنا موبائل لے کر بیٹھ گئی..  
 اتنی عنایت... اللہ کیا چیز ہے یہ.. کبھی جو پیار سے دیکھا ہو..  
 عاقب بیڈ پر لیٹے سوچنے لگا..

"سُنیے پروجیکٹ کا کیا بنا...؟؟" کہاں تک پہنچی تیاری... میری پریزنٹیشن سے تو 100% چانس  
 ہیں..

عینہ کو یاد آیا تو فوری بولی..

"کونسا پروجیکٹ...؟؟"

نا سمجھی سے پوچھا گیا..

جس کے لئے ہم اسلام آباد گئے تھے..

دانت پستے ہوئے بتایا گیا..

تھوڑی دیر تو عاقب بولا ہی نہیں.. عینہ منتظر ہی رہی..

"ٹھیک ہے سو جائیں.."

عینہ لا پرواہی سے بول کر موبائل میں مصروف ہو گئی.. اور عاقب عینہ کو صوفے پر اڑی ترچھی بیٹھی  
 دیکھتے انکھیں موند گیا.. جسے اپنے اندر سکون اُتار رہا ہو..

"اب 10% بھی نہیں لگ رہے چانس.."

تھوڑی دیر بعد فکر مند انداز میں بتا ہی دیا...

عینہ نے سر اٹھا کر عاقب کو حیوان پریشان انداز سے دیکھا...

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں..؟؟"

اگر ایسا ہوا تو لون کہاں سے ادا ہو گا..

عینہ یہ ہی تو سمجھ نہیں ا رہا... دن رات یہ ہی سوچ رہا ہوں.. اب تھک گیا ہوں  
میں کل سے آپ کے ساتھ افس جاؤں گی..

عینہ جانتی تھی عاقب اکیلے ہینڈل نہیں کر پائے گا.. اس لئے حتمہ لہجے میں بولی  
عاقب کروٹ کے بل لیٹے کھنی ٹکے پہ ٹکائے ٹیکٹکی باندھے عینہ کو دیکھنے لگ گیا..  
میں انٹی سے بات کر لوں گی.. اس لئے آپ ایسے نہ دیکھیں..

عینہ سب سمجھتے ہوئے بھی انجان بنتے بولی..

اگر بھروسہ کرتی ہو تو بیڈ پر بھی سو جایا کرو.. کسی نے یہاں دیکھ لیا تو فضول میں صفایاں دینی پڑیں  
گیں..

عاقب نرم لہجے میں کہہ کر سیدھا ہو کر لیٹ گیا.. اور تھوڑی ہی دیر میں سو گیا.. عینہ میں سر اٹھانے  
کی ہمت بھی نہیں تھی.... وہ عاقب کی بات اور لہجہ سے سب سمجھ جاتی تھی.. جب اُسے لگا وہ سو گیا  
ہے تو سر اٹھا کر اُسے دیکھا.. جس کی آنکھیں بند تھیں.. بال پیشانی پر بکھیرے ہوئے تھے.. چہرے  
پر طمانیت ہی طمانیت تھی..

میں افس جانے کا کہہ رہی تھی.. اور یہ مجھے کچھ اور ہی طرف موڑ دیتے.. اب ایسے سو رہے ہیں..  
جسے قلعہ فتح کر لیا ہو.. میرا چین چھین کر..

فون سائیڈ پر رکھتے بربراتے ہوئے اُٹھی اور دبے پاؤں اکریڈ کے کنارے لیٹ گئی۔ پھر کچھ سوچتے ریلکس ہو کر پھلتے ہوئے لیٹ گئی۔ کیویک عاقب سائیڈ پر سویا ہوا تھا۔ جب سونا ہے تو کھل کر ریلکس ہو کر سوئے بندہ۔

"کیویک میں جانتی ہوں۔ آپ میرا مان اور اپنا کردار ہمیشہ بلند رکھیں گے" عینہ عاقب کو دیکھتے بول کر آرام سے سو گئیں۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی۔ ساتھ لیٹا شخص سویا بھی تھا کہ نہیں۔ عینہ کے بیڈ پر لیٹے کی اہٹ عاقب کو نیند سے کھینچ لائی تھی۔ اُس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔ عینہ کا یہ انداز ہی تو اُس کی محبت کے بڑھاوے کے لئے کافی تھا۔ مام بھابی کو افس نہیں جانا چاہئے تھا۔ میں بور ہو رہی ہوں۔

حرا حارث گھر پہ ہے۔ جاؤ اُس کا سر کھاؤ۔ مجھے کام کرنے دو۔ سارے انتظام دیکھنے میں نے۔ شفق بیگم نے کڑے تیوروں سے ڈپٹا

میرے پانچ فرینڈز ایس گے۔ لسٹ میں گنجائش نکال لیں۔ جا رہی ہوں بھائی کے روم میں۔ حرا کشن پٹختے ہوئے صوفے سے اُٹھی اور حارث کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ ویسے بھابی آپ کے ہاتھوں سے نکلنے والی ہیں۔

حرا جاتے جاتے شرارت کہہ کر بھاگ گئی۔ شفق بیگم نے سر جھٹکا۔ اور اپنے کام میں مصروف ہو گئیں۔

افس میں عینہ کو سمجھ نہیں رہا تھا کہاں سے شروع کرے۔ ہر کام ادھورا تھا۔ ادھورے کام پورے کرنا اُسے دنیا کا سب سے بُرا اور مشکل کام لگنا تھا۔



عینہ بیٹا یہ فائل دیکھ لو..

شاہد صاحب اندر اتے ہچکچاتے ہوئے بولے..

عینہ کو ڈھیڑوں شرمندگی ہوئی "وہ پہلے کیوں افس نہیں ائی..؟؟" جو بھی تھا کام وہ ہمیشہ پرفیکٹ کرتی تھی..

انگل میں دیکھ لیتی ہوں..

عینہ نے نرمی سے کہتے فائل لی..

عاقب کو تو جسے ڈھارس ملی تھی عینہ کے کام میں ہیلپ کرنے سے..

تھکے ہارے جب وہ تینوں گھر آئے تو شفق بیگم نے تینوں کے لئے چائے منگوائی..

بھابی کیسا لگا شادی کے بعد افس جا کر.. "سوری" اپنے ہی افس جا کر

حارث نے اکسائٹڈ ہوتے پوچھا....عینہ جو صوفے پر بیٹھی ہی تھی.. زبردستی مسکرا دی.. بولنے کی ہمت نہیں تھی..

بھابی آپ یہ کسے کرتی ہیں حجاب... مشکل نہیں ہوتی کام میں... انکنفر ٹیبل ہوتا ہو گا ناں..

حرا نے نا سمجھی سے سوچتے پوچھا..

انکنفر ٹیبل میں تب ہوں گی جب کام کے دوران غیر مردوں کی نظریں میرے اوپر پڑیں... ہاں جس

نے ڈالنی ہو وہ پھر بھی ڈال ہی لیتے..

آخری لائن عاقب کو سنائی گئی تھی.

حجاب کے ساتھ میں کنفرٹیبلی male workers کے ساتھ کام کرتی ہوں.. کیونکہ کوئی مجھے کھلے بالوں میں دیکھ کر اپنی گندی نظریں نہیں ڈالتا.. بلکہ حجاب میں پردے میں دیکھ کر احترام سے نظریں جھکا لیتے ہیں..

عینہ کی بات سن کر شفق بیگم کو اپنے بیٹے کی پسند پہ فخر ہوا تھا.. شاہد صاحب نے جتنی نظروں سے شفق بیگم کو دیکھا تو وہ مسکرا دیں..

واوو بھابی یہ تو بہت اچھی بات کہی... اب میں بھی سر پہ ڈوٹا لوں گی..  
حرا امپریس ہوتے بولی..

بھابی بھائی بھی احترام کی نظر سے دیکھتے تھے یاں.....

حارث عاقب کی خونخوار گھوریوں کو نظر انداز کرتا یاں کو لمبا کرتے وہیں رک گیا..  
میں نے کبھی گور نہیں کیا تھا..

عینہ نے صاف دلی سے کہا اور اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر اوپر کی طرف چل دی...  
مام بھابی بہت اچھی ہیں.. چراغ لے کر بھی ڈھونڈتیں تو کبھی نہ ملتیں.. اپنے بیٹے کی دعائیں لیں دن رات... اور میرے لئے دعا کریں.. اللہ مجھے بھی توفیق دے ایسا کام کرنے کی..

آخر میں عاقب کو آنکھ مارتے کہا گیا تھا.. حرا تو عینہ کی باتوں کے سحر میں ہی کھوئی ہوئی تھی..  
تم سے اچھے کام کی امید بھی نہیں ہے... اتنی توفیق نہیں ہوئی.. باپ اور بھائی کے ساتھ جا کر افس میں ہاتھ ہی بٹا لو... بس الٹ پٹانگ کام کروا لو..

اب شفق بیگم کی شکایات شروع ہو چکیں تھیں.. جو شاید صاحب خاموشی سے سن رہے تھے.. اور حارث سر کھجانے لگ گیا تھا.. کیوں کہ اُسی کی تعریف جو ہو رہی تھی... عاقب سر جھٹک کر اپنے کمرے میں فریش ہونے کا کہہ کر چلا گیا..

رات کو کھانے سے فارغ ہو کر عینہ شاہد صاحب کو ریٹ کرنے کا کہہ کر خود فائلیں اور لیپ ٹاپ لے کر اسٹڈی میں ہی بیٹھ گئی تھی..

عاقب بھی دبے پاؤں صوفے پر اُس کے ساتھ اکر بیٹھ گیا..  
عینہ کو تو پتہ ہی نہ چلا.. نظروں کی تپیش محسوس کرتے چہرہ موڑ کر دیکھا تو دنگ رہ گئی.. "آپ کب ائے..؟؟"

عاقب جذبے لٹاتی نظروں سے دیکھ رہا تھا.. عینہ کے چونکنے پہ ہلکا سا مسکرا دیا..  
جب تم دنیا سے بے گانہ اپنی دنیا میں مصروف تھی..  
عاقب نے مسکراتے ہوئے کہا..

آپ کے تو کسی بھی کام کی اہٹ کا پتہ ہی نہیں چلتا.. کوئی اتنا احتیاط سے کسے کام کرتا لیتا ہے.. ساتھ بیٹھے شخص کو بھنک ہی نہ ہو.. کیا صلاحیت ہے...

عینہ داد دینے والی انداز میں بولی  
میں ایسا ہی ہوں.. کچھ بھی محسوس نہیں کرواتا...  
ایسے جتایا گیا.. جسے اُسے فرق نہیں پڑا..

جسے تم سی ای ڈی افسر کی طرح سراخ لگاتی ہو.. تم میں بھی تو صلاحیت ہے..

لڑکیوں کو اپنی انکھیں اور دماغ ہمیشہ ضرورت سے زیادہ کھلی رکھنی چاہیں..  
ہاں اسی لئے دھول سے اندازہ لگا لیتی ہیں.. "کوئی آیا تھا.."  
کیا صلاحیت ہے..

عاقب بھی جتاتے ہوئے داد دیتے بولا.. اور فائل کھول لی..  
آپ میرے فلیٹ پر کسے اتے تھے.. انج یہ میسٹری سلجھا ہی دیں..  
عینہ چیزیں ایک سائیڈ پر رکھ کر اپنی ساری توجہ اُس پر مرکوز کرتے بولی....  
تم خود پتہ لگا لو....  
مسکراہٹ دباتے کہا گیا..

میں نے ونڈوز لاکڈ کروالیں تھیں... جب شک ہوا تھا.. لیکن آپ پھر بھی اجاتے تھے... کون سا  
جادو ہے آپ کے پاس..

عینہ تھکے ہوئے انداز میں چبا کر بولی..

پہلی بات میں کوئی بلی چوہا یا بندر نہیں ہوں.. جو کھڑکی سے کود کر اوں گا... "جانور ہوں کیا؟؟"  
دوسری بات میں ڈوبلیکیٹ چابی سے دروازہ کھول کر انسانوں کی طرح اپنے پیروں پہ چل کر اندر اتا  
تھا..

عاقب نے آرام سے ٹھر ٹھر کر ایک ایک لفظ ادا کیا..  
عینہ تو حیرت سے اُسے دیکھے ہی جا رہی تھی..

جب تم نے مجھے اپنا لیٹ آنے کا کارنامہ بتایا تھا.. بلیو می.. بہت مشکلوں سے اپنا قہقہہ روکا تھا.. تمہاری طرف دیکھتا تو اپنی ہنسی نہ روک پاتا اس لئے ادھر ادھر دیکھنے لگ گیا تھا.. اس وقت عاقب کی آنکھوں اور ہونٹوں کی مسکراہٹ دیکھنے والی تھی.. عینہ تو نظریں ہی چُرا گئی.. آپ نے میرا مزاح اُرایا تھا..

شکایتی انداز میں پوچھا گیا..

میری اتنی مجال... بس دل نے میری محبت کو خراج تحسین پیش کیا تھا.. لیکن تمہارے اعتماد کی داد دیتا ہوں..

وہ دھول میرے ہی پاؤں کی تھی.. اسی لئے اگلی بار مزید احتیاط سے اتا تھا.. تاکہ غلطی سے بھی کوئی غلطی نہ ہو..

عاقب بے خودی میں عینہ کی ناک کھنچتے بولا..

کیوں کہ مجھے اندازہ ہو گیا تھا.. جنت کی حوریں بہت سمجھداد ہوتی ہیں... عام لڑکیوں کی طرح بیوقوف نہیں..

عاقب شرارت سے آنکھ مارتے ہوئے بولا تو عینہ کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ اکر معدم ہوئی تھی.. کھل کر ہنس لو تاکہ میری باقی تھکن بھی اتر جائے..

عاقب کی نظریں فائل پر تھیں.. لیکن پھر بھی وہ جتلانا نہ بھولا..

عینہ اُس کے بعد کچھ نہ بولی اور لیپ ٹاپ لے کر کام میں مصروف ہو گئی..

مام کہہ رہی ہیں.. کل ڈریس ارڈر کرانا.. تاکہ جلدی مل جائے.. لیکن میں نے منع کر دیا.. میں نے بتا دیا تھا آپ کی بہو کے لئے ڈریس پہلے سے موجود ہے.. عاقب لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظریں مرکوز کیے بولا..  
"کونسا..؟؟"

مصروف سے انداز میں پوچھا گیا..  
جس پہ آپ کی رال ٹپکی تھی اور میرے ساتھ ہونے کی وجہ سے لے نہیں پائی..  
وہ وہ..

عینہ حیرانی اور خوشی سے اٹکتے بولی..  
جی ہاں وہ ہی..  
جب تم چنچ کرنے لگی تھی.. تب میں خرید کر گاڑی میں رکھ لیا تھا..  
سچی..

عینہ چہکتی ہوئی بولی..  
ایسا ہو سکتا ہے.. جو چیز تمہارا آنکھوں کو اچھی لگے اور وہ تمہے میسر نہ ہو..  
عاقب گھبیر لہجے میں بولا تو عینہ بنیاز ہو گئی.. جسے اُس نے کچھ سنا ہی نہیں.. دل اچانک سے تیز ڈھرکا تھا.. لیکن اُس نے فوری اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا..  
یہ دیکھیں...

عینہ نے لا پرواہی ظاہر کرتے اسکرین کی طرف اشارہ کیا...

سب ہمیں سپورٹ کر رہے... مطلب پروجیکٹ ہمارا ہی ہو گا...  
 "ان شاء اللہ"

عاقب نے مسکرا کر متبسم نگاہوں سے عینہ کو دیکھا...

عینہ عاقب کے جذبوں کا جانے انجانے میں احترام کرنے لگ گئی تھی.. لیکن اُس کی سوچیں جھجک ختم ہونے نہیں دے رہیں تھیں.. دل اور دماغ میں جنگ چھیڑی رہتی تھی..  
 اج افس میں سب نارمل تھا.. سب پہلے سے زیادہ ریسپیکٹ دے رہے تھے..

کیوں کہ تم ریسپیکٹ ڈیزو کرتی ہو..

عاقب فائل پر نظر ڈراتا بولا..

لیکن میں تو سوچ..

عینہ کم سوچا کرو...

عاقب عینہ کی بات بچ میں کاٹا منت بھرے انداز میں بولا... تو عینہ لب بھنج گئی..

لوگ اُن کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں جن کا کردار مشقوق ہو.. اور تم میرے افس کی سب سے قابل فخر لڑکی (حور) تھی..

جان بوجھ کر حور کہا گیا.. وہ عینہ کے دماغ میں چل رہی باتیں جانتا تھا.. لوگ کیا کہیں گے وغیرہ وغیرہ..

تم پھر آپ نے اُس دن کیوں نہیں بتایا..

اُمی برو اٹھا کر پوچھا گیا..

کس دن...

عاقب سوچتے ہوئے بولا۔

جس دن زبردستی لے کر گئے تھے۔

دانت کچکچاتے بتلایا گیا۔

کسی کو اپنی نیت بتانی تھی... اور جب رب وسیلہ بنائے تو بندے کیوں نہ لیبک کہیں۔

گہری سانس خارج کرتے آنکھوں میں شوخی اور پیار لیے بتایا گیا۔

عینہ کی تو پھر ہمت ہی نہ ہوئی تھی بولنے کی.. خود کو دل میں کوسنے لگ گئی.. کس بندے سے سوال

کرنے لگ جاتی ہوں.. جو اگلے بندے کے چاروں شانے چٹ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے.. میں اپنے

آپ کو ایسے ہی اوور سمارٹ سمجھتی تھی.. لیکن یہ بندہ تو اسے چالاکی سے کام کرتا ہے کہ دوسرے

انسان کی بولتی ہی بند ہو جائے..

اففف میں کیوں سوچ رہی اتنا..

عینہ کا فائل پہ کم اور عاقب کو سوچنے پہ زیادہ دھیان تھا.. بہت عرصے سے اُس کا دماغ عاقب کو ہی

سوچتا تھا.. اور یہ بات کبھی اُس نے خود کو ہی محسوس نہ کروائی تھی.. تھک ہار کر خود کو ڈپٹے سارا

دھیان فائل پر کیا... اور کام کرنے لگی.. اُسے کل تک یہ شاہد صاحب کو دینی تھی..

عاقب تو کام کرتے کرتے وہیں عینہ کے کندھے پر سر رکھ کر سو گیا.. پہلے تو عینہ ہچکچائی.. پھر کام میں

مصروف ہو گئی.. وہ اُسے اٹھا کر نیند خراب نہیں کرنا چاہتی تھی.. اتنی مروٹ تو تھی اُس میں..

حرا اپنے کمرے میں بیٹھی عینہ کی باتوں کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی..



حرا کو یاد آیا کسے ایک لڑکا انکھوں میں ہوس لیے پیچھے لگ گیا تھا.. کیوں کہ وہ کھلے بالوں میں ڈوبٹا کندھے پہ جھلائے مال میں گھوم رہی تھی.. اگر اُس کی دوستے ساتھ نہ ہوتیں تو ناجانے کیا ہوتا.. یہ سوچ کر اب بھی وہ کانپ جاتی تھی.

بھابی نے کہا تھا حجاب کرنے والی لڑکی کو لوگ احترام سے دیکھتے ہیں.. پر بھابی اتنی پیاری لگتی ہیں حجاب کر کے.. "کیا میں بھی لگوں گی..؟؟"

حرا عجیب کشمکش میں تھی.. اُٹھ کر شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر حجاب کرنے کی کوشش کرنے لگی..

"ما شاء اللہ"

کتنی پیاری لگ رہی ہے میری حرا..

شفق بیگم کچھ کاغذات پکڑے اندر اتے بولیں.. حرا فوری گھسیا گئی تھی.

مام وہ میں دیکھ رہی تھی.. مجھ پہ سوٹ کرتا ہے کہ نہیں..

بھابی پہ تو بہت سوٹ کرتا.. اور بھابی نے بالکل ٹھیک کہا تھا ناں...

حرا ہچکچاتے ہوئے اٹکتے ہوئے بولی..

شفق بیگم حرا کی جھجک سمجھ گئیں تھیں..

بالکل ٹھیک کہا تھا میری بہو نے.. میں اپنی تربیت میں یہ چیز بھول گئی تھی.. لیکن اُس نے بہت اچھے طریقے سے باور کروا دیا.. خود کو چھپا کر رکھو گی تو عزت و احترام سے جانی جاؤ گی..

سچ میں مام میں کر لوں... جسی بھابی کو دیکھ کر ریسپیکٹ کرنے کو دل کرتا ہے.. ویسے لوگ مجھے بھی دیکھیں گے..

ہاں..

شفق بیگم نرمی سے بولیں..

..Thank God

میں سمجھی تھی آپ غصہ ہوں گیں..

اچھا یہ لسٹ ہے.. ان کارڈز پہ صبح تک نام لکھ دینا.. میں عقل مندانا باتوں پہ غصہ نہیں ہوتی.. اچھا مام..

حرامنہ کے زاویے بگاڑتے بولی..

کام کرنے پہ تو تم دونوں بہن بھائی کو موت پڑتی.. اپنی بھابی کو ہی دیکھ لو تمہارے ڈیڈ بتا رہے تھے ایک ہی دن میں میرا اور عاقب کا ادھا کام ہینڈل کر لیا اور تم دونوں سے اتنا سا کام بھی نہیں ہوتا.. مام آپ بھابی کی تعریف کر رہی ہیں..

حرامسکراہٹ دباتے حیرت سے بولی..

میں تمہے مثال دے رہی ہوں.

کر دینا صبح تک..

شفق بیگم خفگی سے بول کر فوری کمرے سے نکل گئیں..

اپنے کمرے کی طرف جاتے اُن کی نظر اسٹڈی پہ پڑی..

ابھی تک لائیت اون ہے... یہ عاقب بھی ناں..

شفق بیگم دبے پاؤں دروازے تک پہنچی تو تھوڑا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو دنگ رہ گئیں..  
عینہ پورے دھیان سے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کر رہی تھی اور عاقب اُس کے کندھے پر سر رکھے سویا ہوا تھا..

کیا لڑکی ہے یہ...  
تھکتی نہیں ہے..

کسے میرا نکما بیٹا اُسی کا کندھا توڑ رہا ہے اور وہ اُسی کے بزنس کو بچانے کے لئے محنت کر رہی..  
اج مجھے اپنے بیٹے کی پسند پہ فخر ہو رہا ہے..

"اللہ ان دونوں کی جوڑی سلامت رکھنا."

شفق بیگم دل میں ڈھیروں دعائیں کرتیں واپس پلٹ گئیں.. ایک جھجک تھی جس کی وجہ سے وہ اندر جا کر یہ نہیں کہہ پائیں کہ سو جاؤ جا کر.. صبح کر لینا کام..  
کام کرتے عینہ کی گردن اکڑ گئی تھی.. ہاتھوں سے پکڑ گردن کو ادھر ادھر ہلانے لگ گئی.. عاقب فوری ہلنے سے نیند سے بیدار ہوا..

سو سوری مجھے اُٹھا دیتی..

کوئی بات نہیں.. چلیں روم میں چل کر سوتے ہیں.. ال موسٹ کام ہو گیا..  
عاقب سر ہلاتا اُٹھا اور دونوں کمرے کی طرف بڑھ گئے...

وہ دن بھی اہی گیا جس سے عینہ گھبرا رہی تھی.. اُس کے سامنے کھڑے وہ کتنی ہی دیر خود کو دیکھتی رہی.. اپنی پسندیدہ میکسی میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک اچھی لگ رہی تھی..

اماں بی نے کمرے میں اکر شفق بیگم کا پیغام دیا تو اُس نے سر ہلا دیا..

بہو رانی "ماشاء اللہ" بہت روپ آیا ہے آپ پہ دلہن بن کر..

شکریہ اماں بی..

عینہ نے ہلکی سی آواز میں کہا.. اج کے دن اُس کے بھائی بہن نہ تھے اُس کے ساتھ..

انہوں نے بھی تو مجھے شامل نہیں کیا اپنی خوشی میں.. تو میں کیوں کروں..

عینہ نے یہ سوچ کر خود کو تسلی دے دی تھی..

اماں بی نے کچھ پڑھ کر اُس پہ دم کیا.. تو وہ چونکی..

بہو رانی نظر نہیں لگے گی آپ کو.. اس لئے ایت دم کر کے پھونکی ہے..

عینہ اماں بی کی بات سن کر پھیکا سا مسکرا دی..

تب ہی عاقب اندر آیا تو اماں بی دونوں کو دعائیں دیتیں چلی گئی..

میں تمہے اسے ہی نہیں کہتا تھا "حور"

جذبے لٹاتی نظروں سے عینہ کو سنایا گیا..

عاقب بے خودی کے الم میں عینہ کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ تبھی حرا دروازہ کھول کر اندر افرتفری میں اندر آئی..

بھائی بھابی کو لے کر جائیں.. پلیز.... مام مجھے ڈانٹ رہیں ہیں..



ولہانا پن سے دیکھنا..

آپ کو حرا کے سامنے ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا.. وہ بہن ہے آپ کی کیا سوچے گی..  
عینہ انگلیاں مڑوڑتے دھیمی آواز میں بولی.  
کوئی بھی کہے گا اگر تمہے مجھ سے چھینے کے لئے تو میں آرام سے بیٹھ جاؤں گا  
وہ آپ کی بہن ہے..

"بس میں اتنا جانتا ہوں میں تمہے خود سے دور ہونے نہیں دوں گا.."  
عاقب نے سخت لہجے میں باور کروایا..  
اب چلو...

وہ عینہ کا ہاتھ تھامتے کمرے سے نکلا.. عینہ کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دیا..  
یہ دوسری بار آپ مجھے اتنی بے دردی سے لے کر جا رہے ہیں.  
عینہ کے بولنے پہ عاقب کو اپنے لہجے کی سنگینی کا احساس ہوا..  
سوری ہار موڈ اسپیٹ ہو گیا تھا.

عاقب فوری اپنی گرفت ہلکی کرتے شرمندہ ہوتے بولا..

عینہ نے کوئی جواب نہ دیا اور چپ چاپ چلتی رہی.. عاقب کا رویہ ایسا ہوتا تھا کہ عینہ کی بولتی بند ہو  
ہی جاتی تھی..

اسٹیج پہ ایک ساتھ کھڑے وہ دونوں بہت ہی خوبصورت لگ رہے تھے.. کسی نے تو چاند سورج کی  
جوڑی کہا تو کسی نے کچھ.. عاقب کا موڈ پھر سے فریش ہو گیا تھا.. تعریف سن کر.. عینہ چپ چاپ اُس

کے پہلو میں کھڑی تھی.. جب یاسر اُن کے نزدیک آیا...

"کسی ہو پیاری بہنا...؟؟"

"ٹھیک ہوں.."

"آپ کسے ہیں...؟؟"

میں الحمد للہ بالکل ٹھیک.. اج تمہارے جسی پیاری سی گڑیا کا ڈیڈ بن گیا.. اور میں دعا کروں گا اُس کا نصیب بھی تمہارے جیسا ہو..

بھائی...

عینہ نے آنکھوں میں حیرت لیے یاسر کو دیکھا..

ابھی تم حیران ہو رہی ہو... ایک وقت ائے گا.. تم رشک کرو گی اپنی قسمت پہ

یاسر نے عاقب کو دیکھتے کہا... جو حادث کو نا جانے کیا ہدایت دے رہا تھا..

ہو سکتا ہے..

"آپ کی وائف ٹھیک ہیں...؟؟"

ہاں ٹھیک بھی ہے اداس بھی تھی... اس لئے بس اب تم سے مل کر گھر جا رہا ہوں.. ہسپتال سے

ڈسچارج کروا کے ادھر آ گیا تھا... اپنی بہن کو دعائیں دینے..

بہت شکریہ بھائی اپ کا..

مجھے اسے لگ رہا تھا.. اتنی بڑی محفل میں اکیلی ہوں میں..

ارے اکیلی کیوں.. یہ ہے ناں... اس کے ہوتے کبھی خود کو اکیلا نہ سمجھنا.. لڑ لینا... ڈانٹ لینا.. کبھی

کبھی مار بھی لینا.. کچھ نہیں کہے گا بچارہ..

عاقب اُن کے نزدیک آیا ہی تھا.. تبھی یاسر اُس کے گلے میں ایک بازو جمائل کرتے شرارت سے بولا..

عینہ یاسر کی بات سن کر ہلکا سا مسکرا کر نظریں جھکا گئی.. عینہ کے مسکرانے سے کسی کے چہرے پر ڈھیروں طمانیت آئی تھی.. اور دو کھڑے کسی نے زہر الودہ رہریلی نظروں سے عینہ کو شرما تے دیکھا تھا..

تمہاری مسکراہٹ نہ چھین لی تو میں بھی فاریہ نہیں..

فاریہ نے مٹھیاں سختے سے بھنچے ہوئے کہا.. اُس کا چہرہ اُس وقت احساس توہین اور ہارنے کی وجہ سے دھواں دھواں ہوا ہوا تھا.. انکھوں سے شعلے نکل رہے تھے..

چلو اب میں چلتا ہوں.. خیال رکھنا میری بہن کا..

یاسر وارن کرتے بولا..

"خوش رہو.. سلامت رہو اور ہمیشہ ثابت قدم رہو.."

"سدا سہاگن رہو.."

یہ کہنا بھول گئے تھے..!

یاسر نے عینہ کے سر پر ہاتھ رکھتے دعائیں دیں ہی تھیں کہ آخر میں عاقب انکھوں میں شوخی لیے بولا..

اب تمہاری بہن ثابت قدم رہی تو میں جلدی نہ مر جاؤں..



عاقب بنیازی سے بولا..

عاقب کی بات سن کر عینہ کے دل کو کچھ ہوا تھا.. اُس نے ایک دم سے تڑپ کر عاقب کو دیکھا تھا..  
عاقب کچھ بھی بولتے ہو..

ڈیڈ اور انکل بلا رہے.. میں جاتا ہوں.. فضول گوئی سے پرہیز کرنا..

یاسر خفگی سے کہہ کر چلا گیا..

تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے.. دل تھام کر رکھنا..

میرا دل اتنا کمزور نہیں ہے..

فوری جواب ایا تھا..

دیکھتے ہیں.. پھر نہ کہنا میں نے بتایا نہیں..

عاقب انکھ مارتے اسٹیج سے اتر کر حارث کی طرف بڑھا تھا.. جو گیار تھامے چلا رہا تھا..

عینہ نے نا سمجھی سے دونوں کو دیکھا..

تبھی شفق بیگم اور حرا عینہ کے پاس آئیں.. اور نیچے لا کر کیک کی چھوٹی سی خوبصورت ٹیبل کے سامنے  
کھڑا کر دیا..

عاقب نے عینہ کا ہاتھ تھامتے کیک کٹ کیا.. عاقب کے ہاتھ میں عینہ کا کپکپا رہا تھا.. عاقب نے گہری  
نظروں سے دیکھتے عینہ کا ہاتھ دبا کر چھوڑ دیا.. پھر حارث کو اشارہ کیا..

واوو بھابی.. بھائی بہت کم گاتے ہیں.. اج آپ کے لئے گائیں گے.. یہ بھائی کا secret talent ہے..

عاقب کے جانے کے بعد حرا عینہ کے پاس ہوتے اکسانٹیڈ ہوتے اپنی ہی دھن میں بتا رہی تھی..

عاقب نے حارث سے گیتار پکڑتے عینہ کو دیکھا.. عینہ بھی حیرانگی سے عاقب کو ہی دیکھ رہی تھی..

...So ladies and gentlemen I dedicate this song to my precious wife

عاقب مائیک میں اپنی دلفریب آواز میں بولا اور حارث کو میوزک اون کرنے کا اشارہ کیا.. وہاں بیٹھا ہر شخص ہی عاقب کی طرف متوجہ تھا.. بہت کم لوگ جانتے تھے.. عاقب سنگینگ بھی کرتا ہے..

عاقب نے عینہ کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھے گانا شروع کیا تھا..

دل مانگ رہا ہے مہلت

تیرے ساتھ ڈھرنے کی

تیرے نام سے جینے کی

تیرے نام سے مرنے کی

دل مانگ رہا ہے مہلت

تیرے ساتھ ڈھرنے کی

تیرے نام سے جینے کی

تیرے نام سے مرنے کی

عاقب کی دلفریب آواز عینہ کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی.. پلکیں اٹھانے جھکانے کا کام شروع ہو چکا تھا.. عاقب کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی..

تیرے سنگ چلوں ہر دم

بن کر کے پر چھائی  
ایک بار اجازت دے  
مجھے تجھ میں ڈھلنے کی  
اجازت کے بول سن کر عینہ کی ہتیلیوں پہ پسینہ آنے لگ گیا تھا.. وہ عاقب کی نظروں سے سب سمجھ  
رہی تھی.. اُس کی نظروں کی تپیش اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی..  
دیکھا ہے جب سے تم کو  
میں نے یہ جانا ہے  
میری خواہش کے شہر میں  
بس تیرا ٹھکانہ ہے  
میں بھول گیا خود کو بھی  
بس یاد رہا ہے اب تو  
اتیری ہتیلی تے  
اس دل کو میں رکھ دوں  
دل بول رہا ہے حسرت  
ہر حد سے گزرنے کی  
تیرے نام سے جینے کی  
تیرے نام سے مرنے کی

اب صبح معنوں میں عینہ کی سیٹی گم ہوئی تھی.. عاقب کی آنکھوں کی حدت اور التجا دیکھ کر وہ تاپ نہ لاپائی تھی... اور سر مزید جھک گیا تھا..

دل مانگ رہا ہے مہلت  
تیرے ساتھ ڈھرنے کی  
تیرے نام سے جینے کی  
تیرے نام سے مرنے کی  
تیرے سنگ چلوں ہر دم  
بن کر کے پرچھائی  
اک بار اجازت دے..  
مجھے تجھ میں ڈھلنے کی

ہو ہو ہو...

ہو ہو ہو....

ہو ہو ہو..

ہو ہو ہو ہو....

ا ا ہ ہا.....

عاقب کا سارا فوکس عینہ پہ ہی تھا.. وہ اُس کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگا چکا تھا... وہ اس وقت کس کنڈیشن میں ہے.. اس لئے اُس کے پاس نہیں گیا تھا.. تھوڑا وقت دینا چاہتا تھا اُسے..

بھابی دیکھ لیں میرے بھائی کتنا اچھا گاتے ہیں..  
"آپ کو کیسا لگا..؟؟"

حارث بھائی اچھا ہی لگا ہو گا.. دیکھیں بھابی کسے شرما رہیں ہیں..  
حرا فوری ہنستے ہوئے بولی..

ہائے بھابی اپنے جیسی میرے لئے بھی ڈھونڈ دیں..  
حارث ٹھنڈی اہ بھرتا حسرت سے بولا..

بھائی نہ کہیں... عاقب بھائی نے سن لیا ناں تو آپ کی خیر نہیں... بھابی کو کچھ بھی کہنے کی گستاخی نہ  
کیجیے گا.. بہت شدت پسند ہیں بھابی کے معاملے میں..

حرا نے بڑی بوڑھی عورتوں کی طرح سمجھاتے ہوئے کہا.. عینہ تو عاقب کے بولوں کے سحر میں ہی  
کھوئی ہوئی تھی.. ان دونوں کو کیا جواب دیتی..

ارے دیکھ لیں گے بھائی کو بھی..  
بھائی بھی ہمارے..

بھابی بھی ہماری..

"کیوں بھابی... ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں...؟؟"

حارث نے عینہ سے تاکید چاہی..

عینہ نے ہلکا سا مسکرا کر سر ہلانے پہ اکتفا کیا..

شفق بیگم کسی خاتون سے بات کر کے ان کی طرف آئیں..

حرا جاؤ بھابی کو اندر لے جاؤ..

عینہ کو اندر جانا بھی ایک اور امتحان لگا.. عاقب کی پیغام دیتیں بے لگام نظریں اُس کا دل بند کرنے کے درپے تھیں.. وہ حرا کا ہاتھ تھامے عاقب کے پاس سے سر جھکائے گزر گئی... عاقب کی نظروں نے دور تک اُس کا تعاقب کیا تھا.. اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی اور کسی نے نفرت سے یہ منظر اپنی آنکھوں میں قید کیا تھا اور کچھ سوچتے وہاں سے چلا گیا تھا..

اپنی میں کمزور پڑ گئی تھی.. ایک باکردار شخص کی انا مجروح نہیں کر سکی تھی.. میں سارے حقوق اس کے نام کر دیے تھے.. جس چاہ اور احترام سے انہوں نے مانگیں تھے.. میں رد کر کے اُن کی توہین نہیں کر پائی..

سحر نے ہارے ہوئے لہجے میں اعتراف کیا..

نہ جانے کیا چھپا ہوا تھا اُس کی نگاہ الفت میں

نہ چاہتے ہوئے بھی اُس سے دل لگی کر بیٹھی

ہمارے ماں باپ نے ہمیں اسلام پہ چلنے کی تلقین کی تھی.. یہ ہماری تربیت میں ہے.. ہم شریعت کے خلاف نہیں جاتے.. تم نے صرف نیک بیوی ہونے کا ثبوت دیا تھا.. اختلافات اپنی جگہ.. لیکن ہم گناہ گار نہیں بن سکتے..

ایمان نے نرمی سے سمجھایا..

ایک مرد کے کردار کا اندازہ اُس کی نظروں سے لگایا جاسکتا ہے.. مرد کی نظریں اگر عورت کی روح کو گھائل کرتی ہیں تو عورت کو معتبر بھی بنا دیتی ہے... اپنی اُس شخص کی نظروں میں اتنا احترام ہوتا

ہے.... کہ میں کبھی اُس کی کسی بات کو رد نہیں کر سکی..

سحر نے فخریہ انداز میں بتایا تو ایمان مسکرا دی..

سحر جب سب ٹھیک تھا.. تو کیوں میری بہن اپنی خوشیوں کے دروازے بند کیے ہیں خود پہ..

اپنی میں کیا بتاؤں.. میرا بہت دل کرتا تھا آپ اور انس سے بات کرنے کو.. پر میں ہمت نہیں کر پاتی تھی... میں آپ کو بلانا چاہتی تھی.. لیکن سوچتی تھی.. آپ لوگ کہیں میرے کردار پر انگلی نہ اٹھائیں.. میں ڈر گئی تھی.. اور یہ ہی میں غلطی کر گئی تھی..

سحر ہماری بھی غلطی تھی.. ہمیں تمہے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئے تھا.. لیکن دیکھو تمہے قدرت نے کتنا پیارا تحفہ دیا تھا.. ہمارے ساتھ ہوتی تو ملتا..؟؟ اب ہمارے پاس ہو تو وہ نہیں ہے.. ہم نہیں تھے تو وہ تھا ناں..

ایمان نے متبسم لہجے میں سمجھانا چاہا کہ یہ ہماری قسمت کا ہی لکھا ہوتا ہے..

اپنی اپ لوگوں کے پاس ہوں تو عالی ہے میرے پاس.. اگر آپ لوگ نہ ہوتے تو عالی بھی نہ ہوتا... سحر اداسی سے عالی کو دیکھتے بولی.. جو اوندھے منہ سویا ہوا تھا..

اپنی وہ صبح سب سے مختلف صبح تھی.. میں پہلی بار کسی کے بازو پہ سر رکھے سوئی ہوئی تھی.. اور اتنے سکون سے سوئی تھی کہ میں خود جان نہ پائی..

عینہ کی جب آنکھ کھلی تو اُس کا سر عاقب کے بازو پہ تھا.. بال دوسری سائید پر بکھڑے ہوئے تھے.. کننی ہی دیر وہ بے حس و حرکت لیٹی رہی.. عاقب پر سکون سویا ہوا تھا.. عینہ نے دیکھا اُس کے چہرے پر ایک الگ ہی چمک تھی..

"اے اللہ اب میں تیرے سامنے جواب دہ نہیں ہوئی... میں نے تیرے کسی بھی حکم کی نافرمانی کرنے کی کوشش نہیں کی.. پھر بھی میں یہ ہی کہوں گی.. اے اللہ مجھے ثابت قدم رکھیں"

چھت کو گھورتے وہ سوچ رہی تھی.. پھر احتیاط سے اٹھ کر فریش ہونے چل دی..

عاقب اٹھا تو عینہ کو کمرے میں نہ پایا تو اُس کا موڈ خراب ہو گیا.. کیوں کہ عینہ نیچے جا چکی تھی.. وہ بھی بے دلی سے اٹھ کر فریش ہونے چل دیا..

اٹھ گئے بھائی...

بڑے فریش لگ رہے ہیں..

ہمیں تو تھکاوٹ کے مارے نیند ہی نہیں آئی.. ہاں بھئی کیوں نہ ہوں فریش.. دلہا جو تھے..

حارث عاقب کو نیچے اتے دیکھتے ہی شروع ہو گیا تھا.. لیکن عاقب کی نظریں کسی اور کو ہی تلاش کر رہیں تھیں.. اس لئے اُس نے حارث کی بات پر زیادہ غور نہیں کیا تھا..

اماں بی کے ساتھ کیچن میں پراٹھے بنا رہی ہے.. اماں بی کو بخار تھا اس لئے وہ بنا رہی ہے..

شفق بیگم نے مسکراہٹ دباتے عاقب کو اطاع دی.. وہ ماں تھیں.. کسی اپنے بیٹے کی بے چینی نہ پیچانتیں...

اوووووو.... ہیرے.. دیکھ لے مجھے اور تجھے فل اگنور... بس بھابی ہوں بھائی کے سامنے...

حارث نے ہاتھ نچا کر کہا تو عاقب نے ایک ائی برو اٹھائے اُسے گھورا..

"تم واپس کب جا رہے ہو..؟؟"

لو مام اب میں یہاں اچھا ہی نہیں لگ رہا..



حادث اور ایکٹنگ ہو گئی ہے.. میرے شیر..

شاہد صاحب کرسی گھسیٹے بیٹھتے ہوئے بولے..

ڈیڈ کیا ہے... کبھی تو نام لے لیا کریں.. جانوروں والی فیلنگ اتی ہے..

حادث منہ ٹھہرا میٹر کرتے بولا تو عاقب نے سر کو دائیں سے بائیں ہلایا.. مطلب یہ نہیں سدھر سکتا..

تم کیا کھی کھی کر رہی ہو.. جاؤ عینہ سے کہو ناشتا کر لے اکر.. اماں بی کو بھی نکھو.. ناشتا لے آئیں..

شفق بیگم ڈپٹے ہوئے بولیں.. حرا جو اپنی ہنسی کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی... شفق بیگم کے کہنے پر

بدمزہ ہوتی اٹھی..

ناشتا کرتے ہوئے بھی عاقب کی نظریں بھٹک کر بار بار عینہ پر جا رہیں تھیں.. عینہ خاموشی سے ناشتا

سرو کروا کر ناشتا کر رہی تھی.. اُس نے عاقب کی طرف دیکھنے کی غلطی بھی نہیں کی تھی.. ورنہ اُس

کے حلق سے کچھ اُتارنا ہی نہیں تھا..

اللہ کا شکر ہے کل کا فنگشن زبردست ہو گیا.. مجھے امید نہیں تھی فیاض کی فیملی بھی اے گی..

جی شاہد آپ ٹھیک کہہ رہے.. فیاض بھائی کی مسسز نے اسپیشلی عینہ کی تعریف کی تھی.. اور ہاں میں

آپ سب کو بتانا بھول گئی.. انہوں نے اشاروں کناروں میں کہا ہے.. ہم سب الرٹ رہیں.. شاہد آپ

سمجھ رہے ہیں ناں..

مام فکر نہ کریں.. کچھ نہیں کریں گے وہ اب.. کافی کمپنیز کے پارٹنرز ہمیں پریفر کر رہے..

عاقب نے فوری انہیں پریشانی سے آزاد کرنا چاہا.. تو شاید صاحب نے بھی سر ہلا دیا..

ویسے وہ اول جلول جاہل فاریہ بھی ائی ہوئی تھی..

حرا نے جوش سے بتایا تو عینہ اپنی مسکراہٹ نہ دبا پائی...  
 "بھابی آپ کیوں نہیں...؟؟"

کیوں کہ تمہاری بھابی بھی اُسے جاہل ہی کہتی ہے..  
 جواب عاقب نے دیا تھا..

میں روم سے بیگ لے اؤں اور حجاب کر اؤں..  
 عینہ عاقب کو اٹھتا دیکھ کر بولی..

عینہ آج نہ جاتی افس.. تھکی ہوئی لگ رہی ہو..  
 شفق بیگم کے منہ سے روانگی میں نکل گیا..

نہیں انٹی کچھ ضروری کام ہے.. جلدی جاؤں گی..  
 عینہ کہہ کر اوپر چلی گئی..

میرا موبائل روم میں رہ گیا.. میں لے کر اتا ہوں..

ہاں بھائی جائیں جائیں... کہیں گھڑی بھی روم میں نہ رہ گئی ہو.. اور موبائل بھی دیکھ لیں..  
 حارث بڑے بوڑھوں کی طرح بولا تو عاقب اُسے کھا جانی والی نظروں سے دیکھتا مڑ گیا..

مام بھائی ایسے بی ہیو کر رہے جسے رات کو اُن کی شادی ہوئی ہے..

حارث مسکراتے ہوئے اونچی آواز میں بولا

مام ڈیڈ اُس کو واپس بھجوا دیں.. "دھرتی پہ بوجھ.."

عاقب سیڑھیاں چڑھنے ہانک لگانا نہ بھولا تھا..

نہ تنگ کیا کرو اسے..

شفق بیگم نے حارث کو پیار سے ڈپٹا...

مام بھائی بہت بدل گئے ہیں.. مزہ اتا ہے اب تنگ کرنے میں..

ہاں حارث بھائی.. عاقب بھائی بہت چینیج ہو گئے..

حرا نے بھی فوری پیروی کی..

عینہ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکلنے ہی لگی تھی کہ سامنے سے اتے عاقب سے ٹکرائی.. عاقب نے فف

فوری عینہ کے گرد بازو جمائل کر کے تمام لیا.. عینہ کا سر جو چکرا گیا تھا.

سنجھل کر یار.. میں اندر ہی ا رہا تھا..

شوخی سے جتلا یا گیا..

اچھی بیویاں شوہروں کے اٹھنے کے بعد کمرے سے نکلتی ہے..

عاقب نے کمرے میں انٹر ہو کر دروازہ بند کرتے کہا..

عینہ کا سانس ہی اٹک گیا تھا.. وہ کچھ بول ہی نہ پائی..

اج ریسٹ کر لو تھکی ہوئی لگ رہی ہو.. ہاں میں بھول گیا تھا حوروں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے ناں..

عاقب نے گھمیر لہجے میں کہا تو بے عینہ ہچکچاتے ہوئے فاصلہ بنایا...

میں حور نہیں ایک عام سی لڑکی ہوں..

چلیں دیر ہو رہی ہے....

تھوڑی ہی دیر لگی تھی اُسے سنبھلنے میں..  
کرنی تو تم نے اپنی ہی ہے...

چلو جناب.. ہم تو غلام ہیں.. آپ کی رگ رگ سے واقف ہیں..  
عاقب عینہ کے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا.. تو عینہ کا چہرہ شرم و حیا سے جھک گیا..  
تم نے ہی یہ حقوق سوچے ہیں.. اب سانس لے لو..  
عاقب نے دلکشی سے کہا تو عینہ نے فوری شکوہ کناں نظروں سے دیکھا..  
باہر ویٹ کر رہا ہوں ا جاؤ.

عاقب تیزی سے بول کر نکل گیا.. عینہ ماتھے پر جہاں عاقب نے اپنی محبت کی مہر سبط کی تھی.. کتنی  
ہی دیر ہاتھ رکھے بے ترتیب سانسوں کے ساتھ کھڑی رہی... اور سوچتی رہی.... کسے پتہ چل جاتا  
ہے.. میرے کیا احساسات ہیں.. کہ یہ حقوق جتلا کر چلے گئے.. کیا وہ میرے اسی انتظار میں تھے..  
حرا اور حارث لاونچ میں ٹانگیں پسارے صوفے پہ بیٹھے ہوئے تھے.... اور کل کے فنگش کی تصویریں  
دیکھ کر کمنٹ پاس کر رہے تھے.. شفق بیگم اُن کی فضول گوئی سن کر عاجز آتے ہوئے اُٹھی ہی تھیں  
کہ اپنی بہن کو دروازے سے اتے دیکھ کر گرمجوشی سے اُن کی طرف بڑھیں..  
ہیں.... یہ کل ای تو تھیں خالہ... اج پھر ا گئیں..

حارث حرا کے کان میں کھسر پھسر کرتے بولا تو حرا نے کہنی ماری..  
چپ کریں.. کہیں خالہ سن نہ لیں..

ارے میں نے کہا کل تو تمہاری بہو کو صبح سے دیکھا نہیں تھا. اج تفصیل سے مل کر اتی ہوں..

عقلیہ بیگم بیٹھتے ہوئے بولیں تو اُن کی دونوں بیٹیاں بھی حرا سے مل کر بیٹھ گئیں۔  
 حارث وہاں سے نکلنے کے چکر میں تھا کہ خالہ اُس سے لفٹیش شروع کرنے لگ گئیں۔  
 کب پڑھائی ختم ہو رہی ہے۔۔؟ پاکستان کب تک ہو۔۔؟  
 حارث نے جواب دیتے بے چارگی سے شفق بیگم کو دیکھا۔۔ تو شفق بیگم مسکراتے ہوئے انور کر گئیں۔

ارے حرا بیٹا بھابی کو تو بلا کر لاؤ۔۔ کیا تم لوگوں کے پاس نہیں بیٹھتی۔۔؟؟ یا کمرے تک ہی محدود رہتی۔۔

عقلیہ بیگم طنزیہ بولیں۔۔ حارث کو یہ ہی انداز پسند نہیں تھا اپنی خالہ کا۔۔  
 نہیں اپا وہ عاقب کے ساتھ افس گئی ہے۔۔

ارے شفق اب اُسے گھر کی ذمہ داری دو۔۔۔ پہلے کی بات اور تھی۔۔ افس میں اکٹھے کام کرتے تھے تو پسند کر کے شادی کر لی۔۔ اب لوگ باتیں کریں گے کہ ابھی بھی افس جاتی ہے۔۔ اب کس چکر میں جاتی ہے۔

نہیں اپا وہ بس تھوڑا سا کام تھا ا جائے گی۔۔  
 شفق بیگم نے شرمندہ ہوتے کہا۔۔

حارث حرا کو اشارہ کر کے جا چکا تھا۔۔

بہو کے میکے سے کوئی نہیں تھا۔۔ کیا ناراضگی چل رہی۔۔؟؟

حرا اپنی کزنوں کے ساتھ باتیں کر رہی تھی کہ خالہ کی بات سن کر اپنی ماں کو دیکھا۔۔ تو شفق بیگم

نے آنکھوں سے اطمینان کروایا اور عقیلہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئیں۔

اپا بھائی باہر ہوتا ہے اور بہن سے تھوڑا اختلاف ہے۔ اور والدین کی وفات ہو گئی۔

شفق بیگم نے نرمی سے جواب دیا۔ تب تک اماں بی چائے لی ایں تھیں تو شفق بیگم نے چائے اور دیگر لوازمات کی طرف توجہ کرائی

چلو بھائی یہاں نہیں تھا لیکن بہن کو تو انا چاہئے تھا۔ پتہ ہے کل میں نے لوگوں کو باتیں کرتے سنا تھا اکیلی رہتی تھی۔ اس لئے ہمارے پیارے عاقب کو پھسا لیا۔

اپا ایسی بات نہیں ہے عینہ تو کردار اور اخلاق کی بہت اچھی ہے۔ ایک دفعہ ملیے گا۔

شفق بیگم نے پیار بھرے لہجے میں عینہ کی سائیڈ لی۔

کہیں اُس کی بہن نے بھی بھاگ کر شادی تو نہیں کی تھی۔

عقیلہ بیگم نے رازداری کی ایکٹینگ کرتے پوچھا۔ لیکن سن تو سب نے ہی لیا تھا۔

کہیں اسی لئے ان کا بھائی منہ چھپا کر باہر جا کر بیٹھ گیا ہو۔ نہ چاچا۔ نہ ماما۔ کوئی بھی نہیں ہے۔

عقیلہ بیگم نے کباب کھاتے تمسخریہ انداز میں پوچھا تھا۔

شفق بیگم کو سمجھ نہ آئے کسے سمجھائیں اپنی بہن کو۔ تبھی حرا نے آنکھوں سے پیچھے مڑ کر دیکھنے کا

اشارہ کیا تو شفق بیگم نے حرا کو گھورتے مڑ کر دیکھا تو ساکت ہوں گئیں۔

عینہ سر دباتے لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کر رہی تھی کہ عاقب نے درشتی سے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

عینہ نے سر اٹھا کر نا سمجھی اور حیرت سے دیکھا۔

اٹھو۔ چلو گھر۔

حکمیہ لہجے میں کہا گیا.. عاقب کا چہرہ اس وقت ہر تاثر سے عاری تھا.. عینہ کو سمجھ نہ آئی کہ ہوا کیا ہے..

عینہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا..

حالت دیکھی ہے اپنی..

عاقب نے فکر مندی سے عینہ کو دیکھتے کہا.. جس کی گھنی پلکوں تلے بھوری آنکھوں میں سرخی کے ڈورے اور پیوٹے سوچے ہوئے تھے..

تھوڑا سا رہ گیا ہے.. میں نے فائل سیو بھی نہیں کی تھی..

عینہ پریشانی سے لیپ ٹاپ اوپن کرتے بولی..

کل ہو جائے گا.. ابھی تمہے ریٹ کی ضرورت ہے.. ورنہ بیمار ہو جاؤ گی..

عاقب نے ضدی لہجے میں کہا تو عینہ لب بھنج کر رہ گئی.. اور عاقب کے ساتھ چیزیں سمیٹ کر کین سے نکلی.. پارکینگ میں جاتے ہوئے عینہ کو چکر سا آیا تھا.. اگر عاقب کا سہارا نہ لیتی تو گیر چکی ہوتی.. اسی لئے کہا تھا.. افس نہ او... لیکن تم پہ تو کام کا جنون سوار ہوتا..

عاقب نے فکر مندی سے کہتے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا.. اور گاڑی گھر کے راستے پہ ڈال دی.

اب عینہ کھڑی سوچ رہی تھی کہ افس سے نہ اتنی اور خالہ کی باتیں اُس کے کانوں میں نہ پڑتیں.. لیکن اُسے خاموش رہنا تھا.. ہوش میں.. جوش میں اتنی تو اُس کی تربیت پہ انگلی اٹھتی.. اسی لئے بنا تاثر کے اگے بڑھی..

عاقب نے بے یقینی سے شفق بیگم کو دیکھا.. اسے امید نہیں تھی اس سب کی.. اور پھر عینہ کو دیکھا..  
ارے میں تو کہتی ہوں.. اپنی بہو پہ بھی نظر..  
شکر ہے بھابی آپ اگئیں.. دیکھیں آپ سے ملنے کتنے لوگ آئیں ہیں.. آپ کا ہی انتظار کر رہے  
تھے..

حرا عقیلہ بیگم کی بات میں ہی اونچی آواز میں بولی.. تاکہ عقیلہ بیگم کی زبان بند ہو سکے..  
شفق بیگم نے دونوں کو دیکھ کر نظریں چرا لیں..  
اسلام علیکم...!!

عینہ نے نزدیک اتے تابعداری سے سلام کیا... اور حرا کی کزنوں سے ملی.. البتہ عاقب نے مخاطب  
کرنا بھی ضروری نہ سمجھا.. وہ غصیلی نظروں سے دیکھ ہی رہا تھا..  
عینہ حرا کی کزنوں کے سوالوں کے جواب دینے لگ گئی..  
عاقب عینہ کو سختی سے اوپر آنے کا اشارہ کر کے اوپر کی طرف بڑھ گیا..  
انٹی میں فریش ہو کر آتی ہوں.. آپ لوگ بیٹھیں..

عینہ تھوڑی دیر بعد زبردستی ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر کہہ کر اوپر چلی گئی.. جانتی تھی.. اوپر بیٹھا  
انسان کوڑھ رہا ہو گا..

واہہ شفق تمہاری بہو تو واقع ہی ہیرا ہے.. کتنے پیار سے بول رہی تھی.. غرور نہیں ہے..  
عینہ کے جانے کے بعد عقیلہ بیگم نے حیران ہوتے کہا تو شفق بیگم مسکرا دیں.. میں نے کہا تھاناں  
آپ ملیے گا تب بتائے گا.



ہاں ہاں تمہارے بد لحاظ بیٹے سے تو اچھی ہے.. دیکھا سلام بھی نہیں کر کے گیا..  
حرا نے اپنی خالہ کی بات سن کر تاسف سے انہیں دیکھا پھر اپنی ماں کو اشاروں کناروں میں کچھ کہتی  
اٹھ کر چلی گئی..

عینہ جب کمرے میں ائی تو اس کی توقع کے مطابق ہی ہوا تھا.. عاقب مسلسل ادھر سے ادھر چکر  
کاٹ رہا تھا..

عینہ انگور کرتی حجاب اتارنے لگ گئی.. لیکن کن اکھیوں سے اُسے بھی دیکھ لیتی تھی..  
میرے سامنے تو بڑے ڈھرلے سے بولتی ہو... نیچے کیا ہوا تھا.. تمہارے بارے میں تمہاری بہن کے  
بارے میں تمہارے بھائی کے بارے میں جو بولا جا رہا تھا.. تم چپ چاپ کسے ہضم کر گئی..  
عاقب خفگی سے بولا تو عینہ نے گہری سانس خارج کرتے اُسے دیکھا....  
میں کیوں دلائل دوں.. جب حقیقت بھی یہ ہی ہے.. جھوٹ پہ دلیلیں دی جاتی ہیں...  
عینہ...

عاقب حیرانگی اور بے یقینی سے بولا..

کیوں آپ کو یقین نہیں آیا..

تمسخریہ انداز میں پوچھا گیا..

اپنی اپی کا نمبر دو..

عاقب موبائل نکالتے بولا..

میرے پاس نہیں ہے..

بے نیاری سے بتایا گیا.. تبھی عینہ کا فون بجا.. جو کہ عینہ کے بیگ سے عاقب نے نکالا ہی تھا.. انس کا لنگ..

تمہارے بھائی کا فون ہے..

عینہ نے جھپٹتے ہوئے موبائل پکڑا اور ریسیو کیا..

حال احوال کے بعد عینہ نے انس سے واپس آنے کا پوچھا تو وہ ٹال مٹول کر گیا..

پیسے بھیج دیے ہیں تمہارے اکاؤنٹ میں.. کھل کر شاپینگ کرنا.. میں جانتا ہوں تمہے کپڑے بنانے کا کتنا شوق ہے..

عاقب نے فون لاوڈ اسپیکر پہ کیا ہوا تھا اس لئے وہ بھی باتیں سن رہا تھا.. عینہ نے سخت نظروں سے بات کرنے سے منع کیا تھا..

سحر و تم ایک کام کرو.. میرے پاس آ جاؤ.. اب میں اتنا کمالیتا ہوں کہ تمہے بلا سکوں.. اپنی زندگی میں خوش ہیں.. تم اکیلی کیا کر رہی ہو.. میں ویزا بھیج دیتا ہوں..

عاقب تو انس کی بات سن کر تڑپ ہی گیا تھا.. ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر فون کاٹا..

عینہ نے ائی برو اٹھا کر اُسے دیکھا.. البتہ ہونٹوں پہ شریر مسکراہٹ تھی..

جہاں ہے اسے وہیں رہنے دو.. خبردار جو امیندہ بات کی..

بتا دو اسے تمہاری شادی ہو گئی ہے..

عاقب روٹھے لہجے میں بول کر واشروم کی طرف بڑھ گیا.. عینہ بس سوچ کر ہی رہ گئی..

اپی میں نے بہت دفعہ کہا انس کو.. "واپس آ جاؤ".."کب آرہے ہو؟؟".."میں اکیلی ہوں.."

وہ نہیں آیا.... ہمیشہ پیسے بھیج کر اپنا فرض نبھا دیتا تھا.. کہتا تھا ابھی نہیں اسکتا.. کام کا لوڈ ہے.. وغیرہ وغیرہ.. میں اُسے اپنی شادی کا بتا کر خود سے دور نہیں کر سکتی تھی.. ایک ماں تھا کہ بھائی کا فون تو اتا ہے..

سب نے مجھ سے آپ کے بارے میں پوچھا.. میں کیا بتاتی.. آپ نے کسے شادی کی.. میں کسے بتاتی میں آپ کو خود چھوڑ کر آئی تھی.. آپ کی ایک الگ فیملی تھی.. وہ ڈسٹرب ہو جاتی.. جب آپ کو میرے بارے میں پتہ چلتا.. بس اسی ڈر سے چپ رہی.. کوئی بھی اُن کے خاندان سے آتا.. ملتا وہ یہ ہی کہتا.. بہو کے میکے سے کوئی کیوں نہیں ہے.. مجھے یا آپ کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا.. میں چپ رہتی.. وہ کہتے رہتے.. آپ کا نمبر دوں.. لیکن آپ کا نمبر بند تھا.. میں کہاں سے دیتی.. انس بھی مہینوں بعد فون کرتا تھا.. سحر کے بتاتے بتاتے ہچکی بندھ گئی تھی..

اپنی میں کیا کرتی.. مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا تھا..

اس بار ایمان بھی رو رہی تھی..

سحر مجھے نمبر یاد نہیں رہتے تھے.. فون گم گیا اور نمبر بھی فون میں تھے.. پھر یاسر نے مجھے نیا نمبر لے دیا.. کیوں کہ پہلے والا نمبر انس کے نام پہ تھا.. میں نے اور یاسر نے تمہے بہت ڈھونڈا.. تم ملی تو میرا بھائی بھی مل گیا..

میں مانتی ہوں میں خود غرض ہو گئی تھی.. مجھے تمہے سیکیوڑ کر کے اپنی زندگی شروع کرنی چاہئے تھی.. میری خود غرضی کی وجہ سے آج تم اس حال میں ہو... میں اور انس دن رات اسی پچھتاوے میں کڑھتے ہیں.. لیکن سحر تمہے بھی تو اتنی جلدی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے تھا..

ایمان شکوہ کناں لہجے میں بولی..

اپی میں نہیں چاہتی تھی شادی کے بعد آپ میرے جھنجھٹ میں پڑی رہیں.. اور آپ نے بھی تو کہاں تو ہاسٹل رہ لو.. میں غصے میں چلی گئی تھی.. میری انا پہ ضرب لگی تھی.

عینہ نظریں چراتی بولی..

"کیا اس وجہ سے وہاں سے اگئی تھی...؟؟"

"ہمارے بارے میں پوچھا جاتا تھا..؟؟"

نہیں اپی انہوں نے اور نہ ہی اُن کے گھر والوں نے مجھے کچھ کہا تھا کبھی... بس حالات ہی کچھ اسے ہو گئے تھے.. مجھے لگا تھا میں کبھی ماں نہیں بن پاؤں گی.. انٹی کچھ کہتی نہیں تھیں.. لیکن اُن کی آنکھوں سے اداسی کا اندازہ لگا لیتی تھی.. اور پھر فاریہ اگئی تھی ہماری زندگی میں.. سب ٹھیک تھا جب تک جاہل فاریہ نہیں تھی..

عینہ بیٹا اگر آپ نہ ہوتیں تو ہمیں کبھی اتنی بڑی کامیابی نہ ملتی..

شاہد صاحب نے عینہ کے سر پہ پیار دیتے شفقت سے کہا تو جھنپ گئی..

عاقب نے مسکراتے ہوئے عینہ کو آنکھ ماری.. تو عینہ نے آنکھیں دیکھائی.. شفق بیگم نے بھی آج پیار سے عینہ کو گلے لگایا تھا..

فیاض بھائی کی دھمکی سے میں تو ڈر گئی تھی.. لیکن اللہ کا فضل ہے..

بیگم اللہ کے فضل کے ساتھ ساتھ ہماری بہو کی دن رات کی محنت بھی ہے.. مجھے تو لگتا ہے میرا تیسرا بیٹا ہے..

شاہد آپ کچھ بھی کہتے ہیں.. بہوئیں تو بیٹیاں ہوتی ہیں۔ داماد بیٹے ہوتے ہیں.. سب خوش گپوں میں مصروف تھے.. کہ یاسر کا ذکر چھیڑا..

ماشاء اللہ دو بچوں کا باپ بن گیا.. اُس کی شادی بھی انا فانا ہی ہوئی تھی.. شفق بیگم نے خاص طور پر عینہ کو دیکھتے کہا..

ہاں اب ہمارے گھر میں بھی ایک چھوٹا سا بے بی ہونا چاہئے.. میں بھی یونیورسٹی فرینڈز کو دیکھاؤں.. یہ دیکھو میرا چھوٹا سا بھتیجا بھتیجی..

حرا اکسانٹیڈ ہوتے بولی.. تو شفق بیگم نے بھی ایک اُس سے عینہ کو دیکھا.. عینہ نے ہونٹ کاٹتے سر جھکا لیا.. شرم و حیا سے اُس کے گال تک دکنے لگے تھے.. عاقب نے اُس کا ہاتھ دباتے ریلکس کرنا چاہا تو وہ ہاتھ جھٹکتی اٹھ کر چلی گئی.. "حارث کب ا رہا واپس..؟؟"

شاہد صاحب فون میں مصروف تھے.. اچانک یاد آنے پہ پوچھا.. مجھے نہیں پتہ..

عاقب بے زاری سے کہتا وہاں سے واک اوٹ کر گیا.. اسے کیا ہوا..؟؟

میں سوچ رہا تھا حارث اے گاتب ہی پارٹی رکھیں گے..

کچھ نہیں ہوا.. ذرا سا بھی اُس کی بیگم کو کچھ کہہ دو تو منہ پھلا لیتا ہے... شفق بیگم سر جھٹکتے بولیں..

حرا حارث کو فون کرو..

جی مام..

کیا ہو گیا ہے شفق بیگم.. اج تو خوشی کا دن ہے..

عینہ کمرے میں اکر ترتیب سے رکھی چیزوں کو دوبارہ ترتیب سے رکھنے لگ گئی.. عاقب نے اندر اکر کن اکھیوں سے عینہ کو دیکھتے فون ڈریسر پہ رکھا..  
انس سے بات کر لیتی...

کر لوں گی..

نارمل آواز میں بولتے بولتے عینہ کی آواز روندھ گئی تھی..

عینہ.. عاقب تڑپ کر عینہ کی طرف بڑھا تھا..

دیکھتے ہی دیکھتے اُس کی آنکھوں سے دو موتی جھلکے تھے.. جو اُس نے بے دردی سے صاف کیے تھے..

"کیا ہوا ہے..؟؟"

بے قراری سے پوچھا گیا..

کچھ ہوا ہی تو نہیں ہے..

تعجب سے کہا گیا.

مجھے نیند آرہی ہے.. سونا ہے..

عاقب کے ہاتھ ہٹاتے کہہ کر بیڈ پر جا کر لیٹ گئی اور بلینکیٹ منہ تک اوڑھ لیا. عاقب وہیں کھڑا اُس

کی کاروائی دیکھتا رہا..

ٹھیک ہے.. کل ڈاکٹر کے پاس چلیں گے.. لیکن صرف تمہاری تصلی کے لئے.. تاکہ تمہارے دماغ سے فضول خرافات نکلیں.. مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا...

عاقب نے کہا تو عینہ نے بلیسٹک ہٹا کر بے یقینی سے دیکھا..

اب اسے کیوں دیکھ رہی ہو... تم تو سونے لگی تھی..

عاقب نے کہا تو عینہ نظریں جھکا گئی

آپ کو کسے پتہ چلتا ہے... میرے دماغ میں کیا چل رہا ہوتا..

بالوں کو کان کے پیچھے کرتے جھجک کے پوچھا گیا..

جسے تمہے پتہ چل جاتا.. لوگوں کے دماغوں میں اس وقت کیا چل رہا.. اور تم اپنے آپ سے ہی لڑنے لگ جاتی..

عاقب نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیڈ کی دوسری طرف اکر بیٹھ گیا..

یہ میرے سوال کا جواب نہیں تھا.. آپ ہمیشہ مجھے میرے سوال جواب کی صورت میں لٹاتے ہیں..

عینہ نے خفا ہوتے کہا.. اور اسی کے کندھے پر سر رکھ لیا..

اچھا خفا ہو کر میرا ہی کندھا توڑنا ہے..

کہہ سکتے ہیں.. یہ عمر بھر کی سزا ہے آپ کی..

اچھا ایک بات تو بتائیں..

آپ کسے جان لیتے ہیں میرے احساسات.. ری ایکشنز..

ظاہری سی بات ہے مجھے تم سے محبت ہے.. اٹو میٹیکلی پتہ چل جاتا ہے..

عاقب نے گھمیر لہجے میں کہا.. عینہ اب ہچکچاتی نہیں تھی.. اُسے عادت ہو گئی تھی سننے کی..  
آپ نے اب میرے سوال میں ہی سے جواب نہیں دیا..  
ہاہاہا..

ابھی لٹا دیتا ہوں  
میں جب بھی اس سے کہتا ہوں  
مجھے تم سے محبت ہے  
وہ مجھ سے پوچھتی ہے کہ  
بتاؤ نا! کہ کتنی ہے؟  
میں بازو کھول کر کہتا ہوں کہ  
زمین سے آسمان تک ہے  
فلک کی کہکشاں تک ہے  
میرے دل سے تیرے دل تک  
مکان سے لا مکان تک ہے  
وہ کہتی ہے، کہ بس اتنی!!!  
میں کہتا ہوں  
یہ بہتی ہے  
لہو کی تیز حدت میں



میرے جذبوں کی شدت میں  
تیرے امکاں کی حسرت کی  
میرے وجدوں کی جدت میں  
وہ کہتی ہے  
نہیں کافی ابھی تک یہ  
میں کہتا ہوں  
ہوا کی سرسراہٹ ہے  
تیرے قدموں کی آہٹ ہے  
کسی شب کے کسی پل میں  
مجسم کھنکھناہٹ ہے  
وہ کہتی ہے یہ کیسے فیل (محسوس) ہوتی ہے؟؟  
میں کہتا ہوں  
چمکتی دھوپ کی مانند  
بلوریں سوت کی مانند  
صبح کی شبیہی رت میں  
لہکتی کوک کی مانند  
وہ کہتی ہے

مجھے بہکاوے دیتے ہو؟  
مجھے سچ سچ بتاؤ نا  
مجھے تم چاہتے بھی ہو  
یا بس بہلاوے دیتے ہو؟  
میں کہتا ہوں  
مجھے تم سے محبت ہے  
کہ جیسے پنچھی پر کھولے  
ہوا کے دوش پر جھولے  
کہ جیسے برف پگھلے اور  
جیسے موتیا پھولے  
وہ کہتی ہے  
مجھے الو بناتے ہو!!  
مجھے اتنا کیوں چاہتے ہو؟  
میں اس سے پوچھتا ہوں اب  
تمہیں مجھ سے محبت ہے؟  
بتاؤ نا کہ، کتنی ہے  
وہ بازو کھول کے

مجھ سے لپٹ کے  
 جھوم جاتی ہے  
 میری آنکھوں کو کر کے بند  
 مجھ کو چوم جاتی ہے  
 دکھا کے مجھ کو وہ چٹکی  
 دھیرے سے مسکراتی ہے  
 میرے کانوں میں کہتی ہے  
 فقط اتنی

بس اتنی سی۔۔۔!!

عاقب روانگی سے بول رہا تھا اور عینہ سانس روکے سن رہی تھی۔ ایک فسوں خیز ماحول طاری ہو چکا تھا۔

ڈیڈ آپ سے کچھ نہیں ہو گا۔ وہ لوگ خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور آپ یہاں سر پکڑ کر بیٹھے ہیں۔  
 میں پچھلے سات مہینوں سے چپ ہوں۔ صرف آپ کی وجہ سے۔ آپ یہ کریں گے۔ سڑک پر لائیں  
 گے۔ اوفر دیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔ لیکن وہ لوگ ہمارا مزاح اڑا کر ہنس رہے ہیں۔  
 فاریہ چلاتے ہوئے بول رہی تھی۔ اُس کی گرجتی آواز سے گھر کے نوکر بھی سہم گئے تھے۔  
 بیٹا میں نے تو بہت کوشش کی۔ اُن کی کمپنی ڈوب جائے۔ پھر میں اُن کا بزنس بچانے کی مدد تمہاری  
 اور عاقب کی شادی کی شرط رکھ کر کروں۔ لیکن انہوں نے محنت کافی کی۔ اور کامیاب رہے۔ میری

محنت کے آگے اُن کی لگن جیت گئی..

فیاض صاحب نے افسرودہ ہوتے ہارے ہوئے لہجے میں کہا..

اب میں اپنی مرضی کروں گی

فاریہ اٹل لہجے میں بولی..

بیٹا ایسا کچھ نہ کرنا.. کہ تمہاری زندگی ہی برباد ہو جائے..

نو ڈیڈ.. میری زندگی برباد ہوتی ہے تو ہو جائے.. آباد میں اُن دونوں کی بھی زندگی نہیں رہنے دوں گی..

فاریہ غصیلے انداز میں کہتے اپنے کمرے میں چلی گئی..

فیاض صاحب نے پریشانی سے جاتے دیکھا..

فیاض آپ سمجھائیں اُسے.. کیوں جیتا جاگتا گھر برباد کرنا چاہتی ہے..

مسسز فیاض نے فکر مندی سے کہا تو فیاض صاحب نے خشک نظروں سے دیکھا.. تو مسسز فیاض چپ کر گئیں..

عینہ اور عاقب ڈاکٹر سے مل کر چیک اپ کروا کر واپسی پہ کافی مطمئن تھے..

میں تمہے پہلے ہی کہتا تھا ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے.. اُسی کی مرضی چلتی ہے.. لیکن تم سمجھتی نہیں ہو.. ابھی ہماری شادی کو عرصہ ہی کتنا ہوا ہے..

عینہ نے عاقب کی بات سن کر ٹھنڈی اہ بھرتے ہوں کہا اور باہر دیکھنے لگ گئی.. عاقب ڈرائیو کرتا

بگا ہیں بگا ہیں عینہ پہ بھی نظریں مار لیٹا..

گھر آئے تو شفق بیگم بے تابي اُن کی طرف بڑھی.. عینہ تو شرمندہ ہی ہو گئی.. شفق بیگم کی حالت دیکھ کر.. لیکن وہ چاہ کر بھی کچھ کر نہیں پاسکتی تھی... کیوں کہ وہ بالکل ٹھیک تھی.. بس خدا کی طرف سے کن کی منتظر تھی.. شفق بیگم کو جب اُس نے بتایا تو اُن کے چہرے پر چھائی مایوسی دیکھ کر عینہ خود کو قصور وار سمجھتے لگی.. عاقب تو کب کا دوبارہ افس جا چکا تھا..

کوئی بات نہیں بیٹا.. اللہ کی طرف سے دیر ہے.. ہمیں خوشیاں ملنے میں.. جب اُس کا حکم ہو.. تم پریشان نہ ہو.. اللہ جلدی تمہاری جھولی بھرے گا..

شفق بیگم نے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی.. عینہ کتنی ہی دیر لاونچ کے بیچو بیچ کھڑی رہی.. اس گھر کو خوشیاں دینے کے لئے وہ خود کا کتنا بدل چکی تھی... ایک شخص کی خاطر... یا اُس کی محبت کی خاطر.. وہ صرف یہاں تھی.. اب بے بس کھڑی تھی.. اس وقت اُس کے اختیار میں کچھ نہیں تھا..

عینہ پھر بھی خود کو ہی قصور وار سمجھ رہی تھی.. اوپر سے فون کالز کی دھمکیاں... کوئی اُسے فون کر کے دھمکا رہا تھا کہ یہاں سے چلی جائے ورنہ اُسے مار دیں گے.. عینہ تو چکرا کر ہی رہ گئی تھی.. اُس نے تو افس جانا بھی چھوڑ دیا تھا..

کچھ دنوں بعد کی بات ہے عاقب افس سے تھکا ہارا آیا تو عینہ کو ڈسٹرب سا سر تھا مے بیٹھے دیکھا.. ہزار بار سمجھا چکا ہوں... لیکن سوچنا تو تمہاری سانسوں کے ساتھ چلتا ہے ناں... سوچو گی نہیں تو سانس نہیں آئے گی ناں... اسی لئے جتنا سانس لینا اشد ضروری ہے اُسی طرح سوچنا اشد ضروری ہے تمہارے لئے.. ساری سوچیں تمہارا دماغ میں ہی تو آتی ہیں..

عاقب نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ترش لہجے میں کہا.. عینہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ اُس کا فون بجا..  
 نمبر دیکھا تو اُس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں..  
 کس کا فون ہے..؟؟ جو تمہارا چہرہ لٹھے کی ماند سفید ہو گیا..  
 ک کس کسی کا نہیں..  
 دیکھاؤ مجھے..

عاقب نے نمبر دیکھتے فون ریسیو کیا.. ابھی کچھ بولتا کہ دوسری طرف سے کی گئی بات کم دھمکی سن کر  
 اُس کا میٹر ہی گھوم گیا..  
 "کون بول رہا ہے..؟؟"

عاقب نے جاہانہ انداز میں پوچھا.. لیکن دوسری طرف عاقب کی آواز سن کر فون کاٹا جا چکا تھا..  
 عاقب نے عینہ کے تاثرات دیکھتے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا..  
 "یہ کون تھا...؟؟"

اور کب سے تمہے دھمکیوں والے فون آرہے ہیں..؟؟  
 میں سمجھا تھا تم بچے کی ٹیشن میں ہو... لیکن یہ کیا ہے..؟؟"  
 عاقب فل غصے میں اچکا تھا.. پتہ نہیں دو ویک ہو گئے ہیں..  
 عینہ منمنائی تھی..

عینہ سیر نیسلی...

اور تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا..

جب پانی سر کے اوپر سے گزر جانا تھا تب بتانا تھا..  
عاقب کی بولتے بولتے سانس اکھڑ گئی تھی... عینہ نے فوری پانی اُس کی طرف بڑھایا.. البتہ ہونٹ سیے ہی رکھے..

دو منٹ کا کام ہے ابھی پتہ لگ جائے گا.. یہ کس کا نمبر ہے..  
کیوں کہ نہ ہی میرا کوئی دشمن ہے اور نہ ہی تمہارا..  
اور یہ مارنے کی دھمکی جس نے بھی دی ہے.. زندہ تو وہ نہیں بچے گا..  
عاقب طیش کے الم میں بول رہا تھا کہ شفق بیگم اُس کی آواز سن کر فکر مندی سے اندر آئیں..  
"کیا ہوا...؟؟" "تم دونوں چیخ کیوں رہے ہو...؟؟"

کچھ نہیں مام کوئی میری زندگی چھیننا چاہ رہا ہے... اور میں چیخوں بھی ناں..  
عاقب نے شفق بیگم کو فون پر ائی کال کا بتا کر غصے سے تن فن کرتا کسی کا نمبر ملاتے واک اوٹ کر گیا.. عینہ سر جھکائے مجرموں کی طرح بیٹھی رہی..  
ہماری زندگی میں ناجانے کب سکون آئے گا..

شفق بیگم تو کہہ کر باہر چلی گئیں.. عینہ نے بھیگی آنکھوں سے اُن کی پشت کو دور جاتے دیکھا..  
عاقب نے لاونچ میں اتے شاہد صاحب سے اُن کا فون مانگا..

شاہد صاحب اُس کی جلد بازی  
دیکھ کر ٹھنکے..

ڈیڈ کسی کو کال کرنی ہے.. میرے نمبر سے ہو نہیں رہا..

عاقب نے اُن کے تاثرات دیکھتے وضاحت دی..

"پر کسے کرنی ہے...؟؟"

زور دیتے پوچھا گیا

ابھی افس سے تھکے ہارے اے ہو.. پہلے کھانا تو کھا لو.. پھر دیکھ لینا.. کون ہے وہ.. اتے ہی ٹینشن سوار کر لی اپنے سر پہ..

شفق بیگم نے کہا تو شاہد صاحب نے نا سمجھی سے اُنہیں دیکھا..

مام یہ سکون سے بیٹھنے والی بات ہے... میری بیوی کو کوئی دھمکیاں دے رہا ہے.. جان سے مارنے کی.. اور میں ٹینشن نہ لوں.. میری زندگی جڑی ہے اُس سے..

عاقب غصے میں بول کر سر جھٹک کر شاہد صاحب کا فون لیتے واپس پلٹ گیا.

"ہوا کیا ہے...؟؟؟"

شاہد صاحب نے اب کہ تیز لہجے میں پوچھا تو شفق بیگم نے بتا دیا.

کوئی عینہ کو کافی دنوں سے فون کر کے دھمکیاں دے رہا ہے.. یہاں سے چلی جائے ورنہ جان سے مار

دیں گے.. نا جانے کون ہے.. اکیلی رہتی تھی.. کیا چکر ہے.. کوئی اُس کا جان پہچان وال

بس شفق اگے نہ بولنا.. تم جس انداز میں بول رہی ہو.. میں سمجھ رہا ہوں.. یہیں تک رہو..

شاہد صاحب تھوڑا ترخ کر بولے تو شفق بیگم ایک طرف کو گردن ماری..

عاقب اضطرابی کیفیت میں شاہد صاحب کو فون واپس کرنے آیا تو شاہد صاحب نے اپنے پاس ہی بیٹھا

لیا..



"پتہ چلا...؟؟"

ڈیڈ نمبر بند ہے.. اواز سے اندازہ نہیں ہوا.. لڑکا تھا یا لڑکی..

عاقب نے فکر مندانا لہجے میں بتایا..

عاقب میں سوچ رہا ہوں.. دیکھو کافی دنوں سے عینہ کو فون ا رہا ہے.. تو مجھے لگتا ہے.. یہ جو بھی ہے صرف دھمکی ہی دے رہا... کرنا کچھ نہیں ہے.. اگر کرنا ہوتا تو اب تک کر چکا ہوتا..

شاہد ٹھہر ٹھہر کر سوچتے ہوئے بول رہے تھے..

جی ڈیڈ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں.. لیکن پتا تو کرنا ہے ناں... یہ پاگل کون ہے.. کیوں کر رہا یہ سب.. عاقب تھکے ہوئے انداز میں بولا..

'نمبر ہے میرے فون میں...؟؟'

جی ڈیڈ میں ابھی کال کر رہا تھا.. بٹ نمبر میسر نہیں..

چلو میں دیکھتا ہوں.. تم ریسٹ کرو جا کر..

شاہد صاحب کچھ سوچتے سر ہلاتے بولے تو عاقب جی اچھا کہتے اپنے کمرے میں چلا گیا..

تین دن گزر گئے تھے اس بات کو.. لیکن وہ لوگ جان نہیں پائے تھے.. کہ کون ہے.. اُس کے بعد

فون بھی نہیں آیا تھا.. عینہ کا سوچ سوچ کر ٹینشن لے کر بڑا حال تھا.. اوپر سے شفق بیگم کا عجیب

طرح سے دیکھنا... وہ اس سب کا ذمہ دار خود کو ہی سمجھ رہی تھی.. شفق بیگم نے تو اشاروں کناروں

میں جتلا بھی دیا تھا کہ اس گھر میں اداسی اُسی کی وجہ سے ہوتی ہے.. جب سے ائی ہے.. خوشیاں کم

ٹینشنیں زیادہ ملی ہیں..

عینہ کو سمجھ نہیں رہا تھا وہ اس سچویشن میں کیا کرے.. کہیں اُس کے دل میں ڈر بھی تھا کہ عاقب کچھ غلط نہ سوچ لے اُس کے بارے میں.. کیونکہ عاقب خود بھی کافی سٹریس میں تھا.. تھوڑا بہت غصہ بھی کیا تھا.. لیکن وہ بھی کچھ سیکنڈ میں جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا.. بھوری آنکھوں میں اشک اُس کی کمزوری تھے.. اُس کے بعد نارمل ہی رویہ تھا.. لیکن عینہ کو پھر بھی ڈر لگا ہوا تھا.. کہ عاقب کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے..

عینہ کھانا لے او روم میں ہی..

عاقب نے فریش ہو کر اکر ڈریسر کے سامنے کھڑے ہوتے بال سیٹ کرتے کہا... لیکن عینہ اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی.. سن نہ پائی..

عاقب گہری سانس لیتے اُس کے قریب گیا.. اور کندھا ہلا کر متوجہ کیا.. تو عینہ نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا..

بیگم کھانا کھانا ہے یاں.....

عاقب نے گھیر لہجے میں بولتے نظروں میں ہی کچھ باور کروا دیا..

عاقب کے اس طرح دیکھنے سے عینہ کی ساری حسیں بیدار ہو گئیں.. میں لاتی ہوں کھانا..

مری ہوئی آواز میں کہہ کر وہ اٹھنے لگی کہ عاقب نے دوبارہ بیٹھا دیا..

میں دیکھ رہا ہوں ناں... کیوں ٹینشن لے رہی ہو.. اور ویسے بھی اس بندے کا وہ حساب ہے.. جو صرف گرجنا ہے.. برستا نہیں.. مطلب وہ بھونکے گا.. کچھ کرنا ہوتا تو اب تک کر چکا ہوتا... تم کیوں

دماغ خراب کر رہی ہو اپنا.. ناجانے کب سے دل میں دبائے رکھی تھی.. پہلے بتا دیتی.. اکیلی ہی پریشان ہوتی رہی.

عاقب نے پیار اور نرمی سے ایک بازو اُس کے گرد جمائل کرتے اپنے ساتھ لگاتے سمجھاتے ہوئے کہا... عینہ کو تو جسے ڈھارس ملی تھی.. میں کسی کو تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی.. میری وجہ سے کوئی پریشان نہ ہو.. وہ عاقب کے سینے سے لگے پرسکون ہوتے بولی اور آنکھیں موند گئی.. اور تھوڑی ہی دیر میں نیند میں بھی چلی گئی. کیوں کہ عاقب اُس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے سکون بخش رہا تھا.. عاقب کو جب عینہ کے سونے کا احساس ہوا تو اُس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ گہری ہو گئی.. مطلب جناب اج تمہارا ارادہ مجھے بھوکا سولانے کا تھا..

چلیں آپ کے ارادے بھی ہمارے سر آنکھوں پر..

جذبات سے چُور لہجے میں کہتا عینہ کو بستر پر لیٹا کر اچھے سے بلینکیٹ اوڑھایا.. کچھ سیکنڈ کے لئے اُس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے.. پھر گال سہلاتے دوسری سائیڈ پر اکر لیمپ او ف کرتے لیٹ گیا.. پتہ تو لگانا پڑے گا... تمہاری سوچوں کا رخ جس سمت جا رہا ہے.. وہ میری زندگی ہلانے کے لئے کافی ہے.. میں افورڈ نہیں کر سکتا اب.. تمہارا یوں سوچنا.. بہت مشکلوں سے ہمارا رشتہ اتنا مضبوط ہوا ہے.. میں اس میں فاصلے نہیں آنے دوں گا..

عاقب عینہ کو دیکھتے سوچ رہا تھا.. اور پھر عینہ کو اپنی آنکھوں کے حصار میں رکھے نیند کی وادیوں میں اتر گیا..

صبح عاقب افس جانے سے پہلے چوکیدار اور ڈرائیور دونوں کو ہدایت دینا نہیں بھولا تھا

اگر عینہ بی بی اکیلے جائیں.. مجھے فوری فون کر کے بتانا.. اور گھر سے باہر جب بھی بھلیں.. تب بھی.. مجھے انفارم کرنا نہ بھولنا.. کوئی ملنے آئے.. اکیلے میں بالکل نہیں ملنے دینا.. مام یا حرا کی وہاں موجودگی ہونی چاہئے  
جی چھوٹے صاحب..

دونوں نے تابعداری سے گردن ہلائی تھی.. تو عاقب تاکید کرتے افس چلا گیا...  
بھابی شاپینگ پے چلیں..

حرا عینہ کے کمرے میں اتے اکسائیڈ ہوتے بولی..  
میرا سمسٹر سٹارٹ ہونے والا تو مجھے نئی چیزیں چاہئیں.. اور آپ کے ساتھ شاپینگ کرنے کا مزہ ہی اور ہے..

حرا کل چلیں.. اج میرے سر میں کچھ درد ہے..  
عینہ نے بے چارگی سے نفاست زدہ آواز میں کہا.... اس کا موڈ نہیں تھا.. ورنہ شاپینگ کا تو اُسے خود بہت شوق تھا.

بھابی آپ کا جھگڑا ہوا بھائی سے...؟؟

حرا نے رازداری سے پوچھا..

نہیں... کیوں... کس نے کہا آپ سے..؟؟

وہ آپ کے سر میں درد ہے اور عاقب بھائی کچھ پریشان ہیں.. مام سے بھی کسی بات پہ بحث کر رہے تھے.. تو مجھے لگا..

نہیں حرا ایسی تو کوئی بات نہیں.. ایسی کبھی کوئی نوبت ہی نہیں آئی کہ ہمارا جھگڑا ہو..  
اوو... میں بھول گئی.. بھائی آپ سے پیار ہی اتنا کرتے ہیں کہ آپ کو دکھ دینے کا کیا ناراض کرنے کا  
بھی سوچ نہیں سکتے..

حرا منہ پہ ہاتھ رکھتے ہنستے ہوئے بولی..

"لیکن میں نے تو ٹیشن کے علاوہ کچھ نہیں دیا انہیں.."

یہ عینہ نے دل میں سوچا.. حرا کو کہہ کر لمبی بحث شروع ہو جانی تھی.. جو کہ عینہ میں کرنے کی ہمت  
نہیں تھی... حرا کے پہلے ہی الٹ پٹانگ سوالوں کے جواب دیتے وہ عاجز آ جاتی تھی..  
چلیں آپ ریٹ کریں.. ہم کل چلیں گے.. شاپنگ اپ کی چوائس سے ہی کروں گی..  
حرا اپنی ایک آنکھ دباتے بول کر باہر نکل گئی..

عینہ سر جھٹکتے ہلکا سا مسکرا دی.. پھر کچھ یاد آنے پر اٹھی.. عاقب نے خاص فرمائش کی تھی اپنے ہاتھ کا  
چائز کھلائے.. وہ ہی بنانے کے ارادے سے وہ کھین کی طرف بڑھی..  
"گئی نہیں..؟؟"

شفق بیگم نے ابرو اچکائے بوچھا..

مام بھابی کے سر میں درد تھا. کل جائیں گے...

حرا نے موبائل میں کچھ ٹائپنگ کرتے بنیازی سے بتایا تھا...

اپنے درد سر دوسروں کو دیا ہے.. تو خود کے سر میں درد تو نہیں بنتا... جب سے آئی ہے.. سر درد ہی  
ہے..

شفق بیگم کرواہٹ سے منمنائیں.. لیکن پاس سے گزرتی عینہ سن چکی تھی.. شفق بیگم ایل سی ڈی کی طرف متوجہ ہو گئیں تھیں اس لئے انہیں پتہ نہیں چلا تھا عینہ سے ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا.. ہلک میں انسوؤں کا پھندا سا بن گیا تھا.. ارے بھابی آپ کے سر میں درد تھا.. آپ پھر باہر آگئیں.. حرا کی اچانک نظر موہائل سے ہٹی تو فوری فکر مندی سے بولی.. نہیں حرا وہ رات کے لئے کھانا بنانا.. آپ کے بھائی سے اسپیشلی کہا تھا.. عینہ نارمل انداز میں بولتی کیچن کی طرف چلی گئی.. جاؤ اُس کی ہیلپ کروا دو.. طبیعت نہیں ٹھیک.. زیادہ نہ خراب ہو جائے... اپنے رانجھے کو خوش کرنے کے چکر میں.. شفق بیگم نے حرا کو خشک لہجے میں جتلیا تو حرا منہ کے زاویے بگاڑتی عینہ کی ہیلپ کروانے چلی گئی.. پتہ نہیں اُس نے کچھ سنا تھا کہ نہیں.. ساس ہوں کچھ بھی کہہ سکتی ہوں.. شفق بیگم اپنے آپ سے ہی لڑنے لگ گئیں.. میں نے کونسا کچھ غلط کہا.. ساس تو بہت کچھ کہتی ہیں.. میں تو کچھ بھی نہیں کہتی.. ہاں ویسے بھی وہ کونسا عاقب کو شکایتیں لگاتی ہے.. شفق بیگم ٹھوڈی پر ریموٹ ٹکائے سوچ ہی رہی تھیں.. جب کسی نے جھٹتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کیا.. حارث کے بچے... تم ہمیشہ طوفان کی طرح اترے ہو..

شفق بیگم تو ایک دم چونکتے ہوئے لرز گئیں تھیں.. خفگی سے حارث کو بازو پہ چپٹ لگاتے بولیں..  
 شور کی اواز سن کر حرا اور عینہ بھی کھچن سے نکلیں.. حرا تو جوش سے حارث کی طرف بڑھ گئی. عینہ  
 سلام کرتے دوبارہ کھچن میں چلی گئی..  
 بھابی کیا کر رہی ہیں کھچن میں..  
 حارث ماں اور شفق سے باتیں کرتا عینہ کی غیر موجودگی محسوس کر کے بولا..  
 رانجھے کی ہیر کھانا بنا رہی ہے..  
 حرا نے دانت دیکھتے شوخی سے بتایا.. تو حارث شفق بیگم کے کڑے تیور دیکھ کر اپنی مسکراہٹ دبا  
 گیا..  
 تبھی شاہد صاحب اور عاقب بھی اندر اتے حارث کو دیکھ کر سر پرانزد ہوئے تھے..  
 شاہد صاحب سے بغلگیر ہونے کے بعد حارث عاقب کی طرف بڑھا..  
 "اے رانجھے صاحب.. سنائے کیا حال ہے...؟؟"  
 عاقب نے نا سمجھی سے حارث کو دیکھا.. لیکن حرا کھکھلا کر ہنس دی.. اب کہ شفق بیگم بھی ہنس دیں..  
 تو عاقب سمجھ چکا تھا پھر کوئی کمینہ پن دیکھایا حارث نے..  
 تم باہر ہی اچھے تھے.. یا وہاں سے اپنی لئے کوئی شیرنی لے آتے..  
 عاقب دانت کچکچاتے بولا..  
 کھانا سب نے خوشگوار ماحول میں کھایا..  
 ہیر ہو تو عینہ بھابی جیسی...

حارث نے تعریفی انداز میں کہا تو عاقب نے ماتھے پہ بل ڈالے اُسے دیکھا..  
بھائی حد ہوتی ہے... میں لائن نہیں مار رہا.. بھابی کی تعریف کی ہے..

حارث صدمے سے منہ پھلاتے بولا..

ابھی ہیر کا رانجھا زندہ ہے تعریف کے لئے..

عاقب نے سب کے سامنے ہی بنا کسی ہچکچاہٹ کے کہا تو سب کے ہونٹوں پر دبی دبی مسکراہٹ اگئی..  
البتہ عینہ اپنا سرخ چہرہ مزید جھکا گئی..

مام میری بھی شادی کروا دیں.. پھر میں بھی بھائی کو طریاں ماروں گا.. میری والی آپ سے زیادہ اچھی ہے..

حارث منت بھرے لہجے میں بولا تو شفق بیگم نے اُسے ڈپٹ دیا..

ابھی اپنے پیروں پہ کھڑے ہو جاؤ.. کچھ کما لو.. پھر ذمہ داری لینا..

مام پیروں پہ تو کھڑا ہوں.. بس اب بلندیوں کو چھونے کی کوشش کرنی.. تب ہی مجھے شیرنی ملے گی..  
حارث بھائی چڑیا گھر میں بڑی شیرنیاں ہیں.. کل چلیں بارات لے کر.. جو زیادہ ٹکڑی ہوئی وہ بیاہ لائے گئے..

حرا فل سیرنیمس موڈ میں بولی تھی.. حارث تو کچا چنا جانے والی نظروں سے اُسے دیکھنے لگ گیا.. باقی  
سب ہنسنے لگ گئیں.. عینہ نے دل میں اللہ کا شکر ادا کیا.. اللہ یہ سب ایسے ہی ہنستے مسکراتے رہیں..  
وہ دل میں دعا کرتے سوچ رہی تھی..

لیکن کبھی کبھی خوشیاں تھوڑے سے وقت کی ہی ہوتی ہیں.. یہ بات شاید وہ بھول گئی تھی



روم میں اتے ہی عینہ نے نمبر کا پوچھا..  
 نہیں یار... جو بھی تھا.. اب کونسا کر رہا ہے..  
 عاقب لا پرواہی سے بولا.. وہ کوئی بھی جذباتی تاثر دے کر عینہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا..  
 پر یہ تو دو منٹ کا کام ہے.. آپ کے کوئی سوریسز نہیں ہیں.. جو انفو دے سکیں..  
 ہمارے سارے سوریسز تو آپ سے شروع ہو کر آپ پہ ختم ہوتے ہیں.. عینہ کو بازو سے اپنے نزدیک  
 کرتے لو دیتی نظروں سے دیکھتے بولا..  
 عینہ منمنائی.. احتجاج کرنا چاہا.. لیکن عاقب کے اگے اُس کی کہاں چلتی تھی..  
 حادثہ اگیا ہے.. اب سوچ رہا ہوں.. بڑی سی دعوت رکھ لیتے..  
 شاہد صاحب بیڈ پر دراز ہوتے بولے  
 پہلے فون کال والا معاملہ تو سولو کر لیں..  
 ہو جائے گا.. فکر نہ کرو.. تم اپنے رشتے داروں میں سے نزدیک نزدیک لوگوں کو بلا لینا.. پچھلی دفعہ  
 بھی عینہ کو بہت فیس کرنا پڑا تھا.. بہت سمجدار پنچی ہے ماشاء اللہ..  
 شاہد سمجھداری کا کیا کرنا.. جب وہ اس گھر کو خوشیاں نہیں دے سکتی... وارث تو دیا نہیں ابھی تک..  
 بیگم اللہ کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں.. پہلے تمہے عاقب کی شادی سے اعتراض تھا.. اب وارث کی  
 جلدی ہے..  
 اللہ جس حال میں رکھے اُسی میں خوش رہا کرو.. اور اب لائیت اوف کرو مجھے سونا ہے.. تمہاری تو  
 شکایتیں ہی نہیں ختم ہو رہیں..

شاہد صاحب کہہ کر رخ موڑ کر لیٹ گئے.. تو شفق بیگم جلتی کڑھتی لائیت بند کرتیں.. سرہانا پٹختیں لیٹ گئیں..

تین دن پارٹی کی تیاریوں میں گزر گئے.. عاقب خود جا کر عینہ کے لئے پاؤں تک میکسی لایا تھا.. جو کہ فل بلیک تھی.. سادہ سی شیفون کی گھیرے دار میکسی عینہ کو بھی بہت پسند آئی تھی.. اور بھی کافی چیزیں لایا تھا جو ایک سے بھر کر ایک تھیں...

رات کو پارٹی تھی اور وہ چاروں بیٹھے گپیں مار رہے تھے.. جب شفق بیگم نے اکر چاروں کو جھڑکا.. شرم نام کی چیز تو میری اولاد میں ہے ہی نہیں.. رات کو گھر میں دعوت ہے اور یہ یہاں آرام فرما رہے..

عینہ تم تو آ جاتی...

سوری انٹی وہ ان تینوں نے بیٹھا لیا تھا..

عینہ شرمندہ سی صفائی دیتے اٹھی..

میری اولاد ہے ہی بے فیض... تم سے کیا شکایت.. تم تو اس سے لاکھ درجے اچھی ہو..

شفق بیگم تینوں کو گھورتے بولیں.. جو ابھی بھی ڈھیٹ بنے مسکرا رہے تھے..

مام میری بیوی ہے.. اچھی تو ہو گی..

عاقب فخریہ کالڑ کھڑا کرتے بولا..

عینہ بیٹا ان کو چھوڑو... کیچن میں جا کر دیکھو... خانساں ٹھیک سے بنا رہے کھانا.. ناجانے شاہد صاحب

کہاں سے خانساں اٹھا لائے ہیں..

انٹی میں جاتی ہوں..

عینہ بول کر فوری نیچے جانے کے لئے سیڑھیوں کی طرف بڑھی..

تم تینوں بھی کچھ کر لو.. شہزادہ گلغام کی اولاد...

شفق بیگم نے تیز لہجے میں بتایا..

اچھا ہیرے تیرا نام اس لئے حرا رکھا تو شہزادہ گلغام کی اولاد ہے.. شاہد کی نہیں.. ہائے مام آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا..

حارث حیرانگی کی ایکٹینگ کرتے بولا.. شفق بیگم ابھی حارث کو کوئی جواب دینے ہی لگیں تھیں کہ اُن سب کے کانوں میں عینہ کی چیخ کی آواز آئی..

عینہ..

عاقب فوری عینہ کو پکارتے نیچے کو بھاگا.. اُس کا دل عینہ چیخ سن کر ڈوب کر ابھرا تھا.. شفق بیگم حارث اور حرا بھی عاقب کے پیچھے نیچے آئے..

فاریہ چھوڑو عینہ کو...

عاقب عینہ کو فاریہ کے قبضے میں دیکھ کر ڈھارا تھا..

فاریہ نے گن عینہ کے ماتھے پر رکھے ایک بازو سے پکڑا ہوا تھا.. عینہ خوفزدہ سی پھٹی نگاہوں سے فاریہ کو دیکھ رہی تھی..

بھائی میں پولیس کو فون کرتا ہوں.. پاگل جاہل لڑکی...

آپ فکر نہ کریں..

حارث عاقب کو تسلی دیتے بولا...

پولیس کے آنے تک یہ گن کی ساری گولیاں اس حجابن کے بھیجے میں اتر چکی ہوں گی..

شوق سے بلاؤ پولیس کو.. میں ڈرتی نہیں ہوں..

فارہ فوری چلاتے ہوئے بولی..

اب عاقب کے ساتھ ساتھ حارث کا بھی رنگ اڑا تھا.. فون اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گیر گیا

تھا.. حرا تو ڈر کے مارے شفق بیگم سے لیپٹ کر کھڑی تھی..

تم نفسیاتی مریضہ بن گئی ہو.. میرا اور تمہارا ایسا کوئی تعلق نہیں تھا کلاس فیلو ہونے کے علاوہ.. تم

کیوں میری زندگی کو اپنی انا کا مسئلہ بنا رہی ہو..

عاقب عینہ کو فکر مندی سے دیکھتے فارہ سے مخاطب ہوا.

تم نے اس حجابن کے لئے مجھے ریجیکٹ کیا تھا.. اب یہ زندہ نہیں بچے گی..

دیکھو فارہ عینہ کو چھوڑ دو..

عاقب منت کرتے بولا.. اور دو قدم اگے کو بڑھائے..

اگے مت آنا..

فارہ نے فوری وارن کیا..

حارث کھڑا غصے میں مٹھیاں بھینچ گیا.. شاہد صاحب نے اسٹڈی سے نکلتے یہ منظر دیکھا تو وہیں منجمد

ہو گئے..

عینہ کو کچھ نہ کرنا.. ورنہ میں تمہارا منہ نوچ لوں گا..

عاقب نے سرد لہجے میں باور کروایا.. تو فاریہ اسہزیہ ہنسی..  
اتنی تڑپ اس کے لئے..

میرے لئے تو ہمیشہ بے زاری ہوتی تھی تمہارے لہجے میں..  
فاریہ نے تلخی سے کہا تھا..

اس وقت گھر پہ سب یہ سب ہی تھے... نوکر کیچن میں اور کچھ گارڈن کو سجا رہے تھے.. لاونچ میں گھر والوں کے علاوہ اماں بی ڈری ہوئی کھڑیں تھیں... اور دل میں اللہ کا ورد کر رہیں تھیں..  
اس پاگل کو اندر کس نے انے دیا اور یہ کون لوگ بیٹھے ہیں صوفے پہ..

شاہد صاحب غصے میں کڑے تیوروں سے بولے

آپ کے گھر انا کونسا مشکل کام تھا.. سب نوکر جانتے ہیں.. میں آپ کے دوست کی لاڈلی بیٹی ہوں..  
فاریہ نے فخریہ انداز میں کہا تو حارث نے کچا چبا جانے والی نظروں سے اُسے دیکھا... پھر اپنے باپ کو..

لیکن جب سب کی توجہ صوفے پر بیٹھے ادھیوں پر پڑی.. تو سب کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں.. عینہ نے خوفزدہ نظروں سے عاقب کو دیکھا.. عاقب نے نظروں ہی نظروں میں تسلی دی... لیکن وہ اندر سے خود کافی گھبرایا ہوا تھا...

میں کرتا ہوں فیاض سے بات.. اپنی پاگل بیٹی کو لے کر جائے یہاں سے..

شاہد صاحب نے درشتی سے کہتے جیب سے فون نکالا..

بلا لیں.. وہ بھی اپنی بیٹی کے نکاح میں شامل ہو جائیں گے..

فاریہ نے اطمینان سے جواب دیا.. عینہ اُس کی گرفت میں پھڑپھڑا رہی تھی..

"کس سے نکاح..؟؟"

"کس کا نکاح..؟؟"

عاقب کی چھٹی حس ٹھنکی تھی..

افلورس سویٹ ہارٹ.. میرا اور تمہارا.. کب تک اس سڑک چھاپ لڑکی کے..

فاریہ..

عاقب فوری ڈھاڑا تھا.. اُس کی غصے سے رگیں تن چکی تھی... دل تیزی سے ڈھرنے لگا تھا..

"تمیز سے نام لینا میری عینہ کا.."

میں پہلے ہی وارن کیا تھا.. انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی.. اور چھوڑو عینہ کو.. میری عینہ کو اتنا سا بھی زخم آیا میں تمہارا منہ نوچ لوں گا.. اور تم سے نکاح کروں گا میں.. یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے تم پاگل جاہل کو..

عاقب غصیلے انداز میں ڈھارا..

"اچھا تمہے اس کی زندگی پیاری نہیں ہے..؟؟"

تمسخر یہ انداز میں پوچھا گیا.. تو عینہ نے بوکھلا کر فاریہ کو دیکھا..

"مجھے اپنی عینہ کی زندگی بہت پیاری ہے.."

عاقب عینہ کو نظروں میں رکھے اہستہ اہستہ قدم اٹھانے لگا.. شفق بیگم پریشانی اور خوف سے حرا کو

اپنے سینے میں بھنچے کھڑی تھیں..

اگے مت انا... ورنہ یہ زندہ نہیں بچے گی..

فاریہ پیچھے ہٹتی وارنگ دیتے بولی.. اس وقت اُس کے چہرے پہ کوئی ڈر خوف نہیں تھا.. فاریہ نے دو ادھیوں کو اشارہ کیا تو وہ پھرتی سے اُٹھے.. اور شفق بیگم کی اغوش سے حرا کو کھینچا اور اُس پہ بھی بندوق تان لی.. اب کہ شاہد صاحب اور شفق بیگم کی جان نکلی تھی..

چھوڑو میری بہن کو..

حادث چیتے ہوئے اُن کی طرف بڑھا.. لیکن اُن کی وارن کرتی نظریں حادث کے قدم تھما گئیں.. عاقب اور عینہ نے بھی پہلے حرا کو تڑپ کر دیکھا.. جو بے آواز رونے کے ساتھ ساتھ خوفزدہ تھی.. پھر ایک دوسرے کو قرب سے دیکھا.. وہاں پہ کھڑے سب ہی خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کر رہے تھے.. کیوں کہ پولیس کو فون کرتے تو اُن کے انے تک کچھ بھی ہو سکتا.. وہ فاریہ کا جنون دیکھ چکے تھے.. رزک نہیں لے سکتے تھے..

فاریہ نے عینہ کو سختی سے دبوچا ہوا تھا.. جس کی تکلیف اُس کی چہرے سے واضح نظر آرہی تھی.. بولنے کی سکت اُس میں تھی نہیں.. عاقب اضطرابی کیفیت میں کبھی باپ کو دیکھتا.. کبھی حادث کو.. جتنی دیر سوچنے میں لگاؤ گے.. بیوی کے ساتھ ساتھ بہن سے بھی ہاتھ دھوؤ گے.. اگر میں برباد ہو رہی ہوں تو اباد تم بھی نہیں رہو گے..

"یہ کیا غنڈہ گردی ہے..؟؟"

"تمہے شرم نہیں اتی...؟؟"

تم ایک لڑکی ہو...!!

"تمہے زیب دیتا ہے یہ سب..؟؟"

اتنی اگ لگی ہے تو مجھ سے شادی کر لو.. کیوں بھائی کے گھر کو توڑ رہی ہو.. وہ تو شادی شدہ ہے..  
کنوارہ تو میں ہوں..

حارث نے غصیلے انداز میں باور کروایا تو فاریہ اسہزیہ انداز میں ہنسی..  
جو بات تمہارے بھائی میں ہے وہ تم میں نہیں..  
آنکھ دباتے بے باکی سے کہا گیا..

حارث تو شرمندگی کے مارے اُس سے نظریں نہیں ملا پایا تھا.. یہ ہی حال عاقب کا بھی تھا..  
چھوڑو میری بہن اور بیوی کو.. تم جیسی عورتیں کچھ نہیں کر سکتیں...  
عاقب کے کہنے کی دیر تھی کہ فاریہ نے ادھیوں کو کچھ اشارہ کیا تو انہوں نے حرا کے بالوں کو سختی  
سے دبوچا.. اور ایک آدمی گن اُس کے ماتھے سے لیے گردن تک پھیرنے لگ گیا.. حرا کی تو چیخیں  
نکل گئیں.. اور رونے میں مزید شدت آگئی.. وہ تو خریدے ہوئے آدمی تھے.. اس لئے چپ چاپ حکم  
کی تعمیل کرتے رہے..

عینہ نے ڈرتے ہوئے حرا کو دیکھا تو وہ لرز ہی گئی.. آج تک کبھی اُس نے حرا کو اتنا خوفزدہ اور روتے  
ہوئے نہیں دیکھا تھا.. عینہ خود سوچ کر کانپ گئی تھی.. کہ حرا کے ساتھ کیا ہو گا... پھر شفق بیگم اور  
شاہد صاحب کو بے بس کھڑے دیکھا... اور حارث کو پریشانی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود پہ ضبط  
کرتے دیکھا.. اور جب اُس کی نظر عاقب پہ پڑی تو عینہ کو لگا وہ واقع ہی اُس کی محبت کے آگے ہار  
جاتی ہے.... ایک منٹ لگا تھا اُسے فیصلہ کرنے میں.. اسے خود سے زیادہ حرا کی پروا تھی... اُسے بس



حرا کی عزت اور جان بچانی تھی..

"کر کیوں نہیں لیتے نکاح..؟؟"

"جب میں اور حرا مرے گی تب بھی تو کریں گے ناں.."

"اب سوچ کیوں رہے ہیں...؟؟"

عینہ اونچی آواز میں چیخی.. اُسے خود نہیں پتہ تھا اُس میں یہ ہمت کسی آئی..

عاقب نے صدمے اور بے یقینی سے عینہ کو دیکھا.. وہ عینہ کے تاثرات کے سامنے منجمد ہو گیا تھا.. کیوں کہ عینہ نے جس لہجے میں کہا تھا اُس کے پاس عینہ کی بات ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا..

اپنی میرے کہنے پر انہوں نے نکاح کیا تھا.. اور آپ کو پتہ نکاح کے دوران وہ پتھر آئی انکھوں سے صرف میں مجھے دیکھ رہے تھے.. ان کی آنکھوں میں اتنی بے یقینی تھی کہ وہ کچھ کہہ ہی نہ پائے.. لیکن مجھے اُن کی بہن کو بچانا تھا.... اگر اُس پیاری لڑکی کو کچھ ہو جاتا تو میں کبھی خود کو معاف نہ کر پاتی..

سحر ہچکیوں سے روتے بتا رہی تھیں اور ایمان اپنی بہن کی قربانی کا سوچ کر ہی ڈھیل گئی تھی.. نکاح کے دوران سب افسردہ سے کھڑے تھے.. شاہد صاحب تو حرا کو لئے اوپر چلے گئے تھے.. حارث اپنے بھائی کا سہارا بنا کھڑا تھا.. شفق بیگم نے خفگی سے عینہ کو دیکھا جو بے جان کھڑی عاقب کو دیکھ رہی تھی.. جان تو عاقب کی بھی نکل گئی تھی.. جس گھر میں تھوڑی دیر پہلے خوشی کے قہقہے گونج رہے تھے.. اب وہاں ایک پاکیزہ رشتہ جڑنے کے بعد

بھی صفا ماتم چھایا ہوا تھا..

اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے.. اج رات آپ کے گھر پارٹی ہے تو ساتھ میرا اور عاقب کا سرپرائز ریسپشن ہو گا... چلو رات کو ملتے ہیں ڈیر سوتن... اور ہاں اج رات پارٹی میں مجھے تم نظر نہ آنا.. ورنہ تمہاری نند....

فاریہ خوشی سے چہکتے بولتے بولتے وارن کرنا نہ بھولی..

اب نکلویہاں سے اپنے یہ دو ٹکے کے غلام لے کر..

رات کو اگر تم ائی تو جان سے تمہے میں ماروں گا...

حارث غصیلے لہجے میں بولا تو فاریہ نے خونخوار نظروں سے اُسے دیکھا.. البتہ عاقب بنا تاثر کے چٹانوں جتنی سختی چہرے پہ سجائے عینہ کو گھور رہا تھا...

رات کو میں تیار ہو کر اوں گی... میری بات یاد رکھنا...

فاریہ عینہ کا گال تھپتھپاتے کہہ کر جس طرح خاموشی سے ائی تھی اُسی طرح عینہ کی زندگی خاموش کر کے چلی گئی تھی..

عاقب ہارے ہوئے انسان کی طرح پلٹ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا گیا اور دروازہ ٹھک کر کے بند کیا.. جس کی آواز سے عینہ کیا پورا شاہد ولا تک ہل گیا تھا..

بھابی آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا.. ہم نے کچھ نہ کچھ کر ہی لینا تھا... بھائی پہ اور مجھ پہ بھروسہ نہیں تھا..

حارث ایک شکایتی نگاہ عینہ پہ ڈال کر یہ جا وہ جا..

عینہ لاونچ میں اکیلی کھڑی چاروں اطراف دیکھتے دیکھتے وہیں ڈھ گئی.. اماں بی نے فوری اگے بڑھ کر اُسے اپنی اغوش میں لیا تھا..

اپی میں نے ان ہاتھوں سے اپنی زندگی سوئپ دی..

سحر نے کپکپاتے ہاتھوں کو ایمان کے سامنے کرتے بھیگی اواز میں بتایا..

سحر تم نے بہت بڑا اور کڑا فیصلہ کیا تھا.. کوئی بھی لڑکی اپنی شوہر کی شادی اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے کسے برداشت کر لیتی ہے.. وہ بھی ایسا شوہر جو اپنی زندگی تک وارنے پہ تیار ہو..

ایمان نے سحر کو اپنے سینے میں بھنچے بالوں میں ہاتھ پھیرتے دلاسه دیا.. وہ خود بھی بہت غمگین ہو گئی تھی..

فاریہ اپنے کہے مطابق رات کو دلہن بن کر اپنے باپ کے ساتھ آگئی تھی.. میں حرا کے روم میں چلی گئی تھی.. کیوں کہ انٹی نہ چاہتے ہوئے بھی سب مہمانوں کو ریسو کر رہیں تھیں.. لوگوں نے بہت باتیں کیں.. پہلے ایک چھپ کر شادی کی.. اور آج ایک اور سرپرائز.. بہت چہ مکیاں ہوئیں تھیں.. کوئی بھی ایک دوسرے سے نظر نہیں ملا پا رہا تھا.. فاریہ بے شرمی سے پارٹی میں گھوم رہی تھی..

یاسر بھائی اور آپ لوگ ملک سے باہر گئے ہوئے تھے.. وہ (عاقب) خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہے تھے.. یاسر بھائی اور اُن کی بہت اچھی دوستی تھی.. پارٹی کے بعد سب کو ہی ایک چپ لگ گئی تھی..

انہوں نے (عاقب) تو نے مجھے اُس دن کے بعد مجھے بلانا کیا دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا.. فاریہ الگ روم میں رہتی تھی.. انہوں نے دھکے دے کر ہمارے کمرے سے نکال جو دیا تھا.. اس بات کا بدلا

فاریہ نے مجھے ذلیل کر کے لے لیا تھا.. تب بھی انہوں (عاقب) نے کچھ نہ کہا تھا.. وہ وہاں ہی موجود

تھے.. حالانکہ میں نے شکایتی نگاہوں سے بھی دیکھا.. وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں چلے گئے.. میرے اندر کچھ توڑا تھا.. جو اُن پہ مان تھا.. انہوں نے اُس کا بھرم ہی نہیں رکھا.. فاریہ کو اور شہ مل گئی تھی.. گھر والے اُسے مخاطب نہیں کرتے تھے لیکن وہ پھر بھی اپنی چلا لیتی تھی.. ایک دن مجھے بہت غصہ آیا.. میں روز اُن کا انتظار کرتی تھی.. رات کا کھانا ہم اکٹھے کھاتے تھے.. کیوں کہ وہ افس سے لیٹ انے لگ گئے تھے.. روزانہ چپ چاپ کھا کر کمرے میں چلے جاتے تھے.. میں خود سے مخاطب کرتی تھی.. لیکن اُس دن کے بعد انہوں نے میرے سامنے بولنا شاید گناہ سمجھ لیا تھا.. ایک دن تین بج گئے تھے لیکن وہ نہیں ائے.. میں کافی پریشان ہو گئی تھی.. بھابی اکر سو جائیں.. بھائی اجائیں گے..

نہیں حرا مجھے نیند نہیں آرہی.. جب تک آپ کے بھائی گھر نہیں آتے.. بھائی کا تو فون بند ہے.. کسے کونٹیکٹ کریں.. وہ دونوں ابھی باتیں کر ہی رہیں تھیں جب بکھڑی ہوئی حالت میں کوٹ ایک بازو پہ ڈالے عاقب اندر آیا اور بنا اُن دونوں پہ توجہ دیے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا..

"کہاں تھے آپ...؟"

عینہ نے بے قراری سے پوچھا..

بھائی بھابی کب سے ویٹ کر رہیں تھیں... کہاں چلے گئے تھے..

حرا نے بھی نرم لہجے میں پوچھا.. لیکن وہ عینہ کے ساتھ ساتھ حرا کو بھی سرد نظروں سے دیکھتے بنا کچھ کہے اوپر چلا گیا..

حرا کو تو اپنا آپ مجرم لگنے لگ گیا تھا.. وہ شرمندہ ہوتے پلٹ گئی..  
 عینہ کچھ سوچتے عاقب کے کمرے میں گئی.. اج اُس نے پورے دو ہفتوں بعد اپنے کمرے میں قدم  
 رکھا تھا.. عاقب بیڈ پر چٹ لیٹا ہوا تھا.. گھنی پلکوں تلے بند آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقے.. بھری  
 ہوئی شیو.. میں پورا توٹا اور بکھڑا ہوا لگ رہا تھا.. عینہ کا تو دیکھ کر دل ہی کٹ گیا تھا.. اُس کا حال کونسا  
 مختلف تھا..

"کھانا لاؤں..؟؟"

عینہ نے تھوک نگلتے اپنے انسوؤں کو اندر دھکیلتے پوچھا.. لیکن جواب نا دارہ..  
 میں اپ سے بات کر رہی ہوں.. دیواروں سے نہیں.. اب کے تیز لہجے میں باور کروایا گیا تھا..  
 یاد اگیا تمہے اس کمرے میں آنا.. کہ یہاں چار دیواروں کے بیچ ایک انسان بھی رہتا ہے..  
 استہزیہ انداز میں پوچھا گیا.. عینہ تو نظریں ہی چُرا گئی تھی..

عاقب عینہ کو افسوس سے دیکھتے فریش ہونے چلا گیا.. جب فریش ہو کر واپس آیا تو عینہ کو اُسی  
 پوزیشن میں ہونٹ کچلتے کھڑا پایا.. عاقب نے لب بھنچے اپنے ہاتھ سے عینہ کے ہونٹ کو چھوتے  
 دانتوں سے آزاد کیا.. وہ عاقب کی کمزوری تھی..

میری ذات کو زخم دیتی ہو کافی نہیں ہے.. جو اب میری زندگی کو بھی زخموں سے لہو لہاں کرنا چاہتی  
 ہو..

عاقب طنزیہ انداز میں بول کر شکایتی نظروں سے دیکھتا بیڈ کی طرف چلا گیا.. عینہ تو اُس کی بات اور  
 لہجہ دیکھ کر تڑپ ہی گئی تھی.. بے تاب سے اُس کے پیچھے لپکی..

"آپ خود کو سمجھتے کیا ہیں..؟؟" غصے سے پوچھا گیا... لیکن عاقب نے کوئی جواب نہ دیا... عینہ کو سمجھ نہیں رہا تھا کہ کسی اسے پھر سے بولنے پہ اکسائے..

میں آپ سے بات کر رہی ہوں.. جواب کیوں نہیں دے رہے.. اونچی آواز میں جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا گیا.. لیکن جواب نا دارہ..

اب اندازہ ہو رہا ہو گا آپ کو میری اذیت کا.. جب کسی کے ساتھ زبردستی کی جاتی ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے.. یہ مکافات عمل ہے.. جیسے آپ نے مجھ سے زبردستی شادی کی... شکر کریں آپ کے ساتھ ہی ویسا ہوا ہے.. آپ کی بہن یا بیٹی کے سامنے آپ کے کیے کا انجام نہیں آیا.. آپ کو خود یہ اذیت سہنی پڑ رہی ہے.. میں نے بھی اسی ہی اذیت برداشت کی تھی.. استہزیہ انداز میں یاد کروایا گیا تھا..

تم نے یہ اذیت برداشت نہیں کی تھی جو میں کر رہا ہوں.. مجھے اُس لڑکی کو دیکھ کر بار بار خود سے نفرت ہوتی ہے.. میرے نام کے ساتھ اُس کا نام جڑ گیا.. یہ سوچ سوچ کر خود سے کراہت اُتی ہے.. "تمہے ہوئی تھی مجھ سے نفرت...؟؟"

"تمہے خود سے کراہت ائی تھی...؟؟"

نہیں تمہے مجھ سے نہ نفرت ہوئی تھی نہ کراہت... تمہارے دل میں پہلے عزے اور احترام تھا... جو کبھی نہیں بدلا.. پھر عزت و احترام نے محبت کی جگہ لے لی..

بولو.... کیا فرق ہے تم میں اور مجھ میں... تمہاری اذیت کیا تھی اور میری اذیت کیا ہے..

عاقب درشتی سے عینہ کے بازو سختی سے دبوچے جھنجھوڑتے ہوئے بولا.. اپنے سوالوں کے جواب اُس

نے خود ہی بتا دیے تھے.. عینہ کی بولتی ہی بند ہو گئی تھی... عاقب کے ہاتھ اُس کو اپنے بازوؤں میں دھستے ہوئے محسوس ہوئے تھے.. ٹھیک ہی تو کہا تھا اُس نے.. اُس کی اذیت اور عاقب کی اذیت میں بہت فرق تھا.. پہلے کی اذیت میں محبت کا وجدان تھا.... اب کی اذیت میں صرف دل کو چیرنے والی تکلیف تھی..

عینہ تو سر اٹھا کر عاقب کو دیکھنے کے بھی قابل نہ رہی تھی.. جس کے چہرے پہ اس وقت قرب ہی قرب تھا..

ٹھیک کہہ رہی ہو.. میرے کیے کی سزا مجھے ہی ملی ہے.. اور تم نے ہی دی ہے..  
عینہ کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟؟.. عاقب عینہ کے چہرے پر جھکا بولا.. میری محبت میں کہاں کمی رہ گئی تھی جو مجھ پہ بھروسہ ہی نہ کر پائی تھی اور مجھے کسی اور کو سونپ دیا.. عاقب کے روانگی سے بولتے بولتے انکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو گئے تھے.. جو عینہ کے چہرے پر گر رہے تھے اور اُس کا چہرہ بھی بھگو رہے تھے..

تم نے میری سانسوں کے ساتھ کھیلا ہے... تم جانتی ہو میری ہر سانس تمہے پکارتی ہے.. تمہاری قربت چاہتی ہے.. لیکن تم نے اچھا نہیں کیا....

عاقب بولتے بولتے تھکے ہوئے انداز میں عینہ کے قدموں میں ہی ڈھ گیا.. دو ہفتوں کا غبار تھا اتنی جلدی تو نہیں ختم ہونے والا تھا..

عینہ نے عاقب کے سامنے نیچے بیٹھتے اپنے ہاتھوں کے پوروں سے اُس کا چہرہ صاف کیا.. اور پورے استحقاق سے اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے.. عاقب نے ویران انکھوں سے اُسے دیکھا..

اگر میں ایسا نہ کرتی تو حرا کے ساتھ کیا ہوتا.. ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے... میری خیر تھی.. لیکن حرا کے گرد دو مرد کھڑے تھے... اور ہم سب بے بس تھے...

تم نے حرا کو بچاتے بچاتے اُس کے بھائی کو پاتال میں دھکیل دیا ہے.. آپ حرا کو اسی لئے نہیں بلاتے... اس میں اُس کا تو کوئی قصور نہیں.. قصور تو صرف میرا ہے.. یہ سب میری وجہ سے ہی تو ہوا ہے.. میں جانتی ہوں اگر میں آپ کی زندگی میں نہ ہوتی تو آپ کو اور آپ کی گھر والوں کو اتنا ٹارچر نہ برداشت کرنا پڑتا..

عینہ نے افسوس کرتے عاقب کو سمجھانا چاہا..

عاقب نے بے خودی سے نہ میں سر ہلاتے دونوں ہاتھوں میں عینہ کا چہرہ تھاما.. نہیں ایسا مت سوچنا.. اگر یہ اُس وقت کا ہونا لکھا تھا.. تو اب میں اس کو بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہوں.. میں اُسے آزاد کر دوں گا.. لیکن تم خود کو قصور وار نہ کہو.. میں یہ وجہ ہی ختم کر دوں گا.. ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے.. شکر کریں اُس نے مجھے جانے کے لئے نہیں کہا.. وہ ہمارے درمیان رہ کر لڑ رہی ہے..

عینہ نے بھیگی آواز میں کہا تو عاقب نے تڑپ کر عینہ کو اپنے سینے میں بھینچ لیا.. میرے اور تمہارے درمیان کبھی کسی کو آنے نہیں دوں گا..

عینہ کے بال چومتے مدہوش لہجے میں بولا.. لیکن وہ یہ بھول گیا تھا.. فاریہ اُن کے درمیان نہ چاہتے ہوئے بھی اگئی ہے..

دروازے کی اوٹ میں کھڑا وجود سب سن چکا تھا.. اب اپنا سائیں سائیں کرتا دماغ تھامتے اپنے کمرے



کی طرف چلا گیا...

فاریہ نے عاقب کو اتے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ اُس کے کمرے میں انا چاہ رہی تھی لیکن اندر عاقب اور عینہ کو جھگڑتے دیکھ کر دروازے کی اوٹ میں ہو کر اُن کی باتیں سننے لگ گئیں.. اور اب اپنے وجود کو گھسیٹتے کمرے میں لے جا کر بیڈ پر پڑا..

کوئی کسی سے کیسے اتنی جنونی محبت کر سکتا ہے..

بیڈ شیٹ کو مٹھی میں دبوچے دانت پیستے بولی..

اگر یہ پھر ایک ہو گئے تو.. ابھی بھی ایک دوسرے کے اتنے قریب تھے.. تو میرے بغیر یہ کسے رہتے ہوں گے..

فاریہ کو سوچ کر ہی عینہ سے شدید جیلن ہو رہی تھی..

"اگر میں سکون میں نہیں ہوں تو تم لوگ کیوں سکون میں رہو..؟؟"

فاریہ نحوست سے کچھ سوچتے سونے کے لئے لیٹ گئی..

صبح عینہ کی آنکھ کھولی تو خود کو حسب معمول عاقب کے بازو پہ سر رکھے ہی پایا.. عاقب آنکھوں سے اُسے اپنے دل میں اُتار رہا تھا..

وہ جھجک کر اُٹھنے ہی لگی کہ عاقب نے آنکھوں کے اشارے التجا کرتے منع کیا..

دو ہفتوں بعد میری جسم کو روح ملی ہے.. سکون تو بخش لینے دو..

عاقب گھبیر لہجے میں کہتا عینہ کے ماتھے پر بوسہ دے کر آنکھیں موند گیا.. جسے سکون اپنے اُتار رہا

ہو.. عینہ کا لمس اُس کی راحت کے لئے کافی تھا.. دو ہفتوں کا غصہ ایک ہی رات میں بہہ گیا تھا..

اگر فاریہ نے ہمیں ایک ساتھ دیکھ لیا تو بہت بُرا ہو گا..

عینہ فوری یاد آنے پر ہر برا کر اُٹھ بیٹھی تو اُس کے بال پشت پر بکھر گئے.. عاقب نے سوچ کر سختی سے اپنی آنکھیں میچ کر کھولیں..

عینہ تم چاہتی ہی نہیں ہو مجھے دو گھڑی چین ملے..

عاقب ناراضگی سے کہہ کر بلیںکٹ بے دردری سے اُتارتا فریش ہونے چلا گیا.. عینہ نے بے بسی سے اُسے جاتے دیکھا..

ناشتے کی ٹیبل پر سب خاموشی سے ناشتا کر رہے تھے.. اب تو حادث کے ماتھے پر بھی ہر وقت بل پڑے رہتے تھے...

ہیرے تیار ہو جاؤ میں یونی چھوڑ دوں..

حادث نے حرا کو پیار سے دیکھتے کہا جو پلیٹ میں چمچ ادھر سے ادھر چلاتے سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی..

گڈ مارننگ..

فاریہ چمکتی اکر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی..

حرا کو تو خوف سا آیا.. وہ فوری حادث کو چلیں کا کہتے اُٹھی.. کہ تبھی عاقب نے اتے اُسے روکا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھایا..

حادث تم سائیٹ پہ چلے جاؤ.. وہاں کنسٹرکشن میں کوئی مسئلہ ہے.. میں اور عینہ افس جاتے حرا کو چھوڑ دیں گے..

ناشتا لاؤ عینہ...

عاقب نارمل انداز میں بولتا حرا کے ساتھ ہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا..

حرا نے بے چارگی سے پہلے حارث کو پھر عاقب کو دیکھا البتہ شاہد صاحب اور شفق بیگم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اکر معدوم ہوئی تھی.. وہاں بیٹھی فاریہ کو کسی نے نوٹس نہ لیا تھا..

بھابی کو نسی ڈوز دی ہے اج رانجھے کو..

فاریہ کو سنانے کے لئے حارث ذرا اونچی آواز میں بولا.. کیچن میں کھڑی عینہ ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی افس جانا کب ڈیپائیڈ ہوا کہ حارث کی بات پر جھنپ کر مسکرا دی..

مجھے پتہ ہوتا بھابی آپ کی میڈیسن ہیں تو چاہے میں جتنا مرضی ڈرتی بھابی کو اُن کے روم میں بھیج ہی دینا تھا..

حرا عاقب کے کان میں سرگوشی کرتے بولی..

میرے ہیرے کو بھی اُس میڈیسن کی ضرورت تھی..

سوری بھائی..

حرا نے فاریہ کو دیکھتے عاقب کو افسرودگی سے کہا تو اُس نے ہلکا سا مسکرا نے پر اکتفا کیا..

فاریہ کو جب کسی نے نہ بلایا تو وہ غصے سے نوکر کو ناشتا کمرے میں لانے کا کہتی تن فن کرتی چلی گئی..

میں نے بات کی ہے اس کے باپ سے.. وہ اس سے بھی زیادہ گھٹیا نکلا.. عینہ کو وہ ہی فون کرواتا تھا..

اُس نے خود اعتراف کیا.. اب کہتا میں ہر حال میں اپنی بیٹی کے ساتھ ہوں..

عاقب کا تو سن کر ہی دماغ گھوم گیا تھا.. ناشتا لاتی عینہ بھی حیران ہوئی تھی..

اس کو باپ کو سپورٹ ہے ڈیڈ.. جب باپ ایسا ہے تو بیٹی بھی ایسی ہی ہو گی۔  
 حارث نے غصیلے انداز میں کہا اور چائے پینے لگا۔  
 افسوس ہو رہا مجھے اُس پر.. میری اولاد ایسے کرتی تو میں خود اُس کا گلہ دبا دیتا.. یا اُس کی ٹانگیں توڑ کر  
 گھر بیٹھاتا...

ڈیڈ آپ بھول رہے آپ کی اولاد نے کیا کیا تھا..  
 شاہد صاحب بول ہی رہے تھے کہ حارث عاقب کو دیکھتے شرارت سے بولا..  
 عاقب نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تو حارث اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا..  
 "عینہ کو افس کیوں لے کر جا رہے ہو..؟؟"  
 شفق بیگم نے نا سمجھی سے پوچھا..  
 مام ایک پروجیکٹ میں ہیلپ چاہئے..

عاقب بے نیازی سے ناشتا کرتے بولا.. شاہد صاحب خاموش ہی رہے.. وہ تو جانتے تھے اجکل افس میں  
 کوئی اتنا برڈن نہیں ہے.. اور اُن کو بیٹا اپنے لئے عینہ کو افس لے کر جانا چاہتا ہے..  
 اج رہنے دو.. باجی ارہی ہیں.. اور ویسے بھی مجھے عینہ کو شام کو کہیں لے کر جانا ہے..  
 "مام کہاں لے کر جانا ہے..؟؟"

عاقب نے فوری پوچھا..  
 ایک فرینڈ نے ڈاکٹر کا بتایا تھا.. بس وہاں ہی..  
 نظریں چراتے بتایا گیا..

عاقب نے کانٹا پلیٹ میں پٹخنے کے انداز میں رکھا.. اور غصے سے تن فن کرتا بنا عینہ کو دیکھے افس چلا گیا..

چھٹی کر لو اچ تم بھی.. تمہارے بھائی کا ویسے ہی دماغ خراب ہے..

شاہد صاحب کے بھی جانے کے بعد حرا نے سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھا کہ وہ یونی کسے جائے تو شفق بیگم نے تڑخ کر کہا..

عینہ وہ پہلے سے زیادہ ضدی ہو گیا ہے.. میں تم دونوں کی بھلائی ہی چاہتی ہوں.. تم ماں بنو گی تو تم دونوں کا رشتہ مزید مضبوط ہو جائے گا.. اور کوئی گن پوائنٹ پر بھی توڑ نہیں پائے گا..

آخری بات فاریہ کو سنانے کے لئے کہی گئی تھی جو باہر جانے کے لئے وہاں سے گزر رہی تھی.. اووو مطلب یہ حجاب ماں نہیں بن سکتی.. واہ فاریہ کیا ہاتھ ایا تمہارے..

فاریہ متبسم سا مسکراتے باہر نکل گئی..

جی انٹی..

عینہ مری ہوئی آواز میں کہتی وہاں سے اٹھ ائی..

دوپہر میں عقیلہ بیگم نے بھی اکر یہ ہی سمجھایا.. ماں بن جاؤ.. وغیرہ وغیرہ.. اوپر سے عقیلہ بیگم کا بار بار طنزیہ انداز میں عینہ کے بہن بھائی کا پوچھنا.. فاریہ کو بھی پتہ چل گیا تھا.. عینہ تو سوچ سوچ کر ہی تھک گئی تھی.. شفق بیگم کو ساری امیدیں اُسی سے ہی تھیں.. لیکن وہ یہ بھول گئیں تھیں اللہ کے ہر

کام میں مصلحت ہوتی ہے.. وہ جب چاہے نوازتا ہے.. جب چاہے کھینچ لیتا ہے..

عاقب شام کو جلدی اگیا تھا اس لئے شفق بیگم عینہ کو لے جانہ پائیں..

اوو و تم سڑک چھاپ ہونے کے ساتھ ساتھ لاوارث بھی ہو...  
انٹر سٹنگ...!!

عینہ کا تو احساس توہیں سے چہرہ سُرخ ہو گیا تھا..  
میرے کمرے میں مت انا اینڈھ..

اگلے دن عاقب کے افس جانے کے بعد فاریہ عینہ کے کمرے میں اتے بولی تو عینہ نے تھل  
سے جواب دیا..

بانجھ بھی ہو...

ویسے تم اتنی معصوم نہیں ہو.. دو ہفتے میرے شوہر سے دور رہ کر خود اُس کو منانے چلی آئی اور وہ  
بیوقوف تمہاری اداؤں میں الجھ گیا..

جس کا نہ کوئی آگے نہ پیچھے نہ حسب نصب کا پتہ.. تم جیسی کے ساتھ ہمدردی کر کے راتیں ہی  
رنگیں کی جاسکتی ہیں.. بیوی تو میرے جیسی خاندانی ہونی چاہئے..  
فاریہ چتلاتے ہوئے بولی.. عینہ ضبط کرتے مٹھیاں میچ گئی..

ویسے تمہارے بہن بھائی نے تمہاری خبر نہیں لی.. بوجھ تھی کیا..  
رازداری سے پوچھا گیا..

ارے تم بوجھ بانجھ نہ جانے کیا کیا ہو...

فاریہ نے مزاح اڑانے والے انداز میں کہا تو عینہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے.. جس اُس نے فوری  
فاریہ سے چھپایا..

میں جب سے ائی ہوں.. دیکھ رہی ہوں تمہاری وجہ سے سارے ہی ڈسٹرب ہیں.. اداسی ہی ہوتی سب کے چہروں پر..

عینہ نے اندر اتنی شفق بیگم کو قرب سے دیکھا جو عاقب کی کوئی فائل دینے آئیں تھیں..  
فارہ طنز یہ ہنسی..

میری ساسو مام تو پوتے کو ترس ہی گئیں ہیں..

فارہ نے شفق بیگم کو دیکھتے بتایا..

ویسے کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہی یہ..

شفق بیگم نے فوری تائید کی..

اگر اُن کا پوتا ابھی گیانا اس دنیا میں تو میں نے اُس کی چھوٹی سی گردن بڑی ہونے سے پہلے ہی دبا دینی ہے..

فارہ عینہ کے نزدیک ہوتے دبی اواز میں بولی اور عینہ کو پتھر کا کر کے چلی گئی.. شفق بیگم پہلے ہی فائل رکھ کر جا چکیں تھیں.. وہ فارہ اور عینہ کے بیچ جو نہیں انا چاہتی تھیں..

"بھابی کیا کر رہی ہیں..؟؟"

بھابی...؟؟

حرا نے عینہ کو ہلاتے ہوئے کہا.. جو ہمیشہ کی طرح کسی اور ہی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی..  
ہ ہو ہاں...

عینہ نے حرا کو پہچانے کی کوشش کرتے دیکھا..

"بھابی کیا ہوا....؟؟"

"آپ ٹھیک تو ہیں..؟؟"

ہاں حرا....!! "کوئی کام تھا کیا آپ کو..؟؟"

عینہ نے کھوئے ہوئے انداز میں ہی پوچھا..

چلیں میں پھر جاؤ گی آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک لگ رہی..

نہیں حرا....!! "بیٹھو..."

"کیا بات ہے..؟؟"

عینہ نے حرا کا ہاتھ تھامتے بیٹھایا.

دراصل بھابی مجھے کچھ شاپینگ کرنی تھی.. اکیلے جاتے ڈر لگ رہا تھا.. مام نے کہا آپ کو لے جاؤں...

لیکن آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی..

حرا ہچکچاتے ہوئے بولی تو عینہ پھیکا سا مسکرا دی..

تو کیا ہوا... انٹی سے پوچھ لیا ہے تو چلتے ہیں.. میں بس چینج کر لوں..

لیکن بھابی آپ ٹھیک نہیں لگ رہیں. ڈاکٹر کو چیک کروالیں.. دیکھیں آپ کتنی کمزور لگ رہی ہیں..

نہیں میں ٹھیک ہوں.. بس کمزوری سی ہو رہی.. وہ بھی شاید باہر نکلوں تو فریش فیل کروں.. اور آپ

کے بھائی نے کل ہی ٹیسٹ کروائے ہیں جب چکر سا ایا تھا.. ڈاکٹر کو رپورٹ آنے پر چیک آپ

کروانے جاؤں گی

چلیں آپ پھر ریڈی ہو کر لاؤنچ میں جائیں.. میں مام کے ساتھ وہیں بیٹھی ہوں..



حرا خوش ہوتے کمرے سے نکل گئی..

عینہ نے پہلے عاقب کو مسیج کیا.. پھر تیار ہونے چلی گئی..

عاقب سر جھکائے فائل پر کچھ چیک کر رہا تھا کہ تبھی اُس کے موبائل کی مسیج ٹیون بجی..  
مصروف سے انداز میں انباکس کھولا..

Sunain.....!!! Ma or hira shopping pay ja rahy hain.. Ap K any say Pahly a  
.Jain gay

عینہ کا مسیج پڑھ کر عاقب کے ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ اگئی تھی..  
"..OK my hoor"

مسیج ٹائپ کر کے وہ سوچنے لگا.. اج کتنے دنوں بعد اُس نے اپنی عینہ کو حور کہا تھا.. وہ اُس کی حور ہی تھی.. عینہ کی نادانیوں غلطیوں کے باوجود بھی عاقب اُس سے زیادہ دیر دور کیا ناراض نہیں رہ سکتا تھا.. پہلی ہی ملاقات میں وہ عینہ کا اسیر ہو گیا تھا.. اور اب اسے لگ رہا تھا دن با دن عینہ نے اُسے سحر میں جکڑ لیا تھا.. عاقب سب کام سائیڈ پر کیے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے انکھیں موند کر عینہ کے ساتھ گزارنے لمحات سوچ کر اپنے آپ کو پرسکون کرنے لگ گیا..  
بھابی آپ اُس چڑیل کے کمرے میں کیا کرنے گئیں تھیں..  
حرامال میں داخل ہوتے خفگی سے بولی..

کچھ نہیں...

عینہ نے بے خیالی میں کہا

مجھے نہیں اچھا لگا.. آپ اُس سے بات مت کیا کریں..  
 حرا چلتے ہوئے منہ پھلاتے بولی.. وہ عینہ کو فاریہ کے کمرے میں جاتے اور نکلتے دیکھ چکی تھی..  
 ...

بھابی آپ میری دوست بھی ہیں.. بڑی بہن بھی ہیں.. اور بھائی کے ساتھ ساتھ میں بھی بہت پوزیسو  
 ہوں آپ کے لئے.. میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہوں..  
 حرا بولتے بولتے عینہ کو اپنے ساتھ نہ پا کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو عینہ ششدر کھڑی تھی..  
 بھابی....!!

حرا نے حیرانگی سے بولا یا..  
 عینہ تو ابھی تک عاقب کی شدت پسندی ہضم نہیں کر پائی تھی.. یہ بھی تو اُسی کی بہن تھی..  
 "کچھ بُرا لگا...؟؟"  
 نہیں.... بس ویسے ہی..

عینہ نے ہلکے سے نہ میں سر ہلاتے زبردستی مسکرا کر کہا تو حرا کے اوسان ڈھیلے ہوئے..  
 اچھا چلیں ہم اس شاپ میں چلتے ہیں.. میں سوچ رہی ہوں.. اپنی دوست کے لیے ڈریس لے لیتی..  
 حرا تیز تیز اپنی ہی جون بولتے اندر کی طرف بڑھ گئی.. عینہ بھی مرے ہوئے قدموں سے کھوئی ہوئے  
 انداز میں اُس کے پیچھے گئی..

عینہ ڈریسز دیکھتے اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی.. کبھی شفق بیگم کی باتیں دماغ میں آتیں.. کبھی  
 عقیلہ بیگم (شفق بیگم کی بہن) کی..

ارے اس کے بہن بھائی نے تو خبر ہی نہیں لی.. لگتا تینوں ہی ایک جیسے ہیں.. ایک دوسرے سے اکتائے ہوئے..

اوپر سے ابھی تک یہ ماں بھی نہیں بنی..

ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے یہ..

انٹی کو لگتا سب کی ذمہ دار میں ہوں.. میں اُن کو اچھی نہیں لگتی.. اسی لئے فاریہ کی ساری باتیں سن کر ہاں میں ہاں ملا کر مجھے اُس کے سامنے دو کوڑی کا کر کے چلیں گئیں.. اتنا بُرا سوچتی ہیں میرے بارے میں..

عینہ ایک ہی نقطہ نظر سے یہ دیکھتے سوچ رہی تھی کہ حرا نے کندھا ہلا کر متوجہ کیا..

بھابی والٹ تو گاڑی میں رہ گیا.. آپ لے آئیں.. تب تک میں ہمارے لئے کچھ دیکھ لوں..

عینہ سر ہلاتے چلنے لگ گئیں.. لیکن اُس کا دماغ اور ہی سوچیں سوچ رہا تھا.. ہر ایک کا رویہ، باتیں،

انداز سب اُس کے دل و دماغ میں ایک فیلم کی طرح چل رہے تھے.. وہ کھوئے ہوئے انداز میں نا

جانے کس سمت چل رہی تھی... بس چلے جا رہی تھی.. یہ بھی یاد نہیں تھا وہ کیا کرنے جا رہی

تھی.. بس یہ یاد تھا اج شفق بیگم نے سب الزام پر مہر لگائی ہے.. سب اُسی کی وجہ سے ہو رہا ہے...

بے خیالی میں دھیمی چال چلتے مال سے کافی دور نکل آئی تھی..

خالی ہاتھ ویران انکھوں لیے وہ اپنی ہی سوچوں کی دنیا میں کھوئے چلتے چلتے ایک گاڑی سے ٹکرائی اور

خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی..

حرا عینہ کا کافی دیر انتظار کرنے کے بعد عینہ کے پیچھے اُسے دیکھنے آئی.. لیکن ڈرائیور نے صاف انکار

کر دیا.. بی بی تو ایں ہی نہیں گاڑی سے کچھ لینے.. میں تو گیا ہی نہیں کہیں..  
 حرا کا تو رنگ ہی اڑ گیا تھا سن کر.. دوبارہ مال میں جا کر دیکھا.. سارے فلور چیک کیے.. لیکن عینہ  
 کہیں نہیں تھی.. عینہ کا فون حرا کے پاس ہی تھا.. اس لئے وہ فون بھی کر نہیں سکتی تھی.. حرا نے  
 بوکھلا کر فوری عاقب کو فون کیا..

ہیلو میری حور..

عاقب دلکشی سے بولا..

ہیلو.. بھائی...!!

عاقب حرا کی آواز سن کر دوبارہ نمبر دیکھنے لگا.. وہ بھی ابھی ہی اپنی بنائی ہوئی سوچوں کی جنت سے  
 واپس لوٹا تھا..

ہیلو بھائی کہاں ہیں آپ..

اب کہ حرا کی بھیگی ہوئی آواز سن کر عاقب ٹھنکا..

"حرا عینہ کہاں ہے..؟؟"

"وہ ٹھیک ہے ناں...؟؟"

عاقب کو سب پہلے عینہ کا ہی خیال آیا تھا..

ہم شاپنگ کرنے آئے تھے.. بھائی.. لیکن بھابی پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہیں... مجھے بہت ڈر لگ رہا  
 ہے.. آپ پلیز مال آجائیں..

حرا ایک سائیڈ پر کھڑی روتے ہوئے روانگی سے بولی.. اس پاس سے گزرتے لوگوں نے دیکھ کر بھی

کوئی نوٹس لیے بغیر اپنی منزل کی طرف چلے جا رہے تھے..

عاقب کا دل فوری ڈوب کے ابھرا تھا.. دل تیز رفتاری سے ڈھرنے لگ گیا تھا..

کیا کہہ رہی ہو... ادھر ہی ہو گی کہاں جائے گی...

عاقب پوری ہمت مجتمع کرتے بولا..

بھائی نہیں ہیں وہ.. پلیز جائیں...

حرا گھبرائی ہوئی بے چارگی سے بولی.. عاقب ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر فوری افس سے نکلا اور

فل تیز ڈرائیونگ کرتا مال پہنچا.. سارے راستے اُس کا رواں رواں عینہ کی سلامتی کی دعائیں مانگتا آیا

تھا.. دو سگنلز بھی اتے توڑے تھے.. اب حرا کے سامنے کھڑا اپنے حواس پہ قابو پا رہا تھا..

بھائی وہ گھر میں ہی ٹھیک نہیں تھیں.. میں لے کر آگئی.. یہاں بھی کھوئی کھوئی تھیں.. میں نے گاڑی

سے والٹ لینے بھیجا.. وہ اپنا والٹ بھی گاڑی میں بھول آئیں تھیں.. اُن کا فون بھی میرے ہاتھ میں ہی

تھا.. میں نے اناؤنٹمنٹ بھی کروائی ہے.. بھابی کا کچھ پتہ نہیں چل رہا.. پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہیں..

حرا ڈرتے ڈرتے عاقب کو بتا رہی تھی.. اندر سے وہ خود بہت گھبرا گئی تھی.. اچانک ہی عینہ غائب ہو

ہو گئیں تھیں.. عاقب نے تکلیف سے اپنی مٹھیاں سختی سے بند کر لیں..

چپ کرو.. ڈرائیور کہاں ہے..

ب ب بھائی پارکینگ میں..

حرا نے اٹکتے ہوئے کہا تو عاقب فوری پارکینگ کی طرف گیا.. حرا بھی اُس کے پیچھے گئی..

ڈرائیور سے جانچ پڑتال کر کے حرا کو ڈرائیور کے ساتھ گھر بھجوا دیا.. خود مال کے ارد گرد کتنے ہی چکر

لگا لیے تھے... اس پاس ہر جگہ دیکھ چکا تھا..

"کہاں ہو..؟؟"

"کیوں میری جان نکال رہی ہو..؟؟"

"تمہے پتہ زیادہ دیر تمہے دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا.."

پلیز سامنے جاؤ..

"اللہ وہ ٹھیک ہو.."

"اے اللہ وہ بہت حساس ہے.. اُس کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا."

عاقب ڈرائیور کرتا ادھر ادھر دیکھتا دعائیں بھی مانگ رہا تھا.. گھر بھی فون کر کے پتہ کر چکا تھا لیکن عینہ گھر بھی نہیں گئی تھی... وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عاقب کی پریشانی میں بھی اضافہ ہو رہا تھا..

عینہ کو جب ہوش آیا تو کسی گھر کے بڑے سے خوبصورتی سے سجے ہوئے کمرے میں خود کو پایا..

ارد گرد نظر ڈورا کر یاد کرنے کی کوشش کی اور کچھ سیکنڈ میں ہی لگے تھے سب یاد کرنے میں.. نے

سیرے سے اُسے خود سے وحشت اور سینے میں درد اٹھنے لگا تھا..

وہ کمرے کے چاروں اطراف دیکھ ہی رہی تھی کہ تبھی کمرے میں کوئی داخل ہوا اور انے والے کو

دیکھ کر عینہ پلک جھپکانا کیا سانس لینا بھول گئی تھی..

ااپ اپ پی..

اٹکتے ہوئے اُس کے منہ سے الفاظ نکل رہے تھے..

ایمان کے پیچھے اتنے انسان کو دیکھ کر تو وہ ششدر رہ گئی تھی...

"کسی ہو اب سحر...؟؟"

ایمان نے اس کے پاس اتے پیار سے پوچھا تو عینہ کی آنکھیں جھلک پڑیں..

اپی.....

روتے ہوئے وہ ایمان کے گلے لگ گئیں.. دروازے کے پاس کھڑا یاسر خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا..

تمہے پتہ تم بے ہوش ہو گئی تھی.. ہماری گاڑی سے نکلنا کر.. وہ تو اللہ کا شکر ہے تمہے کوئی چوٹ نہیں آئی...

ایمان کی نظر جب یاسر پر پڑی تو کتنے ہی شکوے تھے دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لئے..

اچھا تم ریست کرو میں تمہارے لئے کچھ کھانے کو لاتی ہوں... تم بہت کمزور ہو گئی ہو.. ڈاکٹر نے بھی یہ ہی کہا تھا.. سٹریس اور کمزوری کی وجہ سے تمہارا پی پی لو ہو گیا تھا.. پہلے بھی انہوں نے کہا تھا کہ تم دو تین بار بے ہوش ہوئی ہو.. پھر میں تم سے کچھ پوچھنا بھی ہے..

یاسر نے اُسی ڈاکٹر کو بلایا تھا جس نے عینہ کو پہلے ٹریٹ کیا تھا.. اس لئے اُس نے فوری پیشینٹ کے ہر بینڈ کا پوچھا تھا تو یاسر ٹال مٹول کر گیا..

یہ یاسر ہیں میرے ہر بینڈ... تمہارے بھائی جیسے ہی ہیں..

یاسر آپ بات کریں میں اتی ہوں.. "کچھ کھانے کو لاؤں آپ کے لئے بھی..؟؟" کل سے آپ نے بھی کچھ نہیں کھایا..

ایمان نے عینہ کو بتا کر یاسر کو مخاطب کیا جو گم صم کھڑا زمین کو گھور رہا تھا..  
چائے لے آنا.. میں ادھر ہی ہوں..

یاسر نے عینہ کو کن اکھیوں سے دیکھتے کہا.. تو ایمان سر ہلاتی عینہ کے سر پر بوسہ دیتی گال سہلاتے  
کمرے سے نکل گئی..

یاسر آرام آرام سے قدم اٹھاتا عینہ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا.. اور جیبوں میں ہاتھ ڈالتے گویا ہوا..  
تم جانتی ہو.. مجھے تم سے بہت شکوے ہیں..

یاسر کی بات سن کر انا شرمندگی سے انگلیاں مڑورنے لگی..  
"ای ایم سوری..."

میں نہیں جانتی تھی آپ اپنی کے ہزبینڈ ہیں..

عینہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو یاسر پھیکا سا مسکرا دیا..

ہممم... تم تو پہلے ہی مجھے اپنانے کی بجائے پرایا کر کے چلی گئی تھی.. "سب بہنوئی ایک جیسے ہوتے  
ہیں..؟؟" "سالی کو بہن خسی نعمت کی بجائے بوجھ سمجھتے ہیں..؟؟"

یاسر نے شکوہ کناں لہجے میں کہا تو عینہ نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا

نہیں بھائی آپ تو بہت اچھے بھائی ہیں.. انس سے بھی زیادہ.. جس نے ہم بہنوں کی ذمہ داری صرف  
پیسے بھیج کر پوری کی تھی..

تو پھر ایک دفعہ بھروسہ کر کے تو دیکھتی..

اپنی نے حالات کی اسے پیدا کر دیے تھے کہ مجھے لگا میری عزتِ نفس مجروح ہو گی..



عینہ نے صاف گوئی سے کہا تو یاسر ہاں میں سر ہلانے لگ گیا..

پتہ ہے مسئلہ کیا ہے.. تمہاری بہن حد سے زیادہ جذباتی ہے.. اور تم حد سے حساس ہو.. بہت مشکلوں سے ٹالا ہے رات کو میں نے اسے.. وہ تو تمہاری حالت اور تمہارے ہر بینڈ کا سن کر ہی آپے سے باہر ہو گئی تھی..

چلو ہمارے بہن بھائی کے شکوے تو اپنی جگہ.. میں نے رات کو اُسے نہیں بتایا.. تم ہمارے پاس ہو.. میں نے سوچا تھوڑا تنگ کرنا تو اُسے بنتا ہے.. جو کچھ اُس نے تمہارے ساتھ کیا.. ایک بھائی کے ناتے اب میں سزا تو دوں گا..

یاسر ٹھہر ٹھہر کر بولا تو عینہ ہلکا سا مسکرا دی..

"شکریہ بھائی..!!"

لیکن اب تو بہت دیر ہو گئی ہے.. آپ کو بہت پہلے یہ کرنا چاہئے تھا..

دیر ائے درست آئے..

اُس کا فون آیا ہے تھوڑی دیر پہلے.. "جان نکل رہی ہے اُس کی.. " اگر تم اُسے اور تھوڑا وقت نہ ملی تو کہیں میرے دوست کا دم ہی نہ نکل جائے..

عینہ نے فوری تڑپ کر یاسر کو دیکھا..

فکر نہ کرو ابھی تک اُسے پتہ نہیں ہے تم میرے پاس ہو.. اور اب تمہاری مرضی کے بغیر کچھ نہیں

ہو گا.. " یہ ایک بھائی کا وعدہ ہے بہن سے.. "

میں تھک گئی ہوں.. نہیں لڑ سکتی فاریہ سے..

عینہ نے ہار مانتے کہا..

انٹی کا رویہ مجھے دن رات چین نہیں لینے دیتا... وہ کچھ غلط نہیں کہتیں.. لیکن میں دل چیر دیتا ہے اُن کا لہجہ..

عینہ نے بے دردی سے آنسو صاف کرتے کہا تو یاسر نے فوری اُس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا.. تم کچھ بتاتا ہوں.. تمہارے جانے کے بعد کیا ہوا اُس گھر میں.. اُس کے بعد جو تم فیصلہ کرو گی.. مجھے قبول ہو گا..

صبح ہو گئی تھی اُسے عینہ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے.. شاہد صاحب کے بار بار فون کرنے کے بعد وہ تھکا ہارا گھر کی طرف چل دیا تھا.. ورنہ اُس کی ایک ہی رٹ تھی عینہ کے ساتھ ہی گھر آئے گا.. لاونچ میں سب فکر مند بیٹھے عاقب کی ہی راہ دیکھ رہے تھے.. فاریہ بھی ایک سائیڈ پر بے نیازی سے بیٹھی ہوئی تھی..

حرا فوری عاقب کی طرف لپکی

بھائی...!! "بھابی...؟؟"

عاقب حرا کو انگور کرتا صوفے پر ڈھ سا گیا... حرا کا دل بہت بُرا ہوا تھا عاقب کے رویے سے... ہم نے سوچا کوئی حادثہ نہ ہو گیا ہو.. اس لئے حارث ہاسپٹل سب جگہ دیکھ آیا.. لیکن عینہ نام کی کوئی لڑکی نہیں ملی..

وہ بالکل ٹھیک ہو گی.. کچھ نہیں ہوا ہو گا اُسے..

عاقب فوری درد میں ڈوبی آواز میں بولا..

"گھر میں کچھ ہوا تھا..؟؟"

عاقب نے اچانک ابرو اچکا کر پوچھا..

نہیں کیا ہونا تھا.. چوبیس گھنٹے تو اُس کے سر میں درد رہتا تھا.. میں نے ہی کہا حرا کے ساتھ باہر چلی جائے.. مجھے کیا پتہ تھا.. ہمارے بھی سروں میں درد ڈال جائے گی..

شفق بیگم نے نخوست سے سوچتے بولا تو عاقب نے صدمے سے اپنی ماں کو دیکھا..  
ماں...؟؟

کیوں پریشان ہو رہے ہو.. کیا پتہ اپنی بہن کی طرف چلی گئی ہو.. بتانا نہ چاہتی ہو..

اُس کی بہن کا پتہ نہیں ہے عینہ کے پاس..

کسی نے اغوانہ کر لیا ہو..

حارث فاریہ کو دیکھتا بولا تو سب کا دھیان فاریہ کی طرف چلا گیا..

آپ لوگ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے مجھے کچھ نہیں پتہ...

فاریہ فوری ہاتھ کھڑے کرتے تیزی سے بولی..

ہاں کل جب میں عینہ کے روم میں عاقب تمہاری فائل دینے گئی تھی.. یہ اُس کے پاس تھی.. مجھے

زیادہ بات کا تو نہیں پتہ.. گھر کے وارث کا کہہ رہی تھی کہ ابھی تک عینہ نے اس گھر کو وارث نہیں

دیا.. تو بس میں نے بھی عینہ کو یہ ہی کہا کہ یہ ٹھیک ہی کہہ رہی ہے.. پھر میں واپس آگئی.. میں ان

دونوں کی لڑائی میں نہیں پڑنا چاہتی تھی..

شفق بیگم ٹھہرے لہجے میں سوچتے ہوئے بولیں..

مام کیوں آپ بچے کے پیچھے پڑ گئیں ہیں.. دن رات وہ آپ کی وجہ سے بچے کی پریشانی میں گھلتی رہتی ہے.. کیوں آپ اُس کے ساتھ ایسا کرتی ہیں.. آپ جانتے ہوئے ذیہنی ٹارچر کرتی ہیں.. عاقب سنبھالو خود کو..

نہیں ڈیڈ اِج مام سے پوچھ ہی لینے دیں.. "عینہ سے مسئلہ کیا تھا..؟؟"

عاقب شاہد صاحب سے بازو چھڑواتے بولا..

پہلے عینہ کو ڈھونڈنا اہم ہے... پھر یہ مسئلہ دیکھیں گے..

شاہد صاحب نے عاقب کو سمجھانا چاہا جو آپ سے باہر ہو رہا تھا..

میں نے کونسا کوئی غلط بات کہی تھی کبھی.. جو ہر ساس کرتی وہ ہی کہا.. ہاں وہ برداشت نہیں کر پاتی یہ اور بات ہے..

شفق بیگم کندھے اچکاتے بولیں..

"عینہ کہاں ہے...؟؟"

میں جانتا ہوں تم نے کہیں چھپایا ہے اُسے..

عاقب شفق بیگم کا سارا غصہ فاریہ پر نکالتے فاریہ کا منہ دبوچے سختی سے بولا..

مجھے کیا پتہ کہاں ہے وہ سڑک چھاپ..

فاریہ کے کہنے کی دیر تھی کہ عاقب نے رکھ کر اُس کے منہ پہ تھپڑ مارا تھا..

کہا تھا ناں اُس کا نام تمیز سے لینا..

"وہ میری عینہ ہے..؟؟"

عاقب جنونی انداز میں بولا.. اب کہ شفق بیگم بھی ڈر گئیں تھیں.. حارث نے ٹھیک ہے کا اشارہ شاہد صاحب کو کیا...

تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا اُس دو ٹکے..

ایک اور تھپڑ فاریہ کے چہرے پر سجا تھا..

عاقب نے سرد نظروں سے باور کروایا.. فاریہ کو اُس کی آنکھوں سے خوف ساانے لگا تھا.. اس وقت وہ نہتی اکیلی تھی.. اور عاقب پر عینہ کانشہ سر چڑھ کر بول رہا تھا.. چہرے پہ صرف سختی اور فکر مندی تھی.. اور ایک الگ ہی وحشت تھی عاقب کے چہرے پر..

بھائی کل بھابی مال جانے سے پہلے اس کے کمرے میں گئیں تھیں.. کافی دیر بعد باہر نکلیں تھیں.. حرا نے ہمت کر کے بتایا.. فاریہ کے ساتھ عاقب کے رویے سے حرا کو ہمت ای تھی.. شفق بیگم نے فوری دھیل کر حرا کو اپنے ساتھ لگا لیا..

اس کو پتہ ہے عینہ کہاں ہے.. کیوں کہ وہ اپنے فلیٹ کے علاوہ کہیں نہیں جا سکتی..

عاقب فوری دوبارہ فاریہ کی طرف لپکا.. حارث خاموشی سے کھڑا سارا تماشا دیکھ رہا تھا.. اور شاہد صاحب بے چینی سے اپنے دونوں بیٹوں کو دیکھ رہے تھے..

فاریہ آرام سے بتا دو.. میری عینہ کہاں ہے.. میں تمہے کچھ نہیں کہوں گا..

میں پاگل ہوں جو بکو اس کر رہی ہوں مجھے نہیں پتہ.. مجھے بتا کر گئی تھی کیا..

فاریہ غصے سے چیختے ہوئے بولی..

سارے ثبوت تمہاری طرف ہیں... تمہارے کمرے میں کیا کرنے گئی تھی وہ؟؟ تم نے کیا کہا

تھا...؟؟

بولو.....!!

اب کے عاقب اونچی آواز میں ڈھارا.. اُس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ گھر کی دیواریں تک لرز گئیں تھیں..

میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے نہیں پتہ.. اگر مجھے اُسے اغوا کرنا ہوتا تو ہماری شادی سے پہلے کرتی... "اب کر کے کیا ملنا تھا مجھے..؟؟" ڈیڈ صرف دھمکاتے تھے.. اور وہ کمرے میں صرف یہ کہنے آئی تھی کہ "تم جیت کر ہار گئی ہو اور میں ہار کر بھی جیت گئی.. اس کا ثبوت میرا اُن کے (عاقب) کے کمرے میں ہونا ہے.."

جانتی ہو محبت لینے کا نہیں دینے کا نام ہے.. اگر آپ اپنی محبت خود دوسروں کے نام کر رہے ہیں تو وہ کبھی آپ سے دور نہیں ہوگی.. اگر دوسرا چھینے میں کامیاب ہو جائے تو جانتی ہو اس کی وجہ کیا ہوتی ہے.. شخص پہلی محبت میں ہی مخلص نہیں تھا.. اس لئے وہ جلد ہی دو دوسری عورت کی طرف مائل ہو تو جاتا ہے لیکن کبھی سکون میں نہیں رہتا.. اور وہ محبت نہیں سمجھوتا ہوگی... یہ ہی حال تمہارا ہے.. میں نے انہیں (عاقب) کو خود تمہارے نام کیا ہے.. دیکھ لو وہ پھر بھی میرے پاس ہیں.. اگر تم خود انہیں اپنی طرف مائل کرتی ناں تو ہمارے درمیان محبت ادھوری تھی.. لیکن تم ہمارے درمیان ا کر بھی کہیں نہیں ہو.. ایک اور بات بتاؤ اگر میں اُن کی زندگی سے چلی بھی گئی ناں تو کبھی بھی تمہاری طرف راغب نہیں ہوں گے.. بلکہ تمہے چھوڑ دیں گے.. کیوں کہ اُن کی روح میں ہوں... زندگی میں ہوں..

اب سمجھ ایا محبت میں کتنی طاقت ہے.. تم اس ڈر سے مجھے اُن کی زندگی سے نہیں نکال رہی کہ کہیں وہ اپنے نام سے تمہارا نام نہ الگ کر لیں.. اور اُنہیں پتہ ہے کیا ڈر ہے کیوں وہ تمہے اپنے گھر سے نہیں نکال رہے.. کہیں تم اُن کی یہ پیاری سی کاٹنات تو تہس نہس نہ کر دو..

عینہ نارمل انداز میں پورے اعتماد سے بول رہی تھی اور فاریہ کی آنکھوں سے شعلے نکلتے دیکھ رہی تھی..

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے..

جا تو رہی ہوں.. دعا کرو واپس نہ آؤں.. اگر میں واپس نہ آئی تو تمہے پتہ کیا ہو گا..

عینہ جاتے جاتے پلٹ کر بولنا نہ بھولی تھی..

یہ بات ہوئی تھی ہمارے درمیان.. کی تھی میں نے دعا.. کبھی واپس نہ آئے وہ... دیکھ لو نہیں آئی... خدا کرے مر گئی..

فاریہ بول ہی رہی تھی کہ عاقب نے بے دردی سے اُس کا منہ بند کیا تھا..

بکواس بند کرو اپنی..

عاقب کا بس نہیں چل رہا تھا اُس کا منہ ہی نوچ لے..

تم نے اور کیا کہا ہے اُس سے... تم نے ہی کچھ کیا ہے اُس کے ساتھ.. مجھے بتا دو... ورنہ میں تمہے جان سے مار دوں گا.. عاقب فاریہ کا منہ نوچتے بولا تو حارث نے فوری اگے ہو کر عاقب کو قابو کرنے کی کوشش کی..

بھائی وہ سچ کہہ رہی ہے.. اگر بھابی کے ساتھ کچھ کیا ہوتا تو وہ بتا دیتی.. اسی خبیث عورت کو کسی بات

کا ڈر نہیں ہے..

پر حارث کہاں چلی گئی ہے وہ.. جانتی بھی ہے.. مجھے اُسے دیکھے بغیر سکون نہیں آتا..  
عاقب حارث کے کندھے پر سر رکھے بولا.. شاہد صاحب اور شفق بیگم کا دل کٹ سا گیا تھا.. اپنے  
جوان بیٹے کو اس طرح توڑا بکھرتا دیکھ کر..

مجھے فاریہ کی باتوں سے لگ رہا ہے وہ تھک کر خود چلی گئی ہے.. یہاں پہ کچھ لوگوں کا رویہ برداشت  
کرنے کی سکت ختم ہو گئی ہو گی.. کب تک ایک لڑکی دوسروں کی مرضی کے مطابق چلے گی..  
دوسروں کو خوش کرنے کے چکر میں اپنے آپ کو ہی بھول جائے گی..  
شاہد صاحب نے شفق بیگم کو دیکھتے بولا تو شفق بیگم نظریں چرا گئیں..  
اگر وہ نہیں ہے تو یہ یہاں پہ کیا کر رہی ہے..  
نکلو یہاں سے..

عاقب ایک جھٹکے سے سر اٹھاتے بھیگی آنکھوں سے بولا اور فاریہ کو دھکے دینے لگا..  
کیا کر رہے ہو... مت بھولو.. بیوی ہوں میں تمہاری.  
فاریہ غصیلے لہجے میں بولی..

یہ قصہ ہی ختم کر دیتا ہوں.. میں تمہے اپنے پورے ہوش و حواس میں طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں،  
طلاق دیتا ہوں.. سب گواہ ہیں اس بات کے.. اب نکلو... نہیں رہی تم میری بیوی..  
عاقب نے طیش میں اتے کہا.. فاریہ تو بت بنی اُسے دیکھتی رہی..



فارہ بے یقینی کی کیفیت میں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ وہاں سے چلی گئی تھی..  
عاقب شاہد صاحب کے گلے لگ کر بے آواز رو دیا..  
بھائی آپ نے یہ بہت اچھا کیا.. ہم بھابی کو ڈھونڈ لیں گے.. آپ ہمت مت ہاریں..  
حارث نے عاقب کو دلاسنہ دینا چاہا.. شفق بیگم اور حرا ابھی بھی حیران کن کیفیت میں کھڑی تھیں..  
یہاں ہو کیا گیا ہے..

"بیٹا ڈھونڈا اُسے جاتا ہے جو کھو گیا ہو... اُسے نہیں جو چھپ کر بیٹھا ہو.."  
شفق بیگم نے افسردہ ہوتے کہا.. عاقب کچھ نہ بولا.. وہ اپنی ماں کو کیا کہتا..  
پولیس کی ہیلپ کیوں نہیں لے لیتے..

حرا نے اپنی رائے دینی چاہی..

نہیں پولیس میں بات گئی تو میڈیا میں بات جائے گی.. خاندان کا نام اچھلے گا.. یہ کبھی مت کرنا آپ  
لوگ..

شفق بیگم نے فوری منع کیا.. عاقب اور شاہد صاحب خاموشی سے بس سن رہے تھے.. تبھی چوکیدار  
کوئی لفافہ لیے اندر آیا..

عاقب صاحب کے نام آیا ہے..

حارث نے چوکیدار سے انویلیپ پکڑا.. کوئی میڈیک

حارث کی بات منہ میں ہی تھی کہ عاقب نے فوری لفافہ جھپٹا.. اور کھول کر دیکھنے لگا.. کچھ پڑھ کر  
پھیکا سا مسکرایا.. اور اوپر کی طرف دیکھتے آنکھیں موندتے لمبی سانس لی..

"اے اللہ میں اب اُن کی زندگی تیرے حوالے کر رہا ہوں.. اُن کی حفاظت تیرے ذمے ہے "

"عاقب کس چیز کے پیپر ز ہیں..؟؟"

شاہد صاحب نے پوچھا.. متوجہ تو سب ہی عاقب کی طرف ہی تھے..

کچھ نہیں عینہ کی رپورٹس تھیں.. سب کلئیر ہے

عاقب پیپر ز انویلیپ میں ڈالتا تھکے ہوئے انداز میں اپنے کمرے کی طرف چل دیا.. اُن کی باتیں کا جواب دینا کیا سننا ہی ضروری نہ سمجھا..

وہ بہت تکلیف میں ہے.. "اب بتا دوں اُسے..؟؟"

یاسر نے ساری روادار سنانے کے بعد پوچھا.. عینہ میں تو بولنے کی ہمت ہی نہ رہی تھی.. اواز کہیں حلق میں ہی دب گئی تھی.. وہ حیرت زدہ سی یاسر کو دیکھ رہی تھی.. کہ ایمان ٹرے لیے اندرائی..

کیا باتیں کر رہے ہیں آپ لوگ..

دونوں کے سنجیدہ چہرے دیکھتے ایمان نے پوچھا..

تمہاری شکایتیں لگا رہا تھا.. تمہاری بہن تو حیرت میں ہی مبتلا ہو گئی ہے..

یاسر شرارت پہ آمادہ ہوتا بولا تو ایمان نے ٹوک دیا..

یاسر نہ تنگ کریں..

اچھا اچھا تم دونوں باتیں کرو... مطلب برائیاں کرو... بچوں کو میں دیکھ لیتا ہوں..

یاسر دونوں کو اکیلا چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا..

"کیا کہہ رہے تھے..؟؟"

"دیکھ لو کتنے اچھے ہیں..!!"

جی اپی..

عینہ ہلکا سا منمنائی..

چلو یہ جوس پیو..

اپی دل نہیں کر رہا..

عینہ نے اکتاتے ہوئے گلاس پیچھے کیا..

تمہاری جو کنڈیشن ہے.. اُس میں جوس بہت اہم ہے..

اپی ٹھیک ہوں میں..

"تم جانتی ہو..؟؟"

"تمہاری کیا حالت ہے..؟؟"

ایمان نے جانجی نظروں سے دیکھتے پوچھا..

کیا مطلب اپی... آپ کہنا کیا چاہ رہیں...

"تمہارے ہر بینڈ کہاں ہیں...؟؟"

اب کہ سختی سے پوچھا گیا..

آپ کو کسے پتہ.....

جو ڈاکٹر تمہے چیک کرنے آئے تھے وہ ہمارے فیملی ڈاکٹر ہیں.. میرا مطلب یاسر کی فیملی کے.. تو پتہ

چلا.. ورنہ جو خبر انہوں نے مجھے سنائی تھی.. وہ میرے ہوش اڑانے کے لئے کافی تھی..

عینہ نے الجھن زدہ سا چہرہ لیے ایمان کو دیکھا... ایمان کی باتیں اُسے سمجھ نہیں آرہیں تھیں..  
 "تم ماں بنے والی ہوں...."

ایمان نے عینہ کی مشکل اسان کی..  
 ک کی یا..

میں مم ماں ب بن ننن ے والی..  
 اپی آپ سچ کہہ رہی ہیں..

ہاں...

تمہاری شکل سے لگ رہا ہے.. تمہے خود نہیں پتہ..؟؟  
 مجھے نہیں پتہ تھا..

عینہ بھیگی آنکھوں سے مسکراتے بولی...

اب بتاؤ... کسے ہوئی تمہاری یہ حالت... تم جانتی ہو.. جتنا تم نے سٹریس لیا تمہارا نروس بریک ڈاؤں  
 بھی ہو سکتا تھا.... "یاسر کو میں کیا کہوں اب..؟؟"

آپ بھائی سے کچھ مت کہیں.. میں چلی جاؤں گی..  
 "کہاں جاؤ گی..؟؟"

فون کرو اُسے..

"کب شادی کی...؟؟"

"ہمیں بتانا ضروری نہیں سمجھا..؟؟"

"اب اُس نے چھوڑ دیا ہے..؟؟"

"جھگڑ کے ائی ہو..؟؟"

ایمان درشتی سے سوال پہ سوال کر رہی تھی..

اب بولو کچھ..

"کیا کر کے ائی ہو..؟؟"

"کچھ بتاؤ گی...؟؟"

آپ یہ ہی سمجھ لیں.. میری قسمت میں یہ ہونا لکھا تھا..

عینہ لب کچلتے بولی...

دماغ خراب ہے تمہارا.. شکر کرو ڈاکٹر سے پتہ چل گیا تم نے شادی کی ہے.. ورنہ میں تو تمہارا گلا ہی

دبا دینا تھا..

ایمان نے کڑے لہجے میں باور کروایا... عینہ بے یقینی کی کیفیت میں اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی..

آپ کو اپنی بہن پہ بھروسہ نہیں ہے.. ٹھیک ہے... میں آپ کے پاس نہیں رہوں گی..

ایمان یہ رو رہی ہے..

یاسر چھوٹی سی بچی کو گود میں اٹھائے اندر اتے بولا..

ایمان نے بچی کو پکڑ کر اپنے سینے میں بھینچا.. اور چپ کروانے کی کوشش کی..

"اب کہاں جا رہی ہو..؟؟"

جہاں بھی جاؤں.. آپ کے سامنے نہیں آؤں گی

ایعنہ بیڈ سے اتر کر اپنے بال سمیٹتے بولی..  
 یاسر آپ ہی سمجھائیں.. یہ تو شروع سے ہی پاگل ہے..  
 ایمان بول کر نکل گئی..  
 گھر جا رہی ہو تو میں چھوڑ دیتا ہوں..  
 یاسر نے نرمی سے پوچھا..  
 وہاں میں چاہ کر بھی نہیں جاسکتی..  
 درد سے چور لہجے میں کہا گیا..  
 "پھر...؟؟"

انہوں نے فاریہ کو طلاق دے دی ہے.. میں واپس گئی تو ناجانے کیا بیٹے گی اُس گھر پر.. اب تو میں  
 ایک رات باہر بھی رہ لیا.. انٹی کے سوالوں کے کیا جواب دوں گی.. اور مجھے اپنے انے والے بچے کی  
 زندگی اپنی خوشیوں سے زیادہ عزیز ہے..  
 عینہ کی باتیں سن کر یاسر کے چہرے پر بھی قرب کے اثرات تھے..  
 اپنی کو کچھ مت بتائے گا... ورنہ اپنی جذبات میں اکر مجھے ہمیشہ کے لئے اُن سے الگ کر دیں گیں..  
 آپ جانتے ہیں اپنی کو...  
 اچھا تم پریشان نہ ہو.. تم جیسا کہو گی ویسا کرے گا تمہارا یہ بھائی.. ایک دفعہ غلط کر چکا ہوں انجانے  
 میں.. اب نہیں کروں گا..  
 میں واپس نہیں جاؤں گی... میری خوشیوں کی وجہ سے بہت لوگوں کی زندگی داؤ پر لگی.. ایسی خوشیاں

نہیں چاہیں مجھے..

عینہ روتے ہوئے بول رہی تھی..

میں ایمان کو سمجھا دوں گا.. تم یہیں رہو.. کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گا جب تک تم نہ چاہو.. لیکن اس دیوانے کا بھی سوچ لینا.. جو اس کا دل تمہے دیکھنے کے لئے اتنا بے بس ہو جاتا ہے.. فکر نہ کریں محبت میں صبر ا جاتا ہے.. جب تک اُس تک رسائی نہ ہو.. میں جی رہی ہوں گی تو آپ کے دوست بھی جی ہی لیں گے..

عینہ نے بہت قرب سے یہ فیصلہ کیا تھا.. اس دفعہ سوچ سمجھ کر وہ چلنا چاہتی تھی.. اب اُن کی اولاد کا معاملہ ہے..

یاسر عینہ کے سر پر ہاتھ رکھتے دعا دیتے لب بھنے کمرے سے نکل گیا..

حال

ایمان اس وقت خود کو شرمندگی کے گہرے گڑھے میں گیرے محسوس کر رہی تھی.. سحر اپنی بہن کو معاف کر دو.. اتنا کچھ تم نے برداشت کیا.. صرف ہماری وجہ سے.. مجھے تو اپنے آپ پر غصہ ا رہا ہے.. میں اپنی بہن کو سمجھ ہی نہ پائی..

ایمان عینہ کے سامنے ہاتھ جوڑتے بولی.. عینہ نے فوری ہاتھ تھامتے نہ میں سر ہلایا... جانتی ہیں بابا کہتے تھے ہماری قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے.. ہم اپنی قسمت خود بدلنے کی صلاحیت نہیں رکھتے.. میں نے بھی یہ ہی سوچ کر صبر کیا ہوا ہے یہ میرے ساتھ ہونا تھا.. اگر یہ نہ ہوتا تو کیا پتہ اس سے بُرا ہوتا جو میں برداشت نہ کر سکی.. لیکن خدا اُتنی ہی آزمائش میں ڈالتا ہے

جتنی انسان میں برداشت کرنے کی سکت ہو.. اور کہتے ہیں ناں سچی محبت کرنے والے ہمیشہ جدا ہو جاتے ہیں.. جب ہیر رانجھا, سسی پنوں, جسے لوگ الگ ہو کر محبت امر کر سکتے ہیں تو عینہ عاقب کیوں نہیں.. ہماری محبت کا وجود تو سانس بھی لیتا ہے.. عابی کی صورت میں.. تو سمجھ جائیں ہماری درمیان دوریاں ہونے کے بعد بھی ہمارا رشتہ مضبوط ہے.. بس ایک جگہ جم سا گیا ہے.. جو وقت کی اہوا کے ساتھ پگھل ہی جائے گا.. امید نہیں چھوڑنی چاہئے..

تو تم مانتی ہو.. تمہے اُس سے محبت ہے.

ظاہری سی بات ہے اپی.. اُن سے کسے محبت نہیں ہو سکتی.. لیکن ایک چیز میں وہ ماہر ہے وہ اسے بی ہیو کرتے کہ اگلا بندہ اٹو میٹیکلی اُن کی طرف کھینچا چلا جاتا ہے.. عینہ اب کے دل سے مسکرائی تھی..

سیدھا کہو ناں ٹریپ کرتا ہے..

ایمان بھی مزاح اڑانے والے انداز میں بولی.

تم اُس کا نام کیوں نہیں لیتی..؟؟

اپی میں نے کبھی لیا ہی نہیں.. پہلے سر کہتی تھی.. شادی کے بعد اٹو میٹیکلی میں نے پکارنا چھوڑ دیا.. ہر کوئی تمہاری طرح منہ پھٹ تھوڑی ہوتا ہے..

یاسر اندر اتے جتانے والے انداز میں بولا تو عینہ مسکراہٹ دبا گئی.. کیوں کہ ایمان کڑے تیوروں سے یاسر کو دیکھ رہی تھی..

بیگم نماز پڑھ لیں.. اور سو جائیں.. دن میں نکلیں گے..



یاسر اُس کی گھوریاں اگنور کرتے بولا... وہ جانتا تھا۔ باقی کا غبار اُس پر نکلے گا..  
یاسر بھائی...

یاسر پلٹنے لگا کر عینہ نے جلدی سے پکارا..  
یاسر نے پلٹ کر عینہ کو نا سمجھی سے دیکھا..

عینہ قدم قدم چلتی یاسر کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی..

میں جانتی ہوں آپ مجھ سے ایک بات پہ خفا ہیں.. آپ سے ملے بغیر آپ کے بارے میں غلط اندازے لگا لیے تھے... میں بھول گئی تھی اب بھی آپ جیسے بھائی اس دنیا میں ہیں جو سالی کو بھی بہن جیسی عزت دیتے ہیں... اگر میں پہلے جان لیتی تو زندگی میں اتنے دکھ نہ اٹھاتی... ہو سکے تو اپنی اس بہن کو معاف کر دیجیے گا

عینہ کے چہرے پر اس وقت ندامت ہی ندامت تھی..

ایسا ہی ہونا لکھا تھا بہنا... زندگی اسی کا نام ہے.. میں تم سے خفا نہیں ہوں.. جب ہماری پہلی ملاقات افس میں ہوئی تھی ناں... تب سے ہی میرے دل میں خواہش اٹھی تھی.. کاش! میری بھی بہن ہوتی تو بالکل تمہارے جیسی معصوم اور پر اعتماد ہوتی.. اور دیکھو پوری بھی ہو گئی میری ہمیشہ دعائیں تمہارے ساتھ رہیں گیں..

یاسر نے عینہ کے سر پر ہاتھ رکھتے بھائی ہونے کا مان اور تحفظ دیا..

منہ بند کر لو ایمان.. میرے بچے بھی تمہاری طرح منہ حیرت سے کھول لیتے ہیں..  
یاسر نے کہا تو پوری سنجیدگی سے تھا.. لیکن تینوں کے چہروں پہ مسکراہٹ آگئی تھی..

عابی کی پیکیٹنگ کر کے سونا ہم جاتے ہوئے لے جائیں گے..  
جی اپی..

عینہ کہہ کر وضو کرنے چلی گئی..  
اب یاسر نے ایمان کو سمجھانا بھجانا تھا اور صفائیاں پیش کرنی تھیں..  
واپسی پر ایمان خاموش خاموش سی رہی..

یاسر میں نے سحر کو زبردستی ساتھ نہ لا کر ٹھیک کیا ناں.. میں نہیں چاہتی وہ کسی کی نظروں میں  
آئے..

ایمان ٹھیک تو کیا ہے... لیکن تمہے نہیں لگتا وہ اکیلے رہ رہ کر زندگی سے اکتا چکی ہے.. اسی لئے تو دل  
کے ہاتھوں مجبور ہو کر اُس نے اُسے فون کیا تھا.. اُسے سہارا چاہئے... وہ کمزور پڑ چکی ہے.. عابی بہت  
جلدی بات فولو کرتا ہے.. ابھی سے رویے محسوس کرتا ہے.. اگے جا کر سحر کے لئے بہت مشکل ہو  
گا..

یاسر گہری سانس لیتے عابی کو دیکھتے بولا جو ہیڈ فون لگائے گیم کھلنے میں مصروف تھا.. موبائل یا ٹیب ہو  
اور ہمارے عابی صاحب ہوں..  
مطلب اب سحر کو سمجھانا ہو گا..

ہاں وہ اپنے ساتھ ساتھ میرے دوست کی بھی زندگی ختم کر رہی ہے..  
یاسر کونسا دوست ہے وہ.. آپ کے سب دوستوں کی مسسز سے میں ملی ہوئی ہوں.. اور آپ کی لاڈلی  
بہن صاحبہ عشق میں اتنی معزز بن گئیں ہیں کہ اپنے شوہر کا نام لیتے گناہ سمجھتی ہیں..

50 50

خالہ...!!!!"اپ نے خالو الو کو مارا کیوں ہے..؟؟"

بیٹا میں نے آپ کے خالو کو نہیں اپنے ہر بینڈ کو مارا ہے..

ہااا... مم کہتی ہیں وائف کو ہر بینڈ کی ریسپیکٹ کرنی چاہئے... کسی پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہئے... کام والی انٹی کو مم یہ ہی سمجھاتی ہیں..

عالیٰ میں نے پیار سے مارا تھا.. ایمان عاجز اتے ہوئی..

پیار سے تھپڑ تھوڑی مارتے ہیں.. پیار سے تو کیس کرتے ہیں..

عصا ااا

ایمان عابی کو لمبا کرتی صدمے سے بولی.. یاسر اپنا قہقہہ نہ روک پایا تھا..

خالہ آپ ہر وقت فائیت ہی کرتی ہیں..

عابی منہ بسورتا بولا..

عابی آپ کے خالو الو کو آپ کی خالہ بہت مارتی ہیں..

جی خالو مجھے پتہ ہے طحہ (ایمان یاسر کا بیٹا) بھی بتا رہا تھا ہماری ماما بہت ظالم ہیں.. چوبیس گھنٹے ہمیں ڈانٹتی ہی ہیں.. میری مم تو بہت اچھی ہیں..

ہاں بیٹا ایسا ہی ہے..

یاسر نے عابی کی ہاں میں ہاں ملائی.. اور ایمان کا دل کیا اُس کے بچے سامنے ہوں اور وہ ان کی اچھی کھاسی دھلائی کرے.. ابھی سے ماں کی بڑائیاں کر رہے ہیں..

"آپ مم کو کیوں نہیں لے کر آئے..؟؟"

وہ انس کے ساتھ آئیں گیں.. ابھی طحہ گھر میں بور ہو رہا تھا اس لئے آپ کو ساتھ لے آئے..

ہاں سکول آف جو ہے اُس کا..

عابی حسرت سے بولا..

"ہمارے ڈیول نے بھی سکول جانا ہے..؟؟"

یاسر عابی کے چہرے پر اداسی دیکھ کر بولا.

جی... بٹ مم نہیں جانے دیتیں.. اب انہیں کون سمجھائے.. میں سکول جاؤں گا.. پڑھوں گا تب ہی ڈیڈا جیسا بڑا اور گڈ لو کینگ ادی بنوں گا..

تو مم کو بھی عابی ہی سمجھائے گا.. ڈیڈا کے پاس جائے گا تو سکول جائے گا ناں... ڈیڈا کے بغیر سکول میں ایڈمیشن نہیں ہو سکتا ناں..

عینہ نے عابی کا ابھی تک برٹھ سڑٹیفیکیٹ بھی نہیں بنوایا تھا اسی وجہ سے وہ سکول نہیں گیا تھا.. ابھی تک باپ کے نام سے محروم تھا..

جی جا کر بات کروں گا..

یاسر نے عابی کے دماغ میں نئی سوچ ڈال دی تھی اور ایمان کو فخریہ انداز میں دیکھا..

مام بھائی رات سے گھر نہیں آئے.. اب شام ہونے والی ہے.. مہمان اتے ہوں گے..

حارث فکر مندی سے شفق بیگم کے کمرے میں اتے بولا..

بات ہو گئی ہے میری.. کہہ رہا تھا عورتوں کا فنگشن ہے میرا کیا کام.. اپنی ڈیڑھ انچ کی مسجد (عینہ کے

فلیٹ) میں بیٹھا ہوا ہے.. رات سے ادھر ہی ہے..

شفق بیگم بے زار سی بولیں..

مطلب مام بھائی زیادہ اپ سیٹ ہیں.. تبھی ادھر گئے ہیں.. روکیں میں آپ اُن کے پاس جاتا ہوں..

حارث وہ اکیلا زیادہ خوش رہتا ہے..

مام میں لے کر اتا ہوں.. آج حرا کا خاص دن ہے.. بھائی کو اُس کا بھی سوچنا چاہیے..

اُس کو سوچنے سے فرصت ملے تو ہمارا خیال آئے.. چاہئے تو یہ تھا کہ وہ نفرت کرتا عینہ سے.. اتنا

چاہنے کے پیار ملنے کے باوجود وہ چھوڑ کر چلی گئی... میرے بیٹے کو زندہ ہی مار گئی ہے..

شفق بیگم نے افسوس کرتے کہا اور جیولری لاکر میں رکھنے لگ گئیں.. حارث افسوس سے اپنی ماں کو

دیکھتا رہا.. جب عینہ بھابی کے نہ ہوتے ان کا رویہ ایسا ہے تو اُن کی موجودگی میں کیسا ہو گا.. پھر سر

جھٹک کر شفق بیگم کو اُن کے حال پر چھوڑتے کمرے سے نکل گیا.. اُس کا رخ عاقب کے فلیٹ کی

طرف تھا..

عاقب ہمیشہ کی طرح عینہ کے کمرے میں چٹ لیٹا ہوا تھا اس وقت اُس کا چہرہ انسوؤں سے تر تھا اور تصور میں عینہ سے شکوے کر رہا تھا.. تمہارے پاس تو ہمارے پیار کی نشانی بھی ہو گی.. میرے پاس تمہاری یادوں کے سوا کچھ نہیں ہے..

عینہ میں جانتا ہوں تم تھی فون پر... جب نہیں رہ سکتی میرے بغیر تو واپس لوٹ کیوں نہیں آتی.. عاقب چھت پر لگے فانوس کو دیکھتے سوچ رہا تھا.. پھر ایک جھٹکے سے اُٹھا.. یاسر کی باتیں اُس کے دماغ میں چلنے لگیں.. کہیں وہ یاسر کے پاس نہ ہو.. کیوں کہ یاسر ہمیشہ بہن کا درجہ دیتا تھا.. مجھے یاسر پہ نظر رکھنی ہو گی..

تمہاری آواز میں چھپی تکلیف میں کسے نہیں پہچان سکتا.. عاقب سوچ ہی رہا تھا کہ دروازے کی گھنٹی بجی تو اُس نے کوفت سے اٹھ کر دروازہ کھولا..

حارث تم....

جی بھائی میں لینے آیا ہوں آپ کو..

حارث اندر آتے بولا تو عاقب نے لب بھنج لیے

ایمان یار موڈ تو ٹھیک کرو... اتنی پیاری بیوی سوچے ہوئے منہ کے ساتھ اچھی نہیں لگ رہی..

جب تک آپ مجھے بتائیں گے نہیں اپنے دوست کا... تب تک یہ سوچا ہی رہے گا.. آپ پہ بھی اُسی کا ہی اثر لگتا جو باتیں گھما کر اصل بات ہی بھولا دیتے..

ناک چڑھائے جتلا یا گیا تھا..

"کیا کرو گی جان کر...؟؟"

تھک کر پوچھا گیا..

جا کر گریبان پکڑو گی اور کیا کروں گی....

چباتے ہوئے بتایا گیا..

واہ آپ کی جلد بازی.. ہوش میں تو رہنا نہیں.. اسی لئے نہیں بتا رہا.. شادی نکلنے دو سکون سے..

یاسر ایمان کو داد دیتے بولا.. اج مایوں کا فنگشن تھا.. عورتوں کا فنگشن تھا.. بس گھر کے ہی مرد

حضرات تھے...

"مطلب وہ شادی پہ اے گا...؟؟"

میں پتہ چلا ہی لوں گی..!!!

خدا کا واسطہ ہے کسی سے پوچھنے نہ لگ جانا دو شادیاں کس کس نے کی ہیں..

یاسر ایمان کے ارادے سمجھتے ہوئے بولا..

پھر کوئی سینٹ دیں..

ایمان نے کڑی نگاہوں سے دیکھتے پوچھا..

شادی پہ جو سب سے الگ خاموش سے کھڑا ہو گا ایک کونے میں.. چہرے پہ سنجیدگی اور آنکھوں میں

ایک ٹکراؤ ہو گا.. سمجھ لینا وہ ہی ہے.. اب جاؤ... سب سے ملو.. فضول میں دماغ نہ چلاؤ... فری ہو

جائے گا..

یاسر ایمان کو حیران چھوڑ کر عاقب اور حارث کی طرف بڑھ گیا.. ایمان بھی پاؤں پٹختی شفق بیگم سے

حرا کا پوچھنے چلیں گئیں.. کب تک لا رہے ہیں نیچے..

میزبان خود اب ارہے ہیں.. مہمان کب سے ائے ہیں..

یاسر دونوں بھائیوں سے بغلیں ہوتے بولا..

بھائی کو لینے گیا تھا.. بھابی کے فلیٹ پر تھے.. اہی نہیں رہے تھے..

حارث نے افسردگی سے بتایا.. عاقب چپ ہی کھڑا رہا..

خالو الو آپ کی بیگم پھر فائیٹ کر رہی ہیں آپ کے بچوں کے ساتھ.. منع کریں جا کر..

عابی تیزی سے یاسر کی طرف اتے فکر مندی سے بولا..

ہائے چھوٹے...!!! اگئے تم بھی..

حارث پیار سے دیکھتے بولا تو عابی اُن کی طرف متوجہ ہوا..

اسلام علیکم...!!

عابی نے باری باری دونوں کو سلام کیا..

واہہ تمیز والا بچہ ہے..

حارث تعریف کرتے بولا.. تو عاقب بھی ہلکا سا مسکرا دیا..

خالو دیکھ لو جا کر ورنہ خالہ نے پھر ڈانٹنا ہے.. میں تو بھاگ آیا..

یار ایک تو یہ بچے بھی ناں.. چلو میں دیکھتا ہوں..

آپ جائیں میں پرنس سے تو مل لوں..

عابی نے معصومیت سے کہا تو عاقب کی مسکراہٹ گہری ہو گئی.. یاسر کو اٹس اوکے کا اشارہ کیا تو یاسر



سر ہلاتا چلا گیا...

جی آپ ملیں اپنے پرنس سے.. میں بھی حرا کو دیکھ اؤں..

حارث عابی کے بال خراب کرتا مڑ گیا..

جی تو لٹل پرنس کسے ہیں آپ...؟؟

میں بالکل ٹھیک ہوں..

عابی ایک ادا سے بولا تو عاقب مسکرائے بنا نہ رہ سکا..

حرا کو مایوں کے پیلے جوڑے میں حارث نیچے لا رہا تھا.. پیلے لہنگے میں پھولوں کے زیور پہنے سادہ سی

وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی.. شفق بیگم نے کئی بار بالائیں لیں.. ایمان نے بھی کافی تعریف

کی.. اور پھر رسم شروع کی..

"تو لٹل پرنس کس کلاس میں ہے..؟؟"

عابی اور عاقب ایک ساتھ ہی کھڑے ہوئے تھے.. عاقب ایک کونے والی ٹیبل پر لے جاتے بولا..

اُسے لیڈیز فنگشن میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا.. البتہ حارث اور یاسر ادھر ہی تھے..

میں سکول نہیں جاتا.. تو کسی بھی کلاس میں نہیں ہوں..

عابی منہ پھلائے دکھ سا بولا..

"کیوں...؟؟"

"آپ کیوں نہیں سکول جاتے...؟؟"

اتنے بڑے ہو گئے ہو...

مم نہیں جانے دیتیں ناں..

افسر دگی سے بتایا گیا..

'اچھا تو آپ کیا کرتے ہو سارا دن گھر میں..؟؟' "بور نہیں ہوتے..؟؟"

نہیں مم کے پاس پڑھتا ہوں.. انس ماموں کے ساتھ کھیلتا بھی ہوں.. فائیٹ زیادہ ہوتی ہماری..

آخری بات رازداری کی ایکٹینگ کرتے بتائی گئی.. عاقب اُس کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا..

"آپ کیا کرتے ہیں..؟؟"

سوالیہ انداز میں پوچھا گیا..

میں بزنس مین ہوں.. افس جاتا ہوں..

عابی اسے بات کر رہا تھا جیسے دونوں ہم عمر ہوں..

اچھا... میں بھی بڑا ہو کر افس جاؤں گا.. دیکھ لینا..

عابی ایسے بولا جیسے کوئی عام سی بات ہو.. اور عاقب غور سے دیکھ رہا تھا.. اور اپنی ہی سوچ رہا تھا..

بے خودی میں اُس نے عابی کے تل پر ہاتھ پھیرا.. عابی کی ٹھوڈی کی دائیں سائیڈ پر تل تھا..

پڑھو گے تو افس جاؤں گے ناں...

نوری پڑھا دیں گیں.. بس اب آپ میرے دکھ میں اضافہ نہ کریں..

عابی عاقب کا ہاتھ پیچھے کرتے ناک سے مکھی اڑاتے بولا.. لیکن عاقب کو اس کے دکھ کا سن کر اپنا اندر

دکھ محسوس ہوا....

عابی کھانا کھا لو اگر... وہ دیکھو طحہ اور تانبہ بھی کھا رہے.. سوری عاقب بھائی اس نے بہت تنگ کیا

ہو گا

ایمان عابی کو اشارہ کرتے عاقب سے معذرت کرنے لگی۔  
 نہیں بھابی یہ تو بہت کیوٹ ہے۔ "ماشاء اللہ" میں انجوائے کر رہا تھا اس کی کمپنی۔  
 اچھا پھر ٹھیک ہے۔

عابی میں گھر جا کر کھانا نہیں دوں گی  
 اب ایمان نے عابی کو وارن کرتے کہا جو ابھی بھی منہ لٹکائے ادھر ہی بیٹھا ہوا تھا۔  
 ظالم خالہ!!

خفگی سے جتلا کر وہ طحہ تانیہ کی طرف بھاگ گیا۔  
 کیوں پھر کتنی دانٹ پڑی اپنی ماما سے۔

عابی دونوں بچوں کی طرف دیکھ کر شرارت سے بولا۔  
 اپنی مم دے دو ہمیں۔ اور ہماری ہٹلر ماما تم لے لو۔۔  
 تانیہ بے چارگی سے بولی۔

اہستہ بولو۔ خالہ نے سن لیا پھر سے غصہ کریں گی۔

عابی بڑے بوڑھوں کی طرح سمجھاتے ہوئے بولا تو دونوں بچوں نے اُس کی ہاں میں ہاں ملائی۔ اور  
 کھانا کھانے لگے۔ شفق بیگم نے اسپیشلی اکر عابی کو پیار کرتے کھانا سرو کیا تھا وہ عابی اور عاقب کو  
 بات کرتے دیکھ چکی تھیں۔

عاقب بھائی آپ سے ایک بات پوچھوں۔

ایمان دھیمی آواز میں بولی..

بھابی پہلے یہ بتائیں.. "عابی سکول کیوں نہیں جاتا...؟؟"

اوہو چلا جائے گا... ابھی چھوٹا ہے.. آپ یہ بتائیں... یاسر کے کس دوست نے دو شا ایمان بچوں کو دیکھ لیتی.. پھر چلتے ہیں..

اب کیا تھا ایمان نے یاسر کو گھورا اور یاسر صاحب نے دانت دیکھائے.. ایمان پیر پٹختی وہاں سے واک اوٹ کر گئی..

"بھابی کیا پوچھ رہیں تھیں..؟؟"

کچھ نہیں یار... بس بیویاں شک ہی کرتی ہے.. شوہروں پہ.. یاسر بے چارگی کی ایکٹینگ کرتے بولا..

حرارسم کے بعد بہت تھک گئی تھی. اس لئے اپنے کمرے میں آگئی..

بھابی آپ بہت یاد آرہی ہیں آج.. آپ کے بغیر میری خوشی ادھوری ہے.. میری کیا پورے گھر کی خوشی ادھوری ہے..

حرا عینہ کی تصویر دیکھتے بولی.. پھر فون کی طرف نظر پڑی تو یاسر کا فون آ رہا تھا.. تصویر دراز میں رکھ کر فون ریسیو کیا.. اور باتوں میں لگ گئی.. یاسر سے بات کر کے حرا کو تھوڑا دلاسہ اور سکون ملتا تھا.. سب کے جانے کے بعد عینہ کو اکیلے پن کا شدت سے احساس ہو رہا تھا.. عابی سے فون پر بات کر کے وہ ٹی وی لگا کر بیٹھ گئی.. تین دن ہو گئے تھے عابی کو گئے ہوئے.. انس بھی چلا گیا تھا.. اب عینہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کرے کیا.. تھک ہار کر ٹی وی بند کر دیا اور سر تھام کر بیٹھ گئی..

اففف... کیوں اتنی بے چین ہو رہی ہوں.. ابھی جانا ہے عابی نے تھوڑے دنوں میں.. مجھے بھیجنا ہی نہیں چاہئے تھا.. اپنی بھی مصروف ہیں.. میں کس سے بات کرو..

عینہ کا دل بار بار عاقب کی آواز سننے کو مچل رہا تھا.. وہ دل کی خواہش کو دباتے ادھر ادھر کی ہانک رہی تھی... کچھ سمجھ نہ آیا تو رونے لگ گئی..

اج کبائٹ فنگشن تھا.. اور بڑے پیمانے پر کیا گیا تھا.. ایمان تو سب سے ملنے ملانے میں لگی ہوئی تھی.. بچے اپنی شرارتوں میں لگے تھے.. اچانک عابی ایک سائیڈ پر جا کر افسردہ سا بیٹھ گیا.. عاقب کی نظر پڑی تو فوری اُس کے پاس گیا..

کیا ہو گیا... لٹل پرنس کو... "اج بہت اداس لگ رہا ہے..؟؟"

عاقب اُس کے پاس بیٹھتے فرینکلی بولا..

مم نہیں آئیں.. انس ماموں اکیلے آئے ہیں.. مجھے اتنی یاد آرہی ہیں مم..

عابی کی اچانک ہچکی نکلی تھی... عاقب نے فوری اُسے اپنے سینے سے لگا لیا..

کوئی بات نہیں بیٹا.. میں ہوں ناں..

آپ میری مم تو نہیں نہ ہیں...

عابی الگ ہوتے بولا..

انس عابی کو ڈھونڈتا ادھر آیا تھا..

عابی میں آپ کو ڈھونڈ رہا تھا یار...

آپ جائیں میں آپ سے ناراض ہوں.. آپ میری مم کو لے کر نہیں آئے..

عابی رخ موڑتے بولا..

عابی کے بچے ڈرامے نہ کر.. یہ لے فون لے لو..

انس عاقب کو رسم مسکرا کر دیکھتے عابی سے بولا..

یہ اب میرے پاس رہے گا.. پھر مانو گا میں..

عابی کی چالاکی پر عاقب تو حیران ہی رہ گیا تھا.. انس عاقب کے ری ایکشن دیکھ کر مسکراہٹ دبا گیا..

ہم اس شیطان کی رگ رگ سے واقف ہیں.. آپ حیران نہ ہوں.. یہ ڈرامہ نہیں پوری فلم ہے..

معصومیت کی روپ میں بھوت..

انس ماموں زیادہ تعریف ہو گئی میری.. فون دیں اور جائیں.. ورنہ میں pray نہیں کروں گا تو آپ کی

شادی نہیں ہو گی..

انس کی دکھتی رگ پہ عابی نے ہاتھ مارا تھا..

جاؤ میں اپنا دے دیتا ہوں.. میں ادھر ہی بیٹھا ہوں.. وہ حارث بولا رہا ہے..

عاقب ہنستے ہوئے بولا اور حارث کی طرف اشارہ کیا.. تو انس عابی کو کچا چبا جانے والی نظروں سے

دیکھتا حارث کی طرف چلا گیا..

اُن دونوں نے اسٹیج پر کافی دھوم مچائی ہوئی تھی.. حرا تو بمشکل سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی..

"گیمرز ہیں آپ کے فون میں...؟؟"

آنکھیں مٹکا کر پوچھا گیا..

عاقب نے سادگی سے نہ میں سر ہلایا.. تو عابی کے چہرے پہ مایوسی چھا گئی..

نیت ہے تو Download کر دیں..

فٹ حل پیش کیا گیا تھا..

یہاں نیت صبح نہیں چلے گا.. جاؤ اندر چلتے ہیں..

جی جی یہاں رش اور شور بھی بہت ہے.. مجھے نہیں پسند شور.. تھوڑا silence ہونا چاہئے..

عاقب کو تو عالی جھٹکے پر جھٹکا دے رہا تھا.. پھر عالی کا ہاتھ پکڑے راہداری کی طرف چل دیا.. کیوں کہ مہندی لان میں ہو رہی تھی.. اس لئے گھر میں کوئی نہیں تھا.. وہ دونوں بنا کسی کو بتائے اندر آ گئے تھے..

اج اپنے ارادوں پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے..

یاسر ایمان کے نزدیک اتا وارن کرتے بولا.. ایمان چاروں اطراف نظر دورانے میں مصروف تھی.. یاسر کی بات سن کر اُسے آنکھیں بڑی کر کے دیکھائیں.

ہم شادی کے بعد بات کریں گے..

خفا خفا لہجے میں باور کروایا گیا تھا..

یاسر نے شادی کے بعد بتانے کے لئے ٹالا ہوا تھا تو ایمان نے فیصلہ کیا تھا.. یاسر سے بات بھی شادی کے بعد کرے گی..

ایمان زیادہ ہو گیا ہے.. میں تو کچھ اور ہی منصوبہ بنا رہا تھا.. تم تو ہاتھ پکڑانے کیا بات کرنے کی روادار نہیں...

آپ کے منصوبے آپ کو ہی مبارک..

یار سن تو لیتی.. اتنی پیاری لگ رہی ہو.. تمہاری تو خفگی پہ بھی پیارا رہا ہے..  
 یاسر ایمان کو گہری نظروں سے دیکھتے بولا..  
 شرم تو آپ میں اتنی سی بھی نہیں ہے... سمجھ رہا ہے آپ کا منصوبہ... شغوفہ...  
 ایمان تڑخ کر بولی تو یاسر کے اندر پیدا ہونے والا رومانس وہیں دب گیا..  
 منصوبہ بنے گا تو شغوفہ اے گا ناں..  
 دبی اواز میں شوخی سے کہا گیا..  
 ایمان کی تو انکھیں ہی پھیل گئیں تھیں..  
 "اب شرم سے زبان بند ہوئی ہے یا غصے سے...؟؟"  
 یاسر نے مسکراہٹ دبا کر ایمان سے پوچھا..  
 آپ مجھے مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں..  
 دانت پستے ہوئے کہا گیا تو یاسر مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلانے لگا..  
 سحر کا فون آیا تھا اکیلے میں کافی گھبرا رہی تھی..  
 ایمان نے فکر مندی سے بتایا..  
 ہاں انس بھی ادھر آ گیا ہے..  
 یاسر جب انس واپس چلا جائے گا تو تب کیا ہو گا.. ہمارے ساتھ تو وہ خودار رہے گی نہیں..  
 تو بیگم کرو نہ کچھ میری بہن کے لئے..  
 زور دینے والے انداز میں کہا گیا..



آپ بس مجھے نام بتا دیں.. گردن سے پکڑ کر سحر کے قدموں میں لے کر جاؤں گی..  
 قدموں میں تو وہ پہلے ہی گیرنے کے لئے تیار ہے.. وہ دیکھو حارث اور انس کو... کسے حسرت سے  
 دیکھ رہے ہیں.. لڑکیوں کو..

یاسر نے ایمان کی توجہ اُن دونوں کی طرف کروائی تو ایمان نے غصے سے ان دونوں کو دیکھا..  
 "یہ کیا کر رہے ہو تم دونوں...؟؟"

ایمان دونوں کی طرف انگلی کرتے بولی..  
 حسینائیں دیکھ رہے ہیں..

یک زبان جواب ایا تھا..

"ترسے ہوئے لوگ..."

یاسر چیخ کرتا اُن کے نزدیک اتے بولا..

حارث تم اپنی فکر کرو میری تو سعودیہ بیٹھی ہوئی ہے..

انس یاسر کو جتاتے حارث سے بولا..

میں ہی رہ گیا ہوں.. مسکین..

حارث ٹھنڈی اہ بھرتے بولا..

تم دونوں ہی بڑے مسکین ہو.. لڑکیوں کو دیکھ کر کیا مل جائے گا... کسی نے خود چل کر اکر تو نہیں  
 کہنا.. اجاؤ...!! شادی کر لیتے ہیں.. جتنے تم دونوں کے بھائی شریف ہیں اتنے ہی تم دونوں فلرٹ ہو..  
 ایمان گھورتے ہوئے بولی.. تو یاسر نے اُن دونوں کو فخریہ کالر کھڑا کرتے دیکھایا.. اتنی عزت پہ

حارث انس کے منہ صدمے سے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے..

اپ ہمیں فلرٹ کہہ لیں... لیکن عاقب بھائی کو شریف اور ان کو اپنے ہر بینڈ کو شریف نہ کہیں.. اپ کو پتہ نہیں ہے یہ کتنے وہ.... ہے..

کیا وہ؟؟ کیا وہ؟؟

یاسر تیزی سے حارث کی طرف بڑھتے بولا..

"ایمان بیٹا...!!"

ایمان اُن سے کچھ پوچھنے ہی لگی تھی کہ شفق بیگم نے اُن کے نزدیک اتے ایمان کو بلایا اور ایک سائیڈ پر لے گئیں..

بچ گئے اپ... ورنہ آپ کی بیگم نے ہمارے سامنے آپ کی کر دینی تھی..

حارث مسکراہٹ دبا کر بولا تو انس نے بھی اُس کی ہاں میں ہاں ملائی..

انس بیٹا آپ جتنے دن کے مہمان ہیں شرافت سے رہیں.. اور حارث ایسے کونسا تمہاری شادی ہو جانی ہے..

یاسر استزہیہ بولا.. انکھوں سے شرارت جھلک رہی تھی.. وہ دونوں کی بولتی بند کر چکا تھا..

جی انٹی...!!

آپ فکر نہ کریں میں حرا کو بہنوں کی طرح رکھوں گی..

بس بیٹا وہ بہت ڈری ہوئی ہے.. وہ دیکھو اب بھی سہمی ہوئی بیٹھی ہے..

شفق بیگم نے اسٹیج کی طرف دیکھتے کہا.. جہاں حرا سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی.. یاور کوئی بات کر رہا تھا

اُس کے کان میں..

آپ پریشان نہ ہوں.. اُس کی کوئی بہن نہیں ہے.. اس موقع پر بہنیں بہت ساتھ نبھاتی ہیں.. اکیلی ہے ناں.. اس لئے زیادہ گھبرا رہی..

ہاں دوستیں بھی بہت کم ہیں.. اور آج وہ انیں بھی نہیں.. اپنی بھابی کو ہی بہن بنایا ہوا تھا.. لیکن بس...

شفق بیگم افسردہ ہوتے بولیں..

کوئی بات نہیں انٹی میں بھی اُس کی بہن ہی بن جاؤں گی..  
بہن سے یاد آیا.. تمہاری بہن نہیں ائی..؟؟ عابی اکیلا آیا ہے..  
شفق بیگم کو اچانک یاد آیا تو پوچھے بنا نہ رہیں.

جو انٹی وہ طبیعت نہیں ٹھیک تھی.. انس آیا ہوا ہے..

ایمان نے نظریں چراتے بتایا..

ہاں میں ملی ہوں اُس سے... "ماشاء اللہ" بہت سہلچھا ہوا لڑکا ہے.. حارث اور اُس کی کافی دوستی ہو گئی ہے..

جی دونوں کا ایک ہی دکھ ہے کنوارے پن کا...

ایمان ہنستے ہوئے بولی..

ہاں جب تک عاقب کا دوبارہ گھر نہیں بس جاتا.. تب تک حارث کی شادی نہیں کر سکتی..

جی عاقب بھائی کی ڈائورس کو کافی عرصہ ہو گیا تو آپ نے اب تک شادی کیوں نہیں کروائی..

ایمان کو شفق بیگم نے عاقب کی طاق کا بتایا تھا.. کہ اس کی بیوی اچھی نہیں تھی تو علیحدگی ہو گئی..  
 بیٹا ایک بات کہو.. بُرا تو نہیں مانو گی..  
 شفق بیگم نے جھجھکتے ہوئے پوچھا..  
 جی انٹی کہیں..

تمہاری بہن بھی اکیلی ہے ایک بیٹے کا ساتھ بھی ہے.. تو کیوں ناں عاقب اور اُس کی شادی کروا  
 دیں... عابی بھی عاقب کے ساتھ کافی گھل مل گیا ہے.. دونوں ہی چوٹ کھائے ہوئے ہیں.  
 انٹی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں.. میری بہن کی شادی

سوچ لو.. مشورہ کر لو... یاسر اور اپنے بھائی سے پھر جواب دینا..  
 شفق بیگم ایمان کو حیران و پریشان چھوڑ کر اسٹیج کی طرف چلی گئیں..  
 ایمان تھوڑی دیر تو سکتے میں کھڑی رہی.. پھر عابی کو چاروں طرف دیکھنے لگ گئی.. کہیں نظر نہ آیا تو  
 اضطرابی کیفیت میں یاسر کی طرف لپکی..  
 "یاسر عابی کہاں ہے..؟؟"

کیا ہو گیا ہے.. اتنی ہانپ کیوں رہی ہو...؟؟  
 یاسر ایمان کے تاثرات دیکھ کر بولا.. پھر ادھر ادھر دیکھنے لگ گیا..  
 "انس عابی کہاں ہے..؟؟"

دور کھڑے انس کو ہانک لگاتے پوچھا...  
 عاقب بھائی کے ساتھ دیکھا تھا اُسے..

انس بھی اُن کی طرف اتے بولا..

لیکن وہ دونوں ہی حال میں نہیں ہیں..

ایمان بے چینی سے بولی۔ اُسے فکر لاحق ہو گئی تھی.. کہیں عابی سچ میں ہی عاقب کے ساتھ اٹیج نہ ہو جائے..

تینوں ہی ادھر ادھر دیکھنے لگ گئے.. پھر کسی سے پوچھنے پہ پتہ چلا تو وہ گھر کے اندر کی طرف بڑھے...

عابی صاحب عاقب کا موبائل پکڑے اُسی کی گود میں بیٹھے گیم کھیل رہے تھے.. وہ اسٹڈی میں لے آیا تھا عابی کو... لاونچ میں کافی مہمان بیٹھے ہوئے تھے.. اس کی اسٹڈی میں کوئی نہیں اتا تھا.. وہ تنہا وقت یہاں ہی گزارتا تھا.. عاقب خود نہیں جانتا تھا.. اُسے عابی کے ساتھ وقت گزارنا کافی اچھا لگ رہا تھا.. اس لئے اُس کی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ بھی مسکرا رہا تھا..

عابی کافی ٹائم ہو گیا ہے.. کتنا زیادہ یوز کرتے ہو آپ فون.. چلو چلتے ہیں..

او ہو پرنس گیم کھلتے ہوئے بہت مزہ اتا ہے.. Win lose ہوتا رہتا ہے..

اچھا جب عابی ہارتا ہے تب اُسے کیسا لگتا ہے..؟؟

ہاریں گے تو جیتیں گے ناں...

عابی اپنی ہی معصومیت سے بولا تھا..

ٹھیک کہہ رہے ہو لٹل پرنس..

"سب کچھ ہار کر جو جیت ملتی ہے وہ ہی انسان کی اصل جیت ہوتی ہے.."

"جیتنے کے لئے جتنی دفعہ ہارنا پڑے ہارو.. انسان کو تب تک ہار قبول نہیں کرنی چاہئے.. جب تک اُس کی ہمت جواب نہ دے جائے"

ہار کر جیتنے کا اپنا ہی مزہ ہے..

عاقب اپنے ہی دھیان میں بول رہا تھا..

بلکل یہ ہی میں کہتا ہوں..

یہ دیکھیں اب میں ہار گیا... دوبارہ سے زیادہ اچھی طرح سے کھیلوں گا تو وِن کروں گا.. "مم کہتی ہیں..!!!"

"بسمہ اللہ" پڑھ کر کوشش شروع کرو.. اللہ کہتا ہے..!! میں آپ کے ساتھ ہوں.. بس ہمت نہ چھوڑنا.."

عابی ابھی بول ہی رہا تھا کہ اسٹڈی کا دروازہ کھول کر یاسر اور ایمان اندر آئے..

ارے ہم نے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا... تم دونوں کو.. اور آپ دونوں یہاں بیٹھے ہو.. یاسر سر پر ہاتھ مارتے بولا..

ایمان نے سنجیدگی سے عاقب کی گود سے عابی کو اُتارا..  
"چلو.."

سرد لہجے میں کہا گیا...

بھابی باہر شور بہت تھا.. یہ اداس ہو رہا تھا تو میں یہاں لے آیا..

ایمان نے عابی کے ہاتھ سے فون پکڑ کر عاقب کی طرف بڑھایا تو عاقب نے صفائی دی.. ایمان کے

تاثرات دیکھ کر تو عاقب کے ساتھ ساتھ یاسر بھی شاکڈ تھا۔  
کوئی بات نہیں بھائی۔ عابی کو لے کر ہم سب بہت ٹچی ہیں۔ انس نے ماحول پہ چھائی مایوسی کم کرتے  
کہا۔

چلو اب.... سکون تو ہے نہیں۔

ایمان نے عابی کا بازو پکڑتے کہا۔

خالہ طحہ کو ڈانٹا نہیں کیا۔ جو میرے پیچھے پڑ گئیں... آرام سے گیم کھیل رہا تھا۔ آپ لوگ تو فون  
دیتے نہیں۔

منہ پھلا کر ناراضگی ظاہر کی گئی تھی۔

ارے میں اپنے شہزادے کو اپنا فون دیتا ہوں ناں۔ خالہ کو چھوڑو۔ یہ لو۔

یاسر عابی کو اپنی گود میں اٹھاتے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا۔

اجاؤ باہر... ہم بس تھوڑی دیر میں نکل رہے ہیں۔ کافی مہمان جا چکے ہیں۔

یاسر نے عاقب کو کہتے ایمان کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا جو دائیں سائیڈ کی دیوار پر لگی لارج سائز کی  
تصویر کو گھورے جا رہی تھی۔ اور یہ ہی حال انس کا بھی تھا۔ یاسر نے اُس کی نظروں کا تعاقب  
کرتے دیکھا تو لب بھینچ گیا۔ عابی کا دھیان فون پر تھا۔ غیر محسوس طریقے سے وہ عابی کو لئے سائیڈ  
پر ہو گیا تھا۔

بھابی یہ میری وائف ہیں۔

عاقب نے ایمان کی الجھن زدہ نظروں کو سمجھتے کیا۔

انس نے فوری ایمان کے کندھوں پہ ہاتھ رکھے تھے.. اپنی چلیں.. اور زور دیتے بولا تھا.. البتہ یاسر انجان بنتا خاموش کھڑا تھا.. اور انے والے لمحات کے لئے خود کو تیار کر رہا تھا.. آپ کی مام نے میسیر ریمیٹی بہن کے لئے آپ کے رشتے کی بات کی ہے.. ایمان استزہیہ بولی...

"بھابی یہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں..؟؟"

عاقب دنگ ہی تو رہ گیا تھا..

ایمان ہم اکیلے میں بات کریں گے.. ابھی عابی ساتھ ہے.. یاسر کو ایمان کے سنجیدگی کی وجہ سمجھ اگئی تھی.. تبھی بعد میں پر زور دیتے بولا.. البتہ انس بس عاقب کو گھور رہا تھا..

"آپ کی ہمت کسے ہوئی میری بہن سے ایسے شادی کرنے کی..؟؟"

ایمان نے جس انداز میں کہا تھا.. یاسر کا دل کیا اپنا سر پیت لے... لیکن عاقب کو کسی اور ہی طرح ایمان کے غصے کا مطلب سمجھ آیا تھا کہ اُس کی بہن سے شادی کرنے کی بات کیوں کی.. عابی بھی سر اٹھائے اُن کو دیکھ رہا تھا..

بھابی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے.. میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے.. مام کو میں منع کر دوں گا.. میں شادی شدہ ہوں اور اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہے.. ہمارے درمیان کچھ اختلافات ہیں جو جلد ہی ختم ہو جائیں گے.. دوسری شادی کا تو میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا.. عاقب نے ایمان کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا.. وہ خود بھی بہت شاکڈ تھا..



آپ کی بیوی..

ایمان بس کرو.... چلو..

یاسر نے سخت نظروں سے ایسے باور کروایا کہ ایمان چپ کر گئی یاسر نے انس کو اشارہ کیا کہ ایمان کو باہر لے جائے..

ایمان انس کے ہاتھ جھٹکتی تن فن کرتی باہر نکلی.. انس ایمان کو پکارتا اُس کے پیچھے لپکا..  
سوری یار بس وہ ہائپر ہو گئی تھی..

یاسر بھابی کو اچھے سے سمجھا دینا.. عینہ کے علاوہ عاقب کی زندگی میں کسی کی گنجائش نہیں.. عینہ نہیں تو کوئی بھی نہیں..

عاقب اپنے آپ پر ضبط کرتے بولا..

اگر کبھی میری وجہ سے دکھ یا تکلیف پہنچے تو میری مجبوری سمجھ کر معاف کر دینا.. میرے ہاتھ بندھے ہوں گے کسی کی قسم سے..

یاسر نے ندامت سے سوچتے کہا تو عاقب پھیکا سا مسکرا دیا..

کسی باتیں کر رہے ہو.. بھابی کا غصہ کرنا بنتا تھا.. جاؤ دیکھو بھابی کو..

عاقب کے کہنے پر یاسر عابی کے گرد گرفت مضبوط کرتا باہر نکلا..

پرنس خالہ سب پہ غصہ کرتی ہیں.. اج آپ کی شامت اگئی..

عاقب اُن کے پیچھے ہی چلتا باہر ا رہا تھا کہ عابی نے پیار سے دیکھتے کہا.. (مطلب کچھ نہیں ہوتا)

دور جاتے عابی کو دیکھتے عاقب کو لگا کوئی بہت اہم چیز اُس سے دور جا رہی ہے.. لیکن وہ بے بس تھا..

کس حق سے روکتا..

گھر چلو..

یاسر خفگی سے اُن کے نزدیک اتے بولا.

انس تم عابی کو لے کر واپس جاؤ..

نہیں خالہ مجھے شادی دیکھنی ہے..

عابی ضدی لہجے میں بولا

یہاں رہے تو ماں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے.. انس نکلو تم لوگ واپسی کے لئے..

وہ سب لوگ چلتے ہوئے باتیں کر رہے تھے.. یہ جانے بغیر عاقب پیچھے اتا اُن کی باتیں سن چکا تھا..

ایمان

یاسر آپ بات ہی نہ کریں..

ایمان نے غصیلے انداز میں منع کیا..

پھر ایمان شفق بیگم سے ملے بغیر غصے میں واپس گھر آگئی تھی.. انس اور عابی ابھی ادھر ہی تھے.. یاسر

نے واپس جانے سے منع کر دیا تھا.. ایمان کا سوچ سوچ کر سر دکھ رہا تھا..

"بھائی بھابی کو کیا ہوا..؟؟" اسے اچانک آگئی.. ملیں بھی نہیں کسی سے..

یاسر ایمان سے بحث کر کے کمرے سے باہر نکلا تھا تو یاور فکر مندی سے پوچھے بنا نہ رہا..

کچھ نہیں.. سر میں درد تھا اُس کے... تم جاؤ... باہر تمہارے دوست انتظار کر رہے ہیں..

یاسر تھکے ہوئے انداز میں بولا

اچھا چلیں میں فرید سے کہہ کر چائے بھجواتا ہوں..  
 "انس کہاں ہے..؟؟" اور عابی..؟؟

یاور جانے لگا تو یاسر نے ایک جھٹکے سے پوچھا..

انس اپنے کمرے میں ہے.. اُس کے بھی سر میں درد ہو رہی تھی... اور عابی طحہ تانی کے روم میں..  
 ہمیشہ کی طرح نگنی کا ناچ نچا رہا ہو گا.. ویسے بھائی بہت معصوم ہیں آپ کے بچے.. اور عابی اللہ کی  
 پناہ..

یاور ہنستے ہوئے بولا تو یاسر بھی زبردستی مسکرا دیا.. پھر کچھ سوچتے انس کے کمرے کی طرف چل دیا..  
 چائے ادھر بھجوانے کا کہہ دینا..  
 جی بھائی..

یاور بھی ہاں میں سر ہلاتا چلا گیا..

انس دیکھو میں جانتا ہوں تم بھی ناراض ہو مجھ سے.. لیکن سحر نے منع کیا تھا.. تو میں کیا کرتا.. عاقب  
 بہت اچھا ہے..

بھائی میں صرف یہ سوچ رہا ہوں.. جب وہ شخص سحر سے اتنی محبت کرتا ہے تو ایسا کیا ہوا..  
 عابی کی زندگی اور عاقب کے گھر والوں کو پریشانیوں سے بچانے کے لئے وہ عاقب سے دور ہو گئی..  
 پھر یاسر نے ساری کہانی سنانے کا فیصلہ کیا..

سب بتانے کے بعد یاسر نے ایک ہی سانس میں گلاس میں موجود پانی اپنے اندر انڈیلا.. تاکہ اندر کی  
 کھولن کم ہو..

یاسر بھائی مجھے دکھ اس بات کا ہے میری بہن نے سگے بھائی سے زیادہ آپ پہ اعتبار کیا.. کاش! جتنا آپ پہ مان ہے اتنا مجھ پر بھی ہوتا.. مجھے پتہ ہے.. میں اچھا بھائی نہیں بن پایا.. اپنی بہن کو سمجھاؤ.. شادی والا گھر ہے.. جذباتی نہ ہو..

یاسر نے سر مسلتے فکر مندی سے کہا..

آپ فکر نہ کریں.. میں شادی اٹینڈ کر کے جاؤں گا.. ورنہ سب کیا سوچیں گے.. میں عابی کو لے کر چلا گیا..

انس نے یاسر کو یقین دہانی کروائی.. تو یاسر سر ہلاتے اُسی کے بستر پر دراز ہو گیا..

تمہاری بہن نے آج کمرے میں گھسنے نہیں دینا..

آنکھیں بند کرنے سے پہلے جتایا گیا..

عاقب کمرے میں ٹہلتا اُن کی باتوں کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا..

مام سے بات کرتا ہوں شادی گزر جائے خیر خیریت سے..

عینہ کے علاوہ مام نے کسی اور کا سوچا بھی کسے..

عینہ کہاں ہو یا ر...

جانتی ہو.. میں تمہے دیکھنے کے لئے اتنا تڑپتا ہوں کہ انسو نہیں روک پاتا.. میرا ضبط کسی دن توٹ جائے گا..

لوٹ او پلینز.. تمہے دیکھے بغیر مر بھی نہیں سکتا..

گھر والے میرا نام کسی اور سے جوڑنا چاہ رہے ہیں.. اس بار میں ایسا نہیں ہونے دوں گا

لیکن بھابی کو میرے بارے میں ایسا نہیں سوچنا چاہیے تھا.. میں کیوں کسی کی ماں سے اُس کا بیٹا چھینوں گا.. مام نے تو مجھے دو کوڑی کر دیا ہے..

عاقب تھکے انداز میں سوچتا بیڈ پر گہرنے کے انداز میں دیکھا.. اور عینہ کی تصویر سینے پر رکھ کر سکون محسوس کرنے لگا..

حرا بیوٹیشن اگئی ہے..

شفق بیگم حرا کو بتانے آئیں تھیں.. لیکن حرا کو روتے دیکھ کر اُن کی اپنی آنکھیں بھر آئیں..

بس کر دو میری جان طبیعت خراب کر لو گی..

شفق بیگم اُس کے انسو پونجتے بولیں..

مام میرے اندر عینہ بھابی جتنا حوصلہ نہیں ہے.. دعا کریں آپ کی بیٹی سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے..

میں جانتی ہوں ہر لڑکی کو ایک نہ ایک دن جانا ہوتا ہے.. مجھے بس ڈر اس بات کا ہے.. کہیں وہاں میرے ساتھ کچھ ایسا نہ ہو کہ آپ کی بیٹی برداشت نہ کر پائے.. عینہ بھابی آپ کا رویہ سہہ لیتی تھیں.. میں نہیں سہہ پاؤں گی..

نہیں میری جان.. میری حرا تو ہیرا ہے.. سب ٹھیک ہو گا.. "ان شاء اللہ" چلو اب فریش ہو جاؤ.. تیار ہونا ہے ناں..

شفق بیگم ایک دم گر برا گئیں... پھر حرا کو تسلی دیتی بولیں..

ایمان بھابی رات کو مل کر نہیں گئیں..

حرا اٹھتے ہوئے بولی..

ہاں میں بھی یہ ہی سوچ رہی.. تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے.. کوئی بات بُری لگی تھی تو بتا دیتی..  
شفق بیگم حرا کی چیزیں ڈریسر پہ رکھتی بولیں..

چلیں آج پوچھ لینا..

میں عاقب بھائی سے مل کر آتی ہوں..

اچھا جاؤ...

شفق بیگم نے پیار سے کہا تو حرا منہ صاف کرتی کمرے سے نکل گئی...

ایمان آج موڈ ٹھیک رکھنا.. میں اسی لئے تمہے بتا نہیں رہا تھا.. تم آپے سے باہر ہو جاتی ہو..

یاسر نے سنجیدگی سے منت کی.. ایمان کو بھی وقت کی سنگینی کا احساس ہوا تھا... اس لئے چپ چاپ  
تیار ہو کر بارات کے ساتھ آگئی تھی.. سب سے مل کر الگ تھلگ کھڑی ہو گئی تھی..

آجاؤ.. وہ دیکھو.. عاقب حرا کو لے کر آرہے ہیں..

زبردستی ایمان کو گھسیٹتے اسٹیج پہ لے کر آیا.. یہاں بھی ایمان چپ چپ ہی رہی.. عابی آج انس کے  
ساتھ ہی تھا.. انس کو عابی کو بہیلانے کا طریقہ پتہ تھا..

عاقب کا کتنی ہی بار دل کیا کہ عابی کے پاس جائے.. لیکن وہ کل والی بات کی وجہ سے رُک جاتا..

ایمان بیٹا کوئی بات بُری لگ گئی ہو تو بتا دو... یون ناراض تو نہ ہو..

اسٹیج پہ نکاح کے بعد رسمیں ہو رہیں تھیں.. جب شفق بیگم ایمان کو نیچے جاتے دیکھ کر گھبرا کر اُس  
کے پاس آئیں..

نہیں انٹی.. بس تھکاوٹ ہو گئی ہے.. اس لئے رسموں میں آگے نہیں ہوئی.. یاسر ہیں..

ایمان نے بے زاری سے جواب دیا..

چلو پھر ٹھیک ہے.. شادی گزر جائے پھر سکون سے ریٹ کرنا.. اور میری بات پہ غور بھی کرنا..  
"آپ میری بہن کو قبول کر لیں گی..؟؟"  
فٹ پوچھا گیا.

ہاں جس کا اتنا پیارا تمیز اور اخلاق والا بیٹا ہو.. وہ خود کتنی قابل ہو گی..  
شفق بیگم کی بات سن کر ایمان استرہیہ ہنسی.. دل تو کر رہا تھا.. اچھی سنا دے.. بس اور وقت کا لحاظ کر گئی تھی..

میری حرا کا خیال رکھنا.. میری التجا سمجھ لو..  
انٹی میں خالم جیٹھانی نہیں بنوں گی.. جو بات بات پہ طعنے دے.. وہ خود اچھی ہے.. آپ سے بہت مختلف ہے..

ایمان نے زبردستی مسکراتے ہوا کہا..  
ہاں یہ تو ہے.. چلو میں دیکھو.. رخصتی کا کہہ رہے تھے..  
ایمان کی بات شاید شفق بیگم کی سمجھ میں نہ آئی تھی.. ایمان نے انڈریکٹلی باور کروا دیا تھا.. وہ اور حرا بہت مختلف ہیں..

شادی خیر خیریت سے جسے تیسے ایمان نے گزار لی تھی.. اج انس اور عابی کو واپس جانا تھا.. ایمان نے یاسر کو ان دنوں زیادہ مخاطب نہیں کیا تھا.. یاسر بے چینی سے اُس سے بات کرنے کی کوشش کرتا تھا..

عابی کی پیکینگ کر دی..  
کن اکھیوں سے دیکھتے پوچھا گیا..  
ہوں..

سحر کو بتایا تو نہیں..  
نہیں...

"حرا اور یاور کہاں ہیں..؟؟"

اب کوئی جواب نہ آیا تھا..

اچھا تمہارے بہنوئی کے گھر گئے ہیں.. ٹھیک ہے.. ٹھیک ہے..  
یاسر کی شرارتی رگ پھر کی تھی.. ایمان اپنی مسکراہٹ دبا گئی..  
یار کب تک ناراض رہو گی.. تمہے میری نہیں تو عاقب کی شکل پہ ترس نہیں آتا..  
یاسر کو ایمان کے ڈھیلے پر تے تاثرات دیکھ کر شہہ ملی تھی..  
"آپ لوگ ترس کے قابل ہو..؟؟"

اپنی..

انس ایمان کو پکارتا کمرے میں انٹر ہوا..

ہاں انس میں نے پیکینگ کروا دی ہے..

چلیں ٹھیک ہے.. بس اب نکلنے لگا ہوں.. عابی بھی اداس لگ رہا ہے..

انس ایمان سے ملتے بولا..



اپنی بھائی میں نے کچھ ڈیپانڈ کیا ہے۔ میں واپس نہیں جاؤں گا۔ امن کو شادی کے بعد پاکستان لے  
اؤں گا۔ اور ماموں کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ٹھیک کیا یار۔۔۔

چلو اب نکلو۔۔۔ رات ہونے والی۔۔۔ مری کا موسم خراب ہی رہتا۔۔۔

یاسر بھائی آپ مجھے بھگا رہے ہیں۔۔۔

یہ ہی سمجھ لو سالے صاحب۔۔۔ تمہاری بہن کا موڈ بدلتے دیر نہیں لگتی۔۔۔ ابھی تمہارے ساتھ جانے کے  
لئے تیار ہو جائے۔۔۔

یاسر نارمل انداز میں بولتا ہوا ایمان کو دیکھنے لگ گیا۔۔۔

میں تھوڑے دنوں تک اتنی ہوں۔۔۔ فکر نہ کرنا۔۔۔

ایمان انس سے کہتی اُس کے ساتھ باہر نکلی۔۔۔ گاڑی کے پاس عابی انتظار کی کوفت لیے کھڑا تھا۔۔۔

اس کو آنے کی بھی جلدی ہوتی اور جانے کی بھی۔۔۔

یاسر عابی کو پیار کرتے بولا۔۔۔

انس دھیان سے جانا۔۔۔

ایمان انس کے گلے لگتی فکر مندی سے بولی۔۔۔

اپنی پریشان کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔ میں کونسا پہلی دفعہ جا رہا ہوں۔۔۔ چل عابی بیٹھ۔۔۔

"ماموں فون چارج ہے ناں۔۔۔؟؟"

جی پرنس صاحب چارج ہے۔۔۔

انس چبا کر بولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا...  
ایمان کتنی ہی دیر اُن کی گاڑی کو دور جاتے دیکھتی رہی..  
یاسر پتہ نہیں دل گھبرا رہا ہے..  
سحر کو فون کریں..

اچھا میری جان اندر چلو کرتے ہیں... یاد ہے ناں رات کو حرا کے گھر دعوت ہے..  
میرا دل نہیں کر رہا.. پتہ نہیں عجیب سا ہو رہا..  
یار کبھی وقت اور موقع بھی دیکھنا پڑتا..  
وہ اندر اتے باتیں کر رہے تھے..  
ماما مجھے بھوک لگی ہے..

طمح ایمان کے گرد باہیں پھیلاتے بولا..  
اسنیکس کھا لو.. رات میں ڈینر پہ جانا ہے ناں..  
ایمان بجھے دل سے کہتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی. اور سحر کو فون کرنے لگ گئی.. سحر کا حال بھی  
ایمان جیسا تھا وہ بے صبری سے انس اور عالی کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی..  
سب لوگ خوش گپوں میں مصروف تھے.. ایمان چپ بیٹھی کبھی کبھی ہوں ہاں میں جواب دے دیتی  
تھی..

حرا کے چہرے پر الگ ہی رونق تھی.. اُس کی فکریں دو دن میں ہی ختم ہو گئیں تھیں.. ایمان نے  
اُسے چھوٹی بہنوں والا پروٹوکول جو دیا تھا..

ایمان بھابی آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک لگ رہی..؟؟  
حرا فکر مندی سے بولی..

ہوں ہاں بس دل گھبرا رہا ہے..

اجائیں لان میں چلتے ہیں..

حرا ایمان کا ہاتھ تھامتی اُٹھی

مام میں اور بھابی لان میں ہیں.. کھانا لگے تو بلا لیں..

اجائیں..

وہ دونوں لان میں آئیں تو عاقب کے تنہا گوشے میں کھڑے پایا.. وہ دونوں کو وہاں دیکھ کر سنجیدگی

سے اندر چلا گیا..

"حرا ایک بات پوچھوں..؟؟"

جی بھابی پوچھیں..

عاقب بھائی کی وائف کسی تھیں..

"عینہ بھابی....!!"

وہ تو بہت بہت زیادہ اچھی تھیں.. پتہ ہے مجھے اُن کے ساتھ شاپینگ کرنے کا بہت مزہ آتا تھا... لیکن

اُن کے جانے کے بعد مجھے شاپینگ سے ہی نفرت ہو گئی.. دل ہی بند ہونے لگتا.. شاپینگ کا نام سن کر..

حرا افسردہ سی بتا رہی تھی.. ایمان بھی پھیکا سا مسکرا دی.. تبھی یاسر گھبرا یا ہوا اُن کی طرف آیا..

ایمان...

کیا ہوا... بے قراری سے پوچھا گیا..

انس کی گاڑی کا اکسیڈینٹ ہو گیا ہے.. نیوز میں بتا رہے ہیں..

ایمان یاسر کی بات سن کر اندر کو بھاگی..

نیوز سن کر اُس کے پیروں کے نیچے سے تو زمین نکل گئی تھی..

ہسپیٹل کا نام نیوز میں سن کر سب وہاں جانے کے لئے بھاگے..

یاور سحر کو لینے جاؤ... میں کسی طرح روکتا ہوں اُسے.. مجھے نہیں لگتا اُسے پتہ چلا ہے ابھی..

جی بھائی میں حرا کو ساتھ لے جاتا ہوں..

یاور کہہ کر حرا کو اشارہ کرتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا..

ایمان کا تو رو رو کر بُرا حال تھا.. بچے بھی سہمے ہوئے تھے.. یاسر نے عاقب کو ڈرائیو کرنے کا اشارہ

کیا.. تو وہ فوری گاڑی میں بیٹھا.. دل تو اُس کا بھی بیٹھا جا رہا تھا عابی کا سن کر..

سحر نے ایمان سے بات کرنے کے بعد نماز پڑھی.. پھر انس اور عابی کے لئے کھانے کا اہتمام کرنے

لگی.. جب کافی دور بعد وہ فارغ ہوئی تو وقت دیکھا..

اب تک تو ا جانا چاہئے تھا..

فون کر کے دیکھتی ہوں.

خود کلامی بولتی وہ فون کی طرف بڑھی.. لیکن فون نہ لگا تو اُس نے یاسر کو فون کیا..

ہاں سحر و...

پہنچ جائیں گے تھوڑی دیر میں پریشان نہ ہو... سب ٹھیک ہے.. شادی کھائی ناں اس لئے گلہ خراب ہو گیا..

اچھا میں کرواتا ہوں ایمان سے بات..

ایمان کے حلق سے اواز نہیں نکل رہی تھی.. ہاتھ پاؤں الگ کانپ رہے تھے..

ایمان کر لو بات ہمت کر کے.. تم جانتی ہو وہ کتنی حساس ہے..

یاسر نے اسپیکر پہ ہاتھ رکھ کر ایمان سے کہا.. لیکن ایمان کے ہاتھ لرزتے دیکھ کر مزید پریشان ہو گیا.. وہ فون پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھا رہی تھی کہ اُس کے ہاتھ اُس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے.. اسپیکر اون کر دو بیٹا..

شفق بیگم نے حل پیش کیا.. وہ ایمان کو اپنے ساتھ لپٹائے دلا سے دے رہیں تھیں.. ایمان بہن کو حوصلہ دو.. تمہارا یہ حال ہے تو اُس کا کیا ہو گا..

یاسر کو سمجھ نہ آئے کھاتے.. پھر اُسے لگا اگر نہ کیا تو شفق بیگم کیا سوچیں گیں.. اج یا کل تو پتہ چل ہی جانا ہے.. اُس نے لب بھنچے اسپیکر اون کیا..

ہیلو اپی..

اپی..

اسپر سے ابھرتی اواز سن کر عاقب نے ایک جھٹکے سے بریک لگائی تھی.. گاڑی کے ٹائز چرچرائے تھے.. عاقب نے بے یقینی سے یاسر کو دیکھا تھا.. گٹھی فوری سلجھ گئی تھی..

اپی بول کیوں نہیں رہیں..

یاسر بھائی..

س سس ح ر ووو

ایمان اتنا بولتے بھی کانپ رہی تھی.. یاسر اُسے آنکھوں سے نہ کا اشارہ کر رہا تھا.. لیکن ایمان کے زبان اُس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی.. شفق بیگم اُس کے ہاتھ مسلسل مسل رہیں تھیں..

"یاسر بھائی اپنی کو کیا ہوا ہے..؟؟"

"اپنی رو کیوں رہی ہیں..؟؟"

اُن سے بولا بھی نہیں جا رہا..

سحر و دعا کرو پلینز.....

ایمان ایک دم چلائی تھیں.. سحر کے ہاتھ کی گرفت فون پہ مضبوط ہوئی تھی..

ہوا کیا ہے...؟؟

یاسر نے ایمان کو غصے سے دیکھتے اسپیکر اوف کیا..

کچھ نہیں ہوا بہنا.. تمہاری بہن ڈرامے کر رہی ہے.. تمہے بلانے کے لئے.. یاور لینے ا رہا ہے..

ہاں انس لوگ بھی واپس آگئے ہیں.. تم تیار ہو جاؤ... ایک گھنٹے میں پہنچ جائیں گے..

یاسر نے سحر کی سنے بغیر فون بند کر دیا..

عاقب گاڑی تو چلاؤ یار...

عاقب جو گم صم بیٹھا تھا.. یاسر کے کہنے پر گاڑی چلانے لگا..

یار ہمت کیوں ہار رہی ہو.. بند کرو رونا.. سحر کو کسے سنبھالو گی..

سحر بند فون کو حیرانی سے دیکھ رہی تھی..

کبھی کہتے انس ا رہا ہے.. کبھی کہتے یاور مجھے لینے ا رہا ہے.. اپنی بھی گھبرائی ہوئی تھیں..

یا اللہ خیر کرنا..

سحر سر تھامے وہیں بیٹھی دعائیں مانگ رہی تھی.. بار بار اُس کی ہتھیلیاں بھی پسینے سے بھیگ رہی

تھیں.. اُسی حالت میں ٹی وی اون کرنے کا ہوش کہاں تھا..

ایک گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی.. سحر کا تو دل ہی دیہل گیا تھا.. اٹھ کر دروازہ کھولا تو یاور کے

ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھ کر دنگ رہ گئی..

اپنی چلیں.. آپ کو لینے آئیں ہیں..

سحر نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا.. پھر حرا کو..

یہ میری وائف ہے..

حرا تو حیرت سے کنگ رہ گئی تھی سحر کو دیکھ کر..

انس کی گاڑی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے.. ہاسپٹل چلنا ہے..

سحر کے تو زمین نکلی تھی.. وہ لرکھڑائی تھی..

حرا نے فوری اُسے تھاما تھا..

بھابی..

سحر کی آنکھوں سے آنسو روانگی سے نکل رہے تھے.. یاور واپسی پر فل تیز ڈرائیو کر رہا تھا.. اس بار حرا

سحر کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھی اُسے سنبھال رہی تھی..

ہاسپٹل کے اگے گاڑی روکنے پر سحر نے گہری سانس لی اور حرا کے سہارے سے اندر بڑھی..  
ایسی سی یو کے باہر موت کا سماں تھا..

عاقب نے دور سے ہی اتنی عینہ کو دیکھ لیا تھا.. سوجی ہوئی لال انکھیں چہرے پر تکلیف کے آثار لیے  
وہ حرا کا سہارا لیتے چلی آرہی تھی..

ایمان سحر کو دیکھتے فوری اُس کی طرف بھاگی.. اور اُس کے گلے لگ کر رونے لگ گئی..  
سحر... انس اور عابی... دعا کرو ٹھیک ہو جائیں..

سحر ہچکیوں سے رو رہی تھی.. ایمان نے اُس سے الگ ہوتے پہلے اپنے انسو صاف کیے.. پھر سحر کے  
اور خود اُسے تھامتے کرسی پر لا کر بیٹھایا.. اس دوران کسی کی نظریں صرف اُسی پر تھیں... جس کی  
انکھوں میں گلے شکوے قرب غصہ نا جانے کیا کچھ نہ تھا..

ہمیں بچے کے لئے B positive خون کی ضرورت ہے.. ہاسپٹل میں available نہیں ہے.. تو آپ  
لوگ انتظام کر لیں..

نرس میرا بھائی کیسا ہے اور ہمارا بچہ..

یاسر نے بے تابی سے پوچھا..

دیکھیں لڑکے کی حالت کافی نازک ہے.. اندرونی چوٹیں بہت ائیں ہیں.. ہم امید نہیں دلا سکتے.. اور  
بچے کی حالت تھوڑی بہتر ہے.. خون وقت پہ مل گیا تو بہت بہتر ہو گا..

میرا B positive ہے.. چلیں..

یاسر دھیمی آواز میں بولا.. اور نرس کے ساتھ اندر چلا گیا..



سحر اور ایمان تو روئے جا رہی تھیں۔ انس کی حالت کا سن کر اور ہی بُرا حال ہو گیا تھا۔  
 یاسر نے دونوں کے پاس اتے انہیں تسلی دی۔ ایمان یاسر کے سینے سے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔  
 سحر تو روتے روتے حرا کے کندھے پر ہی ڈھلک گئی تھی۔ شفق بیگم نے فکر مندی سے اُسے پکڑا تھا۔  
 وہ تو عینہ کو دیکھ کر ابھی تک حیران ہی تھیں۔ اور انہیں سمجھ ا گیا تھا عالی انہیں کا پوتا ہے۔  
 یاسر اور ایمان نے سحر کو فوری پرائیوٹ روم میں شفٹ کروایا۔ ڈاکٹر نے سکون اور انجیکشن لگا دیا  
 تھا۔ سحر اُسی کے زیر اثر تھی۔

مام بھابی۔

حرا شفق بیگم کے گلے لگتے روتے ہوئے بولی۔

حرا صبر کرو۔۔۔ مجھے عاقب کی بھی فکر لگ گئی ہے۔ دعا کرو ہمارے عالی کو بھی کچھ نہ ہو۔  
 شفق بیگم ندامت کے انسو بہاتی حرا سے سرگوشی میں کہہ رہیں تھیں۔

'ایمان تم ہمت ہار جاؤ گی تو کیسے چلے گا۔؟؟'

یاسر انسو تھم ہی نہیں رہے۔ نا جانے کیوں ایسے لگ رہا کوئی قیامت آنے والی ہے۔

ایمان ہچکیوں کے درمیان بولی۔

دعا کرو۔ دعا میں بہت طاقت ہوتی ہے۔ دعا تو عرش کو ہلا دیتی ہے۔ اسی طرح رو کر سجدے میں دعا  
 مانگو گی تو رب مایوس نہیں کرے گا۔

یاسر ایمان کے گرد بازو جمائل کرتا اپنے ساتھ لگاتے بولا۔۔۔

سحر کو بھی تو سنبھالنا ہے نا۔۔۔ دیکھو اُس کی کیا حالت ہے۔۔۔ اپنا آپ ہی چھوڑ دیا ہے۔

یاسر ماما بابا کے بعد انس ہی سائبان ہے.. اور سحر کا تو بھائی کے ساتھ ساتھ بیٹا بھی تکلیف میں ہے..  
 ڈاکٹر نے کہا ہے.. سٹریس بہت لے لیا.. ڈیپریشن میں پہلے ہی تھی وہ..  
 ایمان اور یاسر ایک سائیڈ پر کھڑے ہلکی ہلکی آواز میں باتیں کر رہے تھے..  
 عاقب خون دے کر جب باہر آیا تو عینہ کو نہ پا کر مزید گھبرا گیا..  
 کہیں میں جاگتے میں خواب تو نہیں دیکھ رہا..  
 انکھیں مسلتے دل میں سوچ ہی رہا تھا کہ حرا اضطرابی کیفیت میں اُس کی طرف آئی..  
 بھائی بھابی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا.. بول ہی نہیں رہی تھیں.. انکھیں بھی نہیں کھول رہیں.. یاسر بھائی  
 اور ایمان بھابی ٹریٹمنٹ کے لئے لے کر گئے ہیں..  
 حرا کی بات سن کر عاقب کا دل ایک دم سے تیز رفتار میں ڈھرکا تھا.. اُسے یقین ہو گیا تھا وہ عینہ ہی  
 تھی.. وہ پریشانی سے ایمان اور یاسر کو دیکھنے کے لئے اگے بڑھا..  
 بیٹا ہمارا عالی کیسا ہے.. اُسے کچھ ہوا تو نہیں..  
 دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ شفق بیگم نے فکر کناں لہجے میں پوچھا..  
 خون لگ رہا ہے.. ڈاکٹر پُر امید ہیں.. دعا کریں..  
 سنجیدگی سے کہہ کر شفق بیگم کو دیکھے بغیر اگے بڑھ گیا.. اور بے قراری سے ایمان یاسر کو ڈھونڈنے  
 لگا.. وہ دونوں کوریڈور میں کونے والی دیوار کے ساتھ جب نظر آئے تو بے تاب سے اُن کی طرف  
 جانے لگا.. پاس پہنچ کر عاقب کو سمجھ نہ آئے کیا کہے...  
 یاسر عاقب سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا..

عاقب بھائی انس کیسا ہے.. عابی ٹھیک ہے ناں.. ڈاکٹر نے کیا کہا ہے....؟؟ آپ تو اندر گئے تھے.. ایمان نے سر اٹھا کر انکھوں میں اس لیے عاقب سے پوچھا..

بھابی انس کی حالت بہت خراب ہے.. عابی کو بلیڈ لگ رہا ہے... جلدی ہوش میں آ جائے گا..

عاقب کی بات سن کر ایمان اور شدت سے رونے لگی..

"بھابی کو سنبھالو.."

عاقب کہہ کر پلٹ گیا.. ابھی ایک قدم اٹھایا ہی تھا کہ یاسر کی بات سن کر اس کے قدم تھم گئے.. سامنے والے روم میں ہے.. ہوش میں نہیں ہے.. ڈاکٹر نے انجیکشن لگا دیا تھا.. ڈرپ بھی لگی ہوئی ہے..

یاسر فکر مند لمحے میں بولا تو عاقب نے پلٹ کر شکایتی نظروں سے یاسر کو دیکھا.. پھر روم کی طرف قدم بڑھا دیے.. ایمان نے دیکھا تھا اس قدموں میں کتنی لرکھراہٹ تھی.. لیکن روکا نہیں تھا عاقب کو..!

زرد رنگ چہرے پر بے ہوشی میں بھی تکلیف کے آثار تھے.. بال ایک سائیڈ پر بکھڑے ہوئے تھے... نزدیک جا کر جب بیڈ پر بیٹھ کر ہمیشہ کی طرح اس کے اوپر جھکا تو دیکھا کہ بند انکھوں کے گوشے ابھی بھی بھیگے ہوئے تھے.. ماتھے پر بوسہ دے کر دونوں انکھوں کو باری باری چوما..

"کچھ نہیں ہونے دوں گا ہمارے بیٹے کو.."

عینہ کے تل پر اپنے پیار کی مہر ثبت کرتے اس کا گال سہلاتے سرگوشی نما آواز میں اس کے کان کے نزدیک ہوتے بولا..

ہکلاتے ہوئے وہ قرب سے بولی تھی..

ا ا پ پ

عاقب فوری عینہ کی طرف لپکا تھا.. عینہ تو سکتے میں پھٹی نگاہوں سے ایمان کو ہی دیکھ رہی تھی.. ہوش

میں ہوتے ہوئے بھی اپنے حواس کھو بیٹھی تھی..  
عینہ سنبھالو خود کو..

راغب نے اپنے ساتھ کا تحفظ دیتے کہا..

حرا عینہ کی حالت دیکھ کر روتے ہوئے اُس کے پاس آگئی تھی.. شفق بیگم نے ایمان کو اپنی اغوش میں لے لیا تھا..

یاور حارث کو فون کر دو... بابا اور بچوں کو گھر لے آئے.. باڈی لے جانے کا انتظام بھی کرو... عاقب عابی کے پاس رُک جاؤ....

یاسر آنکھوں کے کنارے صاف کرتے ضبط سے بول رہا تھا.. آج اُس نے بھی اپنا عزیز بھائی کھویا تھا... آپ نے کہا تھا دعا کرو.. اسی طرح روتے ہوئے دعا کر رہی تھی..

یاسر ایمان کو سہارا دیتے اٹھا رہا تھا.. جب ایمان ہچکیوں کی زد میں بولی..

"اللہ کو یہ ہی منظور تھا.. حوصلہ کرو.."

یاسر اُس کے آنسو صاف کرتا بولا...

یہ قافلہ فجر کے وقت روتا بلکتا میت لے کر گھر کے لئے نکلے تھے.. عینہ ہوش سے بے گانہ کسی

ربورٹ کی طرح چل رہی تھی.. اب اُسے اپنے بیٹے کا بھی ہوش نہیں تھا نہ عاقب کا..

تدفین کے بعد ایمان عینہ کو لیے اوپر آگئی تھی... اور کتنی ہی دیر اُس کے ساتھ لیٹی روتی رہی.. لیکن عینہ بے حس و حرکت اُس کے ساتھ لگی رہی..

عاقب عابی کے ہوش میں آنے پہ اُس کی طرف لپکا..

"مم..."

ہوش میں آتے ہی پہلے عینہ کو پکارا تھا..

عابی میری جان.. "کسے ہو..؟؟"

"پرنس مم کہاں ہیں..؟؟" انس ماموں ٹھیک ہیں..؟؟"

عاقب کو سمجھ نہ آئے کیا کہے..

مم کو بلائیں.. میری legs میں بہت درد ہو رہا..

عابی ضدی لہجے میں بولا..

مم گھر ہیں.. آپ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ.. پھر گھر جائیں گے..

ماموں کو زیادہ چوٹ تو نہیں آئی ناں..

عاقب عابی کو بہلا رہا تھا.. تو عابی نے یقینی دہانی کراتے پوچھا..

ہاں آپ کے ماموں کو کہیں بھی درد نہیں ہو گا اب..

"مم ماموں کے پاس ہیں..؟؟"

"جی میرا بچہ.."

عاقب عابی کا ماتھا چوما بولا.. اُسے عابی پر ڈھیروں پیار ا رہا تھا..

آپ کو پتہ جب وہ بڑی سی گاڑی ہماری گاڑی کے سامنے آئی تھی.. ماموں نے فوری مجھے نیچے کو کر

دیا.. بہت ڈر لگا تھا مجھے.. اُس کے بعد پتہ نہیں کیا ہوا..

عابی کی باتیں سن کر عاقب کو اپنے دل میں درد اٹھتا محسوس ہوا..

میرا یہ حال ہے تو اُس دشمنِ جاں کا کیا حال ہو گا..  
کل سے دیکھا بھی نہیں..

عاقب عابی کو دیکھتے سوچ رہا تھا.. جو چپ چاپ لیٹا تھا..

میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں.. پوچھتا ہوں.. کب تک میں اپنے عابی کو گھر لے جاؤں..

عابی نے پلکیں جھپکانے پہ اکتفا کیا.. تو عاقب ڈاکٹر کو بلانے کے لئے باہر نکلا.

دو دن ہو گئے تھے.. ایمان افسوس کرنے والے مہمانوں کو رخصت کر کے عینہ کے کمرے میں

چلی آئی.. جو دنیا سے بے گانہ بیٹھی ایک ہی جگہ نظر ٹکائے دیکھ رہی تھی..

عابی کو اج ڈسپارچ کر دیں گے... عاقب بھائی کہہ رہے ہیں وہ اپنے ساتھ لے کر جائیں گے..

سحر...!! میری بہن سن رہی ہو..

کب تک اسے رہو گی.. ہم ہمیشہ اُس سے شکوے کرتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر چلے جاتے ہو.. دیکھو

اب تو وہ ہمیشہ کے لئے چلا گیا.. ہم شکوے بھی نہیں کر سکتے اب اُس سے..

ایمان سحر کا کندھا ہلاتے درد سے بولی..

میرے ساتھ ہمیشہ ایسے کرتا ہے.. جب جب مجھے اُس کی ضرورت ہوتی ہے وہ ایسے ہی کرتا ہے.. چلا

جاتا ہے.. دنیا کے رحم و کرم پہ چھوڑ کر.

خلاؤں میں کچھ تلاشتے سحر قرب سے بولی تھی..

رو لو تھوڑا سا.. درد کم ہو جائے گا..

ایمان آنکھوں کی نمی اپنے اندر اتارنے بولی..

نہیں روؤں گی.. میں لڑوں گی اُس سے.. اُس کے پاس جا کر لڑتی ہوں.. کیوں کرتے ہو میرے ساتھ ایسا.. جانتا ہے میں اکیلی ہوں.. پھر بھی ایسے کرتا ہے.. بہت بے حس ہو گیا ہے.. باہر رہ کر.. اپنی میں جا رہی ہوں اُس کے پاس..

عینہ خود کلامی کرتی اٹھی اور تیزی سے باہر نکلی.. ایمان سحر کو پکارتی اُس کے پیچھے ارہی تھی... لیکن وہ ایمان کی سنے بغیر تیز تیز قدموں سے چل رہی تھی..

یاسر اسے روکیں..

ایمان نے اوپر سے ہی یاسر کو ہانک لگائی تھی.. جو ابھی لاونچ کے دروازے پر ہی کھڑا تھا.. کہاں جا رہی ہو سحر...

یاسر نے سختی سے عینہ کو پکڑتے پوچھا.. تب تک ایمان نیچے پہنچ گئی تھی.. لڑنے جا رہی ہوں اپنے بھائی سے.. ہمیشہ مجھے اکیلا کر کے چلا جاتا ہے.. بے ربط بولتے عینہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے..

یاسر کے ہاتھ جھٹکتی وہ باہر کو نکلنے لگی تھی جب یاسر نے اُس کا بازو سختی سے پکڑ کر روکا.. ہمیشہ لڑی ہی ہو تم دونوں.. شکوے شکایتیں ہی ختم نہیں ہوتی تھیں تم دونوں بہنوں کی.. اب تو رحم کرو.. مغفرت کی دعا کرو اُس کے لئے.. نہیں ہے اب وہ ہمارے درمیان.. "کہاں جا کر لڑو گی اب...؟؟"

یاسر عینہ کو خفگی سے دیکھتے اونچی آواز میں بولا تھا.. ایمان وہیں شرمندگی سے سر جھکائے رونے لگ گئی تھی.. عینہ بھیگی آنکھوں سے یاسر کو دیکھے جا رہی تھی..



میری گڑیا وہ اب ایسی جگہ گیا.. جہاں جانے کے لئے ہمیں قدرت کے فیصلے کا انتظار کرنا ہو گا..

اب کہ یاسر نے تھوڑا نرمی سے کہا تو عینہ اُسی کے سینے سے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی.

وہ بھی شکوہ کرتا تھا.. تم یاسر بھائی سے زیادہ پیار کرتی ہو.. مجھ سے نہیں...

بھائی میں سب سے زیادہ اُس سے پیار کرتی ہوں.. اس لئے تو لڑتی تھی.. اُسے کہیں اجائیں اب نہیں لڑوں گی.. میں نے پچھلے چار دن اُس کے بغیر بہت مشکلوں سے گزاریں ہیں.. بہت ڈر لگا تھا اکیلے میں.. اُسے کہیں ناں... میں تنگ نہیں کروں گی..

یاسر عینہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے اُسے دلا سہ دے رہا تھا.. بس چپ نہیں کروایا تھا.. جتنا روتی اتنا اُس کے لئے اچھا تھا..

ہماری نظروں کے سامنے نہیں ہے.. لیکن ہمارے دلوں میں تو ہمیشہ زندہ رہے گا ناں..

تھوڑی دیر بعد اپنے سے الگ کرتے پیار سے بہلاتے بولا تو عینہ ہاں میں سر ہلانے لگی..

پہلے میں انتظار کرتی تھی وہ کب واپس آئے گا.. وہ کہتا تھا سحرو نہ کیا کرو انتظار.. بلکہ خود آنے کی کوشش کیا کرو.. اب میں اُس کے پاس جانے کا انتظار کروں گی..

ایمان تو تڑپ ہی اٹھی تھی اُس کی بات سن کر..

میں جانتی ہوں میں نے تم دونوں کے ساتھ انجانے میں زیادتی کر دی ہے.. لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے جو انس نے سزا دی تم بھی وہ ہی دو.. خبردار جو ایندہ ایسی بات کی..

ایمان فوری عینہ کو اپنے گلے لگاتے روتے ہوئے بولی..

یاسر نے آنکھیں صاف کر کے پلٹ کر دیکھا تو حارث اور عاقب عابی کو لیے کھڑے تھے.. دونوں

بھائیوں کے چہرے پر بھی تکلیف کے اثرات واضح نظر آرہے تھے۔  
یاسر نے اگے بڑھ کر عاقب کی گود سے عابی کو لیا تھا۔

"خالو مم کیوں رو رہی ہیں..؟؟"

پرنس تو کہہ رہے تھے ماموں گھر پہ سو رہے ہیں۔

عابی...!!

"میرا شہزادہ ٹھیک ہے..؟؟؟"

یاسر عابی کی بات اگنور کرتا بولا۔

میں ٹھیک ہوں۔

مم کے پاس چلیں۔

یاسر نے عابی کی بات سن کر ایمان کو اشارہ کیا تو ایمان نے عینہ کو خود سے الگ کرتے عینہ کا چہرہ صاف کیا۔

نوری کیوں رو رہی ہیں۔ آپ کے عابی کو آپ کی ایئر میں انسو اچھے نہیں لگتے ناں۔ پتہ ہے ناں میرا دل بند ہونے لگتا ہے۔

عینہ نے بے تابی سے عابی کو اپنے سینے سے لگا لیا۔

شفق بیگم نے فوری نزدیک اتے ایمان کو حوصلہ دیتے پانی پلایا۔ پھر عینہ کے پاس جھکے اُسے بھی پانی پلانے لگیں۔ عینہ شفق بیگم کو اگنور کہے عابی کو گود میں لیے اپنے کمرے میں واپس چلی گئی۔  
شفق بیگم نے عاقب کو دیکھا تو عاقب نظریں چُرا گیا۔

سب لوگ لاونچ میں خانوشی سے بیٹھ گئے...

حرا نے سب کو چائے سرو کی تو ایمان نے اٹھتے ہوئے اُسے مخاطب کیا...

حرا سحر و نے کچھ کھایا نہیں ہے کھانا گرم کروا کر اوپر بھجوا دو.. عابی کے لئے کچھ ہلکا پھلکا سا بنوا دو...

میں سحر کے روم میں ہوں.. طحہ تانیہ یاور کے ساتھ ہیں شاید. اُن کو بھی کھانا دے دینا.

یاسر عابی کی دوا یاں لے کر اوپر آئیں..

ایمان سنجیدگی سے کہتے اوپر چلی گئی

عاقب نے بے چینی سے یاسر کو دیکھا.. یاسر نے عاقب کی آنکھوں میں ہزاروں سوالات دیکھے..

میں انکل اور ڈیڈ کو قبرستان سے لے آؤں..

حارث اٹھتے ہوئے بولا..

"مام آپ نے گھر جانا ہے..؟؟"

نہیں بیٹا ابھی تو میرا عابی ہسپتال سے آیا ہے.. میں اُس کے پاس روکوں گی.. اور حرا بھی اکیلی ہے..

ایمان اور عینہ تھوڑی سنبھل جائیں..

شفق بیگم کی بات سن کر یاسر تو سر جھٹک کر حارث کے ساتھ باہر نکل گیا..

حرا ایمان سے کہنا میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں..

جی یاسر بھائی...

حرا نے احترام سے سر ہلایا..

تمہے عینہ کے پاس ہونا چاہئے تھا اس وقت..

شفق بیگم عاقب کو جتاتے بولیں.. تو عاقب نے حیرانگی سے اپنی ماں کو دیکھا..  
 ناراضگی ظاہر کرنے اور غصہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.. جو ان بھائی کھویا ہے اُس نے.. بھائی  
 بھی ماں باپ کی طرح سائبان ہوتا بہنوں کا.. دیکھا نہیں کیا حالت ہے اُس کی..  
 شفق بیگم فکر مندی سے بولیں..

"اب اسے کیوں دیکھ رہے ہو...؟؟"

مام میں دیکھ رہا ہوں.. یہ کایا پلٹ کسے ہوئی.. غصہ تو آپ کو کرنا چاہئے تھا "میری عینہ پے"  
 عاقب استزہیہ بولا..

ہم بیٹا جتلا لو... جانتے ہو.. مجھے سمجھ اگیا ہے.. انجانے میں بھی دل میں ابھرتی خواہش میں اُس کا  
 نام تمہارے نام کے ساتھ جوڑنا چاہ رہی تھی.. مطلب رب تم دونوں کو ایک ہی رکھنا چاہتا ہے.. تم  
 دونوں ایک دوسرے کے لئے ہی بنے ہو..

شفق بیگم افسردہ سی بولیں تو عاقب ہلکا سا مسکرا دیا..  
 مجھے تو لگا تھا آپ عابی کو قبول نہیں کریں گیں... عینہ کو باتیں سنائیں گیں..  
 عاقب طنزیہ بولا تھا..

عابی میں تمہاری چھوی دیکھتی ہے..  
 میں جانتا ہوں...

عاقب تیزی سے زور دیتے بولا...

میں آپ کی بات کر رہا ہوں.. "عینہ پہ اتنی کرم نوازی...؟؟"

"چائے لاؤ بھائی..؟؟"

حرا نے ماں بیٹے کی بحث بڑھتے دیکھ کر مداخلت کرنا ضروری سمجھا..  
نہیں میں یہ دوا یاں دے اوں.. تمہاری جیٹھانی اور بھابی صاحبہ کو.... پھر مجھے اپنے فلیٹ پر تھوڑا کام کروانا ہے... نکلو گا....

عاقب کھڑا ہوتے اپنی مصروفیت بتانے لگا.. شفق بیگم اس دوران پہلو بدل کر رہ گئیں..  
بھائی میں دے اوں..؟؟ آپ جائیں گے تو....

تو کیا..؟؟ مجھے میرے بیٹے سے ملنے سے کوئی بھی نہیں روک سکتا..  
عاقب تترخ کر بولا... شفق بیگم نے بھی حرا کو چپ رہنے کا اشارہ کیا..

عاقب حرا سے روم کا پوچھ کر اوپر کی طرف چل دیا.. بنا دستک دیے روم میں انٹر ہوا.. ایمان عینہ کو کچھ سمجھا رہی تھی.. فوری چپ کر گئی.. عابی ایک سائیڈ پر فون پکڑے لیٹا تھا.. عینہ اور ایمان نے عابی کو انس کے بارے میں یہ بتایا تھا کہ وہ واپس چلا گیا ہے.. بچہ تھا.. بہل گیا.. وقت کے ساتھ سمجھ ا جانی تھی..

عاقب بھائی آپ کو ناک کر کے انا چاہئے تھا.. عینہ سر جھکائے انسوپینے کی کوشش کر رہی تھی.. جب ایمان نے چباتے ہوئے کہا..

بھابی میں اپنے بیٹے کی دوا یاں رکھنے آیا تھا.. مجھے نہیں پتہ تھا آپ اور آپ کی بہن کمرے میں ہوں گیں..

عاقب ایک ایک بات پر زور دیتے بولا تو ایمان لب بھنج گئی..

پرنس آپ میری نوری سے ملے.. دیکھا میری نوری زیادہ کیوٹ ہے ناں..

عابی لیٹے ہوئے ہی فخریہ انداز میں بولا تھا..

میں آپ کو کل لینے آؤں گا.. یاد ہے ناں آپ کو..

عاقب عابی کی بات اگنور کرتا اپنی ہی یاد کروانے لگا..

جی جی میں آپ کے ساتھ جاؤں گا..

"کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ میرے بیٹے کو..؟؟"

عینہ نے فوری سر اٹھا کر طیش کے الم میں پوچھا.. اواز رونے کی وجہ سے بیٹھ گئی تھی..

"میرا بیٹا...؟؟"

استزہیہ نظروں سے دیکھتے پوچھا گیا..

جب جب میری زندگی میں آئیں ہیں میرا بھائی مجھ سے بچھڑ جاتا ہے.. اب میرے بیٹے کو بھی چھینا

چاہتے...؟؟ سمجھ کیا رکھا آپ نے مجھے.. میرے بھائی کو مرے دو دن نہیں ہوئے.. میرے بیٹے کو

بھی مجھ سے دور کر رہے.. "مار کیوں نہیں دیتے مجھے ایک ہی دفعہ...؟؟"

عینہ بولتے بولتے بھی لرز رہی تھی.. عاقب تو ششدر اُسے دیکھ رہا تھا.. عابی بھی سہمی ہوئی نظروں

سے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا..

بھابی آپ کی بہن کا دماغی توازن خراب ہو گیا ہے.. جلدی ہی علاج کروا لیں..

عاقب طنزیہ نظروں سے عینہ کو دیکھتے بولا..

سحرو میں اور یاسر دیکھ لیں گے.. تم چپ رہو..

ایمان عینہ کو کندھوں سے تھامتے سمجھاتے ہوئے بولی..

اپی میں عابی کو جانے نہیں دوں گی.. عابی چلا گیا تو میں مر جاؤں گی..

آپ اور یاسر صرف دیکھتے ہی ارہے ہیں....

عاقب طنزیہ جتلا یا تو عینہ نے حیرت سے ایمان کو دیکھا..

"آپ چلے کیوں جاتے.....!!"

دبی اواز میں بے بسی سے غرایا گیا..

میں گیا تو اپنا بیٹا لے کر جاؤں گا.. میں تمہے اس سچویشن میں وقت دینا چاہتا تھا.. لیکن تم اس قابل ہی

نہیں ہو.. اکیلا رہنے کا شوق ہے.. رہو اکیلی.. جب تھک جاؤ... فون کر دینا....! جاؤں گا لینے.. تب

تک تم بھی اولاد کے بغیر رہنے کی افیت سہو..

عاقب سنجیدگی سے عینہ کو کہتا عابی کو اٹھائے تیزی سے کمرے سے نکل گیا..

عینہ اور ایمان تو دیکھتے ہی رہ گئے..

اپی.... نہیں.... نہیں... روکیں انہیں... اپی پلینز.... اپی مجھے مار دیں..

عینہ ایمان کو بے ربط الفاظ میں روتے ہوئے کہہ رہی تھی.. ابھی بھائی کا غم کم نہیں ہوا تھا کہ بیٹا

بھی چھین لیا گیا..

مجھے مم کے پاس جانا ہے.. آپ گندے پرنس ہیں..

عابی عاقب کی باہوں میں مچلتا بولا..

عاقب کو زینے اترتے لاونچ میں بیٹھے سبھی افراد نے دیکھا تھا.. عاقب کے تاثرات دیکھ کر سب ہی

پریشان ہو گئے تھے..

عاقب عالی کی دُھایاں انکور کرتا گاڑی میں بیٹھان سے گاڑی گیٹ سے نکال کر لے گیا..  
عینہ وہیں زمین پر بیٹھی اپنی بے بسی پر رو رہی تھی.. ایمان بیڈ کی سائیڈ پر سر تھامے بیٹھی تھی.  
حرا گھبرائی گھبرائی اندر آئی تھی.. پیچھے شفق بیگم بھی تھیں..  
میں سختی سے بلاتی ہوں.. وہ اجائے گا.. لیکن تمہے بھی اُس سے یہ بات چھپانی نہیں چاہئے تھی... وہ  
باپ تھا..

آپ اب بھی ایسی باتیں کر رہیں ہیں انٹی..  
ایمان کو شفق بیگم کو ایسی بات کی امید نہیں تھی.. عینہ بے آواز رونے میں مصروف تھی. حرا فوری  
اُس کی طرف بڑھی تھی..

عاقب اُسے لے کر فلیٹ پر آگیا تھا.. اب بیڈ پر لیٹائے بالوں میں انگلیاں پھیرتے پیار سے دیکھ رہا  
تھا.. عالی منہ پھلائے اُسے گھور رہا تھا اور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا.. اُس کے ساتھ ہوا کیا ہے.. ڈر  
اور خوف بھی تھا اُس کے چہرے پر...

مجھے میری مم کے پاس جانا ہے.. میری مم رو رہیں ہوں گی.. اور عالی کو اپنی مم کی آنیز میں آنسو  
اچھے نہیں لگتے

عالی ایک ہی رٹ لگائے ہوئے تھا....

"آپ کو پتہ آپ کے ڈیڈا کون ہیں..؟؟"

عاقب کی بات سن کر عالی معصومیت سے آنکھیں مٹکانے لگ گیا...



"آپ کا ڈیڈا میں ہوں"

گھبیر آواز میں کہتے عالی کا ماتھا چوما گیا تھا..

"آپ میری مم سے فائیٹ کیوں کر کے ائے ہیں..؟؟"

مم کہتی تھیں عالی کے ڈیڈا فائیٹ نہیں کرتے... بس پیار کرتے ہیں..

معصومیت اور اداسی سمیٹ پوچھا گیا..

"اور کیا کہتی تھی آپ کی مم..؟؟"

عاقب کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی..

آپ اچھے نہیں ہو..

"یہ کہتی تھیں..؟؟"

ائی برو اچکائے بوچھا گیا..

یہ میں کہہ رہا ہوں..

خفا خفا انداز میں کہا گیا.. عاقب کے چہرے پر فوری ہی مسکراہٹ اگئی تھی..

"میں آپ کو اچھا نہیں لگا...؟؟"

پہلے اچھے لگتے تھے.. اب نہیں لگ رہے.. ہر کوئی میری نوری سے فائیٹ کرتا ہے.. اب ماموں چلے

گئے ہیں تو آپ کرنے لگ گئے.. خالہ بھی بہت فائیٹ کرتی تھیں..

عالی نے صاف گوئی سے بتایا تو عاقب گہری سانس بھر کر رہ گیا..

مم رو رہی ہوں گی.. مجھے چھوڑ کر آئیں.. پہلے ہی انس ماموں کے جانے کی وجہ سے مم بہت سیڈ

ہیں..

عابی نے بے چارگی سے ضدی لہجے میں کہا.. دو انسو اُس کی آنکھوں سے نکلے تھے.. عابی تو تڑپ ہی گیا تھا..

رونا نہیں.. آپ کے ڈیڈا کو بھی آپ کی اینرز میں انسو بہت بُرے لگ رہے ہیں..  
عاقب نے جلدی سے انسو صاف کرتے پیار سے گال چومتے کہا..  
میری چوٹ پہ پین ہو رہی ہے..

عابی سر پر کی ہوئی پٹی پہ ہاتھ رکھتے بولا..  
میں ابھی اپنے پرنس کو دوا دوں گا تو پین ٹھیک ہو جائے گی..  
کچھ کھاؤ گے... جو س لاؤں..؟؟

عاقب کی بات سن کر عابی نہ میں گردن ہلانے لگ گیا..  
بس مم کے پاس چھوڑ آئیں.. درد ختم ہو جائے گا..  
مم تو آپ کی میڈیسن نہیں ہیں ناں.. درد تو میڈیسن کھانے سے ٹھیک ہو گا ناں..  
نوری کو ہگ کر کے ساری پین ختم ہو جاتی ہے عابی کی..  
مرہم تو وہ صرف میری ہے.. اب اس میں حصے دار بھی لے آئی وہ..

عاقب منہ میں برابر اتا بولا..

میری جیسی باتیں نہ کیا کرو..

عاقب نے زبردستی منوانے کی کوشش کی تھی

مم بھی یہ ہی کہتی ہیں.. اپنے ڈیڈا جیسی باتیں نہ کرو..  
منہ پھلا کر جتلا یا گیا..

تمہاری مم..... میری عینہ ہے..  
"میری مم نوری ہے..."

ناگواری سے بتلایا گیا  
آپ کی نوری میری عینہ ہے..

ہو گئیں.. لیکن وہ میری نوری ہیں..

ناک سے مکھی اڑاتے کہا گیا.. عاقب کا دل کیا اپنے بال نوچ لے.. اُس کے بیٹے کے پاس ہر بات کا  
جواب تھا..

عابی اٹھنے لگا تو ٹانگ پہ لگی چوٹ نے ساتھ نہ دیا.. عاقب نے فوری اُسے تھما.  
"کہاں جا رہے ہو...؟؟"

آپ مجھے کیوں لے کر آئیں ہیں.. مجھے واپس جانا ہے..  
اُلٹا سوال کیا گیا..

عاقب نے دوبارہ عابی کو لیٹایا...

ہمارے عاقب صاحب کو برین واشینگ کرنا اچھے سے اتا تھا..

کیوں کہ میں چاہتا ہوں.. عابی ڈیڈا کے پاس رہے.. جیسے مم کے پاس رہتا تھا..  
پہلے مم آپ کی باتیں کرتی تھیں.. اب آپ مم کی کریں گے..

معصومیت سے پوچھا گیا تھا..

ہم مم کو بھی یہاں لے آئیں گے.. پھر مل کر باتیں کریں گے.

عاقب نے حل پیش کیا..

"آپ کیا مم ڈیڈا دونوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہو...؟؟ جسے طحہ تانیہ کے ماما بابا رہتے..

ہاں میں گردن ہلائی گئی تھی..

"سکول بھی جانا ہے ناں..؟؟"

پھر سے عاقب کی بات کی تصدیق کی گئی تھی..

"آپ چاہتے ہو.. آپ کی نوری سے کوئی فائیٹ بھی نہ کرے..؟؟"

کوئی بھی نہ کرے..

عابی جلدی سے بولا.

تو میری جان اس سب کے لئے آپ کو میرے پاس رہنا ہو گا.. تب ہی آپ کی نوری اور میری عینہ میرے پاس آئیں گیں..

عاقب میری عینہ پہ اچھا خاصا زور دیتے عابی کو اپنے ساتھ لگاتے بولا.. دونوں اس وقت لیٹے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے.. عاقب دو دن ہسپتال میں بھی عابی کے ساتھ رہا تھا.. تبھی وہ اُس کے ساتھ اٹیچ تھا..

عابی کے مم ڈیڈا ساتھ رہے گے تو عابی سکول جائے گا.. ڈیڈا خود چھوڑ کر آئیں گے.. مم اس لئے سکول نہیں بھیجتیں کیوں کہ عابی کے ڈیڈا اُس کے ساتھ نہیں تھے تو سکول کسے چھوڑ کر آتے.. اب

میں آپ کے پاس ہوں آپ کو سکول چھوڑ کر بھی آؤں گا لے کر بھی آؤں گا.. آپ کی مم ہمارے پاس آجائیں گیں تو کوئی اُن سے فائیٹ نہیں کرے گا کیوں کہ وہ ہم دونوں کے ساتھ ہوں گیں.. انس ماموں چلیں گئے ہیں تو عابی کو چاہئے ناں مم کو ڈیڈا کے ساتھ ملا دے.. پھر ہم تینوں مل کر رہیں گے.. جسے طحہ تانیہ رہتے ہیں.. اپنے ماما بابا کے ساتھ..

عاقب پیار سے اُسے بیہلا رہا تھا اور عابی کا بچہ ذیہن تھا وہ بیہل بھی گیا تھا.. تھوڑی دیر اپنے ساتھ لگائے باتیں کرتے ہوئے بالوں میں انگلیاں پھیرتا رہا تو عابی پر نیند مہربان ہو گئی اور وہ عاقب کے ساتھ لیٹے لیٹے ہی سو گیا..

بلکل ماں پہ گئے ہو... میں باتیں کرتا ہوں یا لوریاں سُنا تا ہوں..؟؟ جو تم دونوں پر سکون ہو کر سو جاتے ہو..

حد ہے... سارے ضدی ماں والے جراثیم..

عاقب عابی کا سر احتیاط سے سرہانے پہ رکھتا ڈھیر سارا پیار کرتے بُرُایا.. عابی نیند میں تھوڑا کسمسایا.. پھر سو گیا..

تمہارا ڈیڈا بھی تمہاری مم کی آنکھوں میں انسو کیا درد برداشت نہیں کر پاتا.. لیکن زندگی بھر کے درد سے بچانے کے لئے مجھے یہ کرنا پڑ رہا ہے..

عاقب فون پہ کسی کا نمبر ملاتے اہستہ سے چلتا کمرے سے نکل گیا..

"تمہاری بھابی ٹھیک ہیں ناں...؟؟"

دوسری طرف سے فون ریسیو ہوتے ہی عاقب بے قراری سے بولا..

بہت بُری حالت ہے بھابی کی... ابھی میں نے اور ایمان بھابی نے نیند کی گولی جو س میں ملا کر زبردستی پلائی ہے.. تو وہ سو گئی ہیں... رو رو کر بُرا حال ہو گیا ہے اُن کا.. آپ نے اچھا نہیں کیا.. ابھی اُن کے بھائی کی ڈیٹھ ہوئی ہے.. اپ جینے کی وجہ بھی اُن سے دور لے گئے.. کوئی بھی نہیں بچا اُن کے پاس

حرا نے شکوے بھرے لہجے میں اطلاع دی

"میرے پاس کیا تھا...؟؟"

بے بسی سے جتلیا گیا..

مام بھی ہمیشہ کی طرح بھابی کو ٹونٹ مار کر چلی گئی ہیں.. کہ شکر کرو اُس نے عابی کو اپنا لیا ہے.. اگر کوئی اور ہوتا تو تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے بچے کو کبھی قبول نہ کرتا..

حرا نے اپنے ماں پہ افسوس کرتے عاقب کو اُن کی سوچ سے آگاہ کیا..

مام کو میں دیکھ لوں گا... اب میں مام کے ساتھ نہیں رہوں گا.. اس بار میں اپنی زندگی کسی کے بھی نظر نہیں کروں گا.. تم بس اُس کا دھیان رکھو.. روئے تو فون کرنا مجھے میں عابی سے بات کروا دوں گا.. رونے نہیں دینا.. غصہ دلانے کی کوشش کرتے رہو.. بس کسی بھی طرح.. ادھر آجائے گی تو میں سارے دکھوں کی وجہ ہی ختم کر دوں گا..

عاقب بالوں میں ہاتھ پھنسائے اضطرابی کیفیت میں ہدایت دے رہا تھا..

"یاسر ابھی تک آیا نہیں...؟؟"

کافی دیر کے آگئے ہیں.... بھابی کے ماموں لوگ آئے ہوئے ہیں ناں باہر سے.. بس اُنہیں ہی کمپنی

دے رہے... بہت مشکلوں سے ضبط کر کے بیٹھے خود پر..

سنجھال لوں گا... میں اپنے ادھے سالے کو... تم بس اپنی بھابی کا دھیان رکھو... اُٹھے تو زبردستی کچھ کھلا دینا.. طاقت اے گی تو لڑے گی..

عاقب اپنی بات پر خود ہی مسکرایا تھا..

جی بھائی میں خیال رکھوں گی.. بس آپ ایمان بھابی کے غصے کی نظر نہ ہوئیے گا.. میرے غصے کے اگے اُن کا غصہ کچھ بھی نہیں..

عاقب نے ناگواری سے بول کر فون سائیڈ پر پٹختے والے انداز میں مارا..

اُن کی بہن صاحبہ غلطی پر تھیں... میں نہیں... عینہ کی برین واشینگ ہونے والی.. ایک دفعہ خود چل کر اے میری طرف.. ایسی بیڑیاں ڈالوں گا.. مجھ سے پوچھے بغیر کمرے سے نہیں نکلے گی..

عاقب سر نیچے کو گرائے بالوں میں ہاتھ پھنسائے اگے کا لائحہ عمل سوچ رہا تھا..

ایمان نے ہمیں کانوں کان خبر نہ ہونے دی.. اُس کی بہن عینہ ہے.. ہر دفعہ ٹال جاتی تھی.. ہمارے پوتے کو چھپا کر بیٹھی تھی..

شفق بیگم اور شاہد صاحب رات کا کھانا کھا رہے تھے. جب شفق بیگم نے تلخ لہجے میں کہا..  
"عاقب کہاں ہے...؟؟"

فلیٹ پر اپنی ڈیڑھ انچ کی مسجد میں اور کہاں.. یہ نہ ہوا دادی کو پوتے سے ملوانے لے اتا..  
شاہد صاحب کو شکایت لگائی گئی..

اپنا لہجہ ٹھیک کر لو... عاقب کے ارادے اب عینہ کو لے کر یہاں رہنے کے نہیں ہیں..

شاہد صاحب نے حقیقت سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا..

عینہ کے بھی تیور بدلے ہوئے ہیں.. مجھے بلایا تک نہیں اُس نے... عاقب تو پھر میرا خون ہے.. جو اُس بچی پہ بیت رہی ہے.. ایک عورت ہونے کے ناتے محسوس کرو.. تب احساس ہو گا تمہے.. شاہد میں جانتی ہوں میں غصے میں کچھ کڑوا بول جاتی ہوں.. لیکن ہمارے پوتے کا تو بتانا چاہئے تھا ناں اسے..

شفق بیگم نے اپنی بات کی یقین دہانی کروانے کی کوشش کی..

یہ قدرت نے سزا دی ہے تمہے.. ہمارا بیٹا جب کچھ نہیں کہتا تھا تو وہ کیوں شکایت کرتی تم سے.. اُن دونوں کے صبر نے تمہے امینہ دیکھا دیا ہے.. اب کچھ نہ کہنا عینہ کو.. اس بار بہت مضبوط ہتھیار ہے عابی کی صورت میں عینہ کے پاس..

"ماشاء اللہ" کتنا معصوم اور پیارا ہے ہمارا پوتا.. جب میں نے پہلی بار دیکھا تھا.. تو دل میں خواہش جاگی تھی کہ کاش! یہ ہمارے عابی کا بیٹا ہوتا..

شفق بیگم شاہد صاحب کی باتوں پہ توجہ دینے کی بجائے اپنی ہی سنا رہیں تھیں.. اور شاہد صاحب سر کو دائیں سے بائیں ہلا کر رہ گئے.. مطلب کچھ نہیں ہو سکتا ان کا..

یاسر میں آپ سے کہہ رہی ہوں.. میں بہن کو اگر کچھ ہو گیا تو زندہ میں نے آپ کے دوست کو بھی نہیں رہنے دینا..

ایمان کمرے میں اتے ہی چیلانا شروع ہو گئی تھی..

تو تمہے کیا لگتا ہے تمہاری بہن کو کچھ ہو گیا تو وہ زندہ رہ پائے گا..



یاسر نے فون سائیڈ ٹیبل پر رکھتے گھڑی اتارتے تھکاوٹ زدہ انداز میں پوچھا..  
فون نہیں اٹھا رہا.. فریش ہو کر جا تو رہا ہوں.. لے اوں گا عابی کو..  
یاسر نے تھکاوٹ زدہ نظروں سے ہی ایمان کو تسلی دی..  
رات کافی ہو گئی ہے.. صبح چلے جائیے گا.. ہے تو باپ کے پاس ہی وہ..  
یاسر واشروم کی طرف بڑھ رہا تھا.. جب ایمان نے نرمی سے کہا..  
"شکریہ...!!" اس کرم نوازی کا.. سر درد سے پھٹ رہا تھا میرا..  
جائیں فریش ہو جائیں.. میں چائے لاتی ہوں.. آپ کا خیال رکھنا میرے لئے بہت اہم ہے.. میرے  
پاس آپ کے علاوہ کوئی نہیں رہا..  
اب کہ ایمان نے بھیگی آواز میں بولی تو یاسر کپڑے بیڈ پر اچھالتا فوری ایمان کے نزدیک آکر سینے سے  
لگا لیا..  
میری جان اُس کی اتنی ہی زندگی لکھی تھی.. صبر کرو.. رونے سے اُس کی روح کو تکلیف پہنچ رہی  
ہے.. سب ٹھیک ہو جائے گا "ان شاء اللہ"  
یاسر پیار سے ایمان کو سمجھاتے ہوئے اُس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا..  
چلیں یاور بھائی میں نکلتا ہوں اب.. کوئی کام ہو تو فون کر دیجیے گا..  
حارث سنجیدہ سا یاور اور حرا سے مل کر پورچ تک آیا ہی تھا کہ لان میں اُسے ایک ہویدا نظر  
آیا.. پر سوچ نظروں سے دیکھتا وہ گاڑی کی طرف جانے کی بجائے اُس کی طرف بڑھا..  
نزدیک پہنچ کر جب اُس نے اسے مخاطب کیا تو ہویدا ڈر کر اچھلتے ہوئے پلٹا... چیخ مارنے کا ارادہ حارث

نے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھتے دبا دیا تھا... اور اُس کی بھیگی ہوئی ہر نی جیسی آنکھوں میں کھو سا گیا..  
امن نے غصے سے حارث کو دیکھا دیا.. حارث اپنے حواسوں میں نہیں تھا اس لئے لرکھڑاتا ہوا پیچھے  
ہوتے ہوش میں آیا..

امن غصیلی نظروں سے گھورتے پلٹ کر اندر کی طرف چلی گئی.. نی جگہ پہ نیند نہ آنے اور انس کی  
اچانک موت سے وہ بہت دکھی تھی.. اس لئے لان میں آگئی تھی..  
حارث دور جاتی امن کو دیکھے جا رہا تھا.. اُس کا دل ایک دم سے تیز رفتاری سے ڈھرنے لگ گیا تھا..  
بے خودی میں ہی اُس نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھا تھا.. ایک پل لگا تھا اُسے فیصلہ کرنے میں.. پھر  
دلکش مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا..  
صبح یاسر سب کے اٹھنے سے پہلے ہی نماز پڑھ کر عاقب سے ملنے چلا آیا..  
عاقب نے آنکھیں مسلتے ہوئے کوفت سے دروازہ کھولا..

ارام سے یار عالی سویا ہوا ہے..

عاقب نے یاسر کو دیکھ کر دانت پیستے ہوئے کہا..

سب کی نیندیں حرام کر کے تم باپ بیٹا سکون سے سوئے ہوئے ہو..

یاسر اندر اتنا غصیلے انداز میں بولا..

عاقب جانتا تھا اب عدالت لگے گی..

کیوں لے کر آئے... جانتے بھی ہو اُس کی کیا حالت ہے.. گلہ دبا دو جا کر خود ہی اُس کا..

یاسر طیش سے بولا تو عاقب نے سخت نظروں سے اُسے گھورا...

میں پانچ سال اپنے بیٹے کے بغیر رہا ہوں.. دیکھ لو تمہارے سامنے کھڑا ہوں.. وہ ایک دن نہیں رہ سکی..

تمسخر یہ انداز میں جتلیا گیا..

اُس کو پتہ تھا اُس کا بیٹا زندہ ہے.. تمہے پتہ تھا..؟؟ تمہارا بیٹا ہے کہ نہیں...؟؟

اُس سے پہلے میں جان گیا تھا میری اولاد دنیا میں آنے والی ہے.. جب میں جانتے بوجھتے زندہ رہا ہوں تو وہ بھی رہ ہی لے گی...

عاقب نے ہر بات پر زور دیتے کہا..

"تم جانتے تھے...؟؟"

"کبھی بتایا کیوں نہیں...؟؟"

یاسر حیرت اور شاکد کی ملی جلی کیفیت میں بولا

میں نہیں چاہتا تھا پھر کوئی بُری سچویشن فیس کرنی پڑے اُسے... اسی لئے سکون میں تھا کہ اُس کوئی زندگی مل گئی ہے..

تھکے انداز میں کہتا وہ صوفے پر ڈھ سا گیا..

تو اب اس حالت میں دیکھ کر بیت مزہ ا رہا ہے..

چباتے ہوئے جتلیا گیا..

اس وقت سب سے زیادہ اُسے میری ضرورت ہے اور اب بھی وہ مجھے رد کر رہی ہے.. خود سے دور جانے کا کہہ رہی ہے.. اب بتانا ضروری تھا.. اکیلے کسے رہا جاتا ہے.. کب تک وہ اکیلے عالی کے ساتھ

رہے گی... جانتے ہو جب وہ زیادہ تھک جاتی تھی ناں تو میری آواز سن لیتی تھی.. پانچ سالوں میں کتنی ہی بار اُس نے نمبر بدل بدل کر مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی ہے.. مجھے اُس کی سسکی سے اُس کی اذیت کا اندازہ ہو جاتا تھا..

لیکن وہ کیوں خود پہ جبر کر رہی ہے یار..

عاقب بے دردی سے اپنے بال مٹھی میں جکڑتے بے چینی سے بولا..

تم نے اچھا نہیں کیا.. کی بار مجھے تم پہ شک ہوا.. لیکن میں یہ کہہ کر خود کو تسلی دے دیتا تھا کہ تم میری حالت سے واقف ہو... مجھے قرب میں دیکھ کر تکلیف ہوتی ہو گی.. اس لئے اگر تم جانتے تو مجھے بتا دیتے... لیکن تم بھی اور بھابی بے حس بن گئے..

درد سے چور لہجے میں شکوہ کیا گیا تھا..

جس دن میں اور ایمان بچوں کے ساتھ سعودیہ سے انس سے مل کر واپس آئے تھے اُسی رات سحر ہماری گاڑی سے نکلڑائی تھی.. بکھری حالت.. چہرے پہ دنیا جہاں کی اذیت اور تکلیف تھی.. ہم لوگ گھر لے آئے تھے.. ڈاکٹر نے کہا تھا اگر مزید سٹریس ملا ان کو تو نروس بریک ڈاؤں بھی ہو سکتا تھا.. پھر مجھے تم پہ بہت غصہ آیا.. اس لئے سحر کے ہوش میں آنے کا انتظار کیا.. مجھے نہیں پتہ تھا وہ ایمان کی بہن ہے.. اور نہ ایمان کو پتہ تھا سحر تمہاری بیوی ہے.. میہندی والی رات اسٹڈی میں پتہ چلا تھا اُسے..

جب سحر کو ہوش آیا.. ایمان نے غصے میں بہت باتیں سنائیں.. وہ بچاری چپ کر کے سُنتی رہی.. میں تو جانتا تھا سب.. میں نے بہت مشکلوں سے ایمان کو ہینڈل کیا.. سحر کو جب میں نے فاریہ کی طلاق کا

بتایا تو تب اُس نے فیصلہ کیا واپس نہ جانے کا.. فاریہ نے دھمکی دی تھی کہ اگر اُس کا بچہ دنیا میں آیا تو وہ چھوٹی سی گردن بڑی ہونے سے پہلے ہی دبا دے گی.. کوئی بھی ماں ایسی سچویشن میں اپنی خوشیاں چنتی یا اپنی اولاد کی زندگی.. بہن نے بھائی کو قسم میں باندھ دیا تھا.. جو کچھ پہلے تم نے اُس کے ساتھ کیا تھا.. اُس میں میرا بھی بہت اہم کردار تھا.. اس لئے اب کی بار میں نے بھائی ہونے کا فرض نبھایا.. دوستی کی بھی لاج رکھ لی اور بہن پہ بھی انچ نہیں آنے دی..

"اب بولو کس کا قصور ہے....؟؟"

تمہاری محبت میں کوئی کمی نہیں تھی.. لیکن اُس نے تمہاری محبت کی خاطر ہی تمہاری ماں اور فاریہ ڈائن کی باتیں دل میں دبائی رکھیں.. وہ سوچتی ہے.. کسی کو بھی اُس کی وجہ سے پریشانی نہ ہو... کیوں سوچتی ہے وہ اتنا.. سیدھے سیدھے اکر مجھے کہا کرے.. جانتی ہے میں اُس کی بات کی نفی نہیں کر سکتا..

عاقب فوری چیختے ہوئے بولا.. انکھوں کے گوشے گیلے تھے..

وہ اکیلے رہی ہے.. ماں باپ کے بغیر.. بھائی باہر چلا گیا.. ایمان بہت جلد ہائیپر ہو جاتی ہے.. اس لئے وہ اکیلے رہ رہ کر اپنے آپ پہ ضبط کرنا.. اپنی خواہشات مارنا سیکھ گئی تھی.. اپنی باتیں دل میں ہی رکھتی ہے.. اور دل اور دماغ میں جنگ چھیڑ کر خود سے ہی لڑتی ہے.. جانتے ہو اُس کا کوئی دوست نہیں ہے.. میں نے گھنٹوں اُسے عالی سے باتیں کرتے دیکھا ہے.. عالی اُس کی کل کائنات ہے..

یاسر عاقب کو نرمی سے سمجھا رہا تھا..

اگر میں عالی کو چھوڑ آیا تو وہ واپس نہیں آئے گی.. تم نہیں چاہتے تمہاری بہن خوش رہے انے والی

زندگی میں..

عاقب میں اسی لئے اس وقت تمہارے پاس آیا ہوں.. یاسر آگے بولنے ہی لگا تھا کہ اُس کا فون بجا..  
ہاں ایمان میں تھوڑی دیر میں ا رہا ہوں.. واک پہ آیا ہوں..  
"کیا....؟؟" یہ کیا کہہ رہی ہو تم...؟؟"

اتا ہوں میں..

یاسر کے تاثرات دیکھ کر عاقب کا دل ڈوب کے ابھرا تھا..

یاسر عینہ ٹھیک ہے ناں... میں خود عالی کو لے کر تمہارے ساتھ چلتا ہوں..

عاقب فکر مندی سے گھبرائی ہوئی آواز میں بولا..

اس کی ضرورت نہیں ہے.. تمہارے بیگم ضد کر رہی ہے.. واپس مری والے گھر میں جانے کی..

اکیلے رہنے کی.. اگر نہ جانے دیا تو وہ خود کُشی کر لے گی..

یاسر نے پریشان کی کیفیت میں ماتھا مسلتے عاقب کو بتایا.. جس کے چہرے کے سارے رنگ اڑ گئے تھے..

زندگی کو مزاح بنایا ہے اُس نے.. دماغ تو اُس کا میں ٹھکانے لگاتا ہوں..

عاقب غصیلے انداز میں فکر مندی سے بولتے ہوئے عالی کو لینے کمرے کی طرف گیا..

سحر و مسئلہ کیا ہے؟ کیوں تنگ کر رہی ہو..؟؟

ایمان نے عینہ کی ضد کے سامنے ہار مانتے پوچھا.. عینہ کی دھمکی سے وہ کافی ڈر گئی تھی اس لئے تحمل

سے بات کر رہی تھی

ماموں لوگ آپ کے گھر کیا کریں گے.. تو میں اُن کو لے کر جا رہی ہوں۔ میرا اب یہاں کیا کام..  
عینہ نے بنیازی سے جواب دیا..

"عابی کا کیا کرنا ہے..؟؟"

کڑے تیوروں سے پوچھا گیا..

وہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا ہے.. تو خوش ہی رہے گا.. وہ مجھ سے زیادہ اُس کا خیال رکھیں گے..  
اور تم کل تک تو مرنے کی باتیں کر رہی تھی اُس کے بغیر.. اور آج تم نارمل ہو..

نیند کی گولی دی تھی تمہے... دل بند کرنے کی نہیں.. جو تم دماغ سے سوچ رہی ہو.. دل کہاں گیا  
تمہارا... جو بیٹے کے پاس جانے کے لئے مچلتا ہے..

ایمان ایک ایک لفظ چبا کر بولی تھی..

اپنی آپ کی باتیں نہیں ختم ہوں گیں.. امن کہاں ہے..؟؟ میں ماموں سے کہتی ہوں چلیں..  
عینہ افراتفری میں کہتی کمرے سے نکلی..

عینہ نے عابی کو پانچ سال اپنے پاس رکھا تھا اور اب وہ سوچ رہی تھی عاقب ٹھیک کہہ رہا ہے.. جب  
عاقب عابی کے بغیر رہا تھا تو عاقب نے کوئی شکایت نہیں کی تھی تو اب عینہ نے سوچا تھا وہ بھی نہیں  
کرے گی.. وہ عابی کے لئے عاقب سے نہیں لڑے گی.. عابی پہ عاقب کا بھی تو حق ہے.. عاقب کے  
ساتھ یہ زیادتی نہیں کر سکتی تھی..

ماموں چلیں..

عینہ نیچے اکر سب کو اگنور کرتے بولی..

جی میری شہزادی چلیں..

وہ سب لوگ ایمان سے مل کر ابھی پورچ تک ائے ہی تھے کہ عاقب اور یاسر گاڑی سے اترے..  
ایمان جو بے چینی سے پیچھے رہی تھی.. یاسر کو عین وقت پر پہنچتے دیکھ کر سکون کی سانس لی..  
"ارے ماموں مامی آپ لوگ صبح صبح کہاں جا رہے ہیں...؟؟"

یاسر جانتا تو تھا.. پھر بھی انجان بنتا بولا..

اپنے گھر جائیں گے.. سحر و والے گھر..

اچھا...!!

یاسر نے اچھا کو کافی کھینچا تھا..

اوہو آپ سحر و کے ہزبینڈ سے تو ملے ہی نہیں.. رات کو عابی کو لے کر گھر چلا گیا تھا.. سحر و کی  
طبیعت نہیں ناں ٹھیک تھی..

یاسر نے عاقب کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تو عاقب باری باری سب سے ملا.. ماموں مامی امن اور  
ارسل سے

اب یاسر کو سمجھ نہ آئے آگے کیا کہے.. وہ ایمان کو اشارے کرنے لگ گیا.. عینہ سر جھکائے مجرموں  
کی طرح کھڑی تھی.. عاقب کی غصیلی نظروں کی تپش اُسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی  
یاسر بیٹا میں نے آپ کو بتانا بھی تھا ہم سحر و ساتھ لے جائیں گے... انس کی بھی یہی خواہش  
تھی... ہم اس کی شادی کے بارے میں جانتے ہیں.. اگر یہ ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو ہم فورس  
نہیں کریں گے..



عاقب تو عاقب یاسر اور ایمان کے بھی چھکے چھوٹ گئے تھے.. عاقب نے خونخوار نظروں سے عینہ کو دیکھا تھا جو ارسل اور امن کے درمیان کھڑی بت بنی کھڑی تھی.. ماموں کھڑے ہو کر کیا بات ہونی.. اندر چلیں... تھوڑے دن رکیں.. نہیں یاسر بیٹا پھر کبھی... ابھی آپ کی مامی کے رشتہ داروں سے بھی ملنا ہے.. سحر عالی سے مل لو..

ایمان نے زور دیتے کہا... لیکن عینہ خود پہ جبر کر کے رہ گئی.. بھابی آپ کی بہن کو احساس ہو گیا ہے.. پانچ سال مجھ سے دور رکھا.. اب پانچ سال خود دور رہنا اُس نے..

عاقب عینہ کو قہر برساتی نظروں سے دیکھتے بولا.. لیکن عینہ آنسو پیتی گاڑی میں بیٹھ گئی.. دل تو مچل رہا تھا عالی کو سینے سے لگانے کو.. وہ تو شکر تھا وہ سویا ہوا تھا.. وہ لوگ خاموشی سے چلے گئے تھے.. ایمان غصے سے یاسر کو گھور رہی تھی.. یاسر خود پیچ و تاب کھا کر رہ گیا تھا..

آپ کو بلایا تھا سحر کو روکنے کے لئے.. نہ اس نے کچھ کیا نہ آپ نے... ایمان یاسر اور عاقب کی طرف اُننگی کرتے غرائی.. آپ کی بہن پاگل ہے..

عاقب مٹھیاں میچتے خود پہ ضبط کرتا بولا.. آپ کی بیوی بھی ہے.. روک سکتے تھے..

ٹریپ کرنا تو آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے.. جیسے شادی کی تھی.. ویسے ہی آج روک لیتے..  
ایمان نے جتاتے ہوئے کہا..

میں موقع محل دیکھ کر ٹریپ کرتا ہوں.. اس وقت وہ ہاتھ نہیں آنے والی تھی..  
ترکی باترکی جواب ایا تھا..

موقعے بنانا بھی آپ کو اچھے سے آتا ہے.. جیسے میں جانتی نہیں.. ساری رات میری بہن اذیت میں  
رہی ہے..

تو میں بھی پچھلے پانچ سال سے اذیت میں ہوں.. آپ کے سامنے ہی تھا..  
عاقب نے فوری اُس احساس دلایا تھا

لڑ لو.. لڑ لو.. پتہ نہیں کہاں سے اتنا جھگڑا سیکھ لیا آپ لوگوں نے..  
یاسر کوفت زدہ سا کہتا اندر چلا گیا..

ایمان اور عاقب نے ایک دوسرے سے نظریں چرائی تھیں..  
عاقب گاڑی سے ٹیک لگائے خاموش کھڑا تھا اور ایمان پلڑ کے ساتھ کھڑی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی..  
آپ کی مام کل پھر باتیں سنا کر گئی تھیں..  
وہ بھی سنا دیتی..

فوری جواب ایا تھا..

میں نے بھی یہ ہی کہا تھا لیکن اُس کی زبان چلتی نہیں ریگتی ہے.. دل میں سنا لے گی.. زبان تک  
نہیں لائے گی...

بھابی آپ لوگوں نے اُسے اُس کے حال پر چھوڑ کر اس حال تک پہنچایا ہے..  
عاقب نے صاف گوئی سے کہا تھا..

ہم کیا کرتے.. وہ شروع سے اپنی منمنائی کرتی تھی.. ہم لوگ کچھ کہتے تھے تو سن لیتی تھی... لیکن وہ جو سوچتی تھی کرنا وہ ہی ہوتا ہے.. ہم اُس کی بات سے اختلاف کرتے تھے تو وہ چپ کر کے وہ کام تو چھوڑ دیتی تھی... لیکن فاصلے بھی پیدا کرنے لگ جاتی تھی..

ایمان نے خفا انداز میں بتایا تو عاقب استہزایہ ہنسا..  
تو اسی لئے میں اُس کے چہرے کے تاثرات سے اُس کی سوچ کا اندازہ لگا لیتا ہوں... اور پھر اُس کی سوچ کو اپنے مطابق موڑ لیتا ہوں.. یہ فرق ہے مجھ میں اور آپ میں..  
عاقب سوچتے ہوئے بتا رہا تھا..

وہ دھمکی دے کر گئی ہے... مجھے بہت خوف ا رہا ہے اُس کی دھمکی سے..  
ایمان نے فکر مندی سے کہا تو عاقب ہلکا سا مسکرا دیا..

بھابی خود کشی کرنی ہوتی تو وہ میرے زبردستی شادی کرنے پر ہی کر لیتی.. لیکن اُس نے نہیں کی..  
کیوں کہ وہ خدا کے بنائے ہوئے احکامات پر چلنے کی کوشش کرتی ہے.. جب وہ اپنے شوہر کو نام سے نہیں پکار سکتی.. کیوں کہ شرعاً مکروہ سمجھا جاتا ہے.. تو وہ حرام موت کسے مر سکتی.. تل تل مر جائے گی..  
حرام موت کا تصور بھی نہیں کرے گی..  
آپ فکر نہ کریں..

"آپ اتنا اچھے سے جانتے ہیں اُسے...؟؟"

ایمان حیرانگی سے عاقب کو دیکھتے بولی.. عاقب چپ رہا اور اسماں کی طرف دیکھنے لگ گیا..  
ایمان کتنی ہی دیر عاقب کے چہرے پر کچھ تلاشنے کی کوشش کرتی رہی.. پھر بو جھل قدموں سے اندر  
چلی گئی..

عاقب گہری سانس لیتے اپنے دل کی کھولن اندر اتارتا عابی کو آرام سے گاڑی سے نکال کر اندر چلا  
گیا.. ایمان کے حوالے کر کے وہ کچھ سوچتا ہوا دوبارہ گاڑی تک آیا.. اب اُس کا رخ شاہد ولا کی  
طرف تھا..

عابی اُٹھا تو خود کو طمہ تانیہ کے کمرے میں دیکھ کر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بھی ہو گیا..  
اب وہ اپنے گھر تھا.. یہاں تو وہ اکثر عینہ کے بغیر ہی رہتا تھا..

تانیہ مم کو بلاؤ.. مجھے ملنا ہے..

عابی تمہاری مم تو چلی گئیں ہیں..

معصوم شکل بناتے کہا گیا..

روکو میں ماما بابا کو بولا کر لاتی ہوں.. "تمہے کہیں پین تو نہیں ہو رہا..؟؟"

جاتے جاتے پلٹ کر پھر معصومیت اور پریشانی سے پوچھا گیا..

میری مم کو بلاؤ... مجھے نہیں پتہ..

عابی ضدی لہجے میں بولا

تانیہ بھاگ کر ایمان کو بلانے چلی گئی..

"اسلام علیکم ڈیڈ...!!"

عاقب تھکے ہوئے انداز میں شاہد صاحب کے پاس بیٹھتے بولا..  
 "وعلیکم اسلام...!!"

طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی.. چائے پیو گے..؟؟  
 شاہد صاحب نے کن اکھیوں سے دیکھتے پوچھا..  
 مام نے کل پھر اُسے کچھ کہنے سے بعض نہیں آئیں..

عاقب بوجھل لہجے میں بولا تو شاہد صاحب نے گہری سانس لیتے اخبار سائیڈ پر رکھا..  
 عورت کی فطرت ہوتی ہی ایسی ہے.. وہ ماں تو اچھی بن جاتی ہے.. لیکن بہو کے لئے ساس ہی رہتی  
 ہے.. چاہے بہو دودھ کی ہی دھلی کیوں نہ ہو.. ساس کے لئے بہو بہو ہے.. بیٹی بیٹی ہے.. بہو تو بیٹی  
 بن جاتی ہے.. لیکن ساس کبھی سگی ماں کی طرح نہیں چاہ سکتی بہو کو.. تو کبھی ساس ماں بن جاتی ہے تو  
 بہو بیٹی نہیں بن پاتی.. یہ ظرف کی بات ہے.. ساری انگلیاں ایک جیسی نہیں ہوتیں..  
 شاہد صاحب عاقب کو سمجھاتے ہوئے بولے..

میں مام کو کبھی کچھ نہیں کہتا تھا.. کیوں کہ عینہ نے کبھی شکایت کی ہی نہیں تھی.. لیکن ڈیڈ باقی تو  
 اندھے نہیں ہیں.. وہ بتاتے ہیں اب مجھے.. کیوں کہ عینہ سے میں نے زبردستی شادی کی ہے.. عینہ نے  
 نہیں.. وہ تو ہر حقیقت کو بہت جلدی قبول کر لیتی ہے..

عاقب نے دل سے عینہ کی تعریف کرتے کہا تھا..  
 تو تم کیا چاہتے ہو.. میں معافی مانگوں اس سے جا کر..  
 شفق بیگم پیچھے سے اتے عاقب کو جانچتی نگاہوں سے دیکھتے بنیازی سے بولیں.... عاقب نے سختی سے

اپنے ہونٹ بھینچ لیے تھے..

وہ یہاں ہو گی تو کچھ کرے گئیں ناں ہم..

عاقب افسردہ سا بولا..

فکر نہ کریں عابی دے گئی ہے.

شفق بیگم کے بدلتے تاثرات دیکھ کر عاقب نے چبا کا کہا..

کہیں فاریہ تو نہیں ملی دوبارہ اُسے..

شاہد صاحب کے دل میں وسوسہ اٹھا تھا..

نہیں وہ امریکہ چلی گئی تھی تین سال پہلے... وہاں اُس نے شادی بھی کی ہوئی ہے.. وہ جاتے ہوئے

مجھے کہہ کر گئی تھی واپس نہیں آئے گی.. اور وہ ویسے بھی تھوڑی سدھر گئی ہے..

چلو کوئی تو سدھرا..

عاقب کی بات سن کر شفق بیگم شکر ادا کرنے والے انداز میں بولیں... نا چاہتے ہوئے بھی شاہد

صاحب اور عاقب کے چہرے پر مسکراہٹ اکر معدم ہوئی..

اب اپنی بیوی کو سدھارنے کا انتظام کرو.. عابی کے ساتھ وہ اس گھر میں اتی ہے تو ٹھیک ہے.. ورنہ

اُسے کہو ہمیں احسان نہیں چاہئے.. عابی کو اپنے پاس رکھے..

شفق بیگم منہ کے زاویے بگاڑتیں خفگی سے بولیں..

مام آپ بنا سوچے سمجھے بولتی ہیں... اب میں خود عابی کو دے اوں گا تو وہ تو سکون سے رہ لے

گی... آپ کا بیٹا کیا کرے گا..

عاقب حیرانی سے بولا..

عابی کو پتہ ہے ناں تم اُس کے باپ ہوں.. تو سادہ سی بات ہے وہ مجبور کرے گا تمہاری راجکوماری کو واپس آنے کے لئے..

مام آپ نہیں جانتی اُسے.. وہ عابی کو سنبھال لے گی.. آپ کا پوتا مجھ پہ کم اپنی ماں پہ زیادہ ہے.. ماں کی ہی سنتا وہ..

عاقب دانت پیستے ہوئے بولا..

ویسے یاسر اور ایمان کو ہم سے چھپانا نہیں چاہئے تھا..

مام یاسر نے عینہ کا بھائی بن کر مجھ سے بدلا لیا ہے.. جو کچھ ہم سب نے اُس کے ساتھ کیا تھا.. اگر عینہ واپس آئی...

اگر کیوں ڈیڈ.. وہ آئے گی..

عاقب شاہد صاحب کی بات درمیان میں کاٹتا بولا..

"تم نے ایک گھر کی کل ڈیلنگ کی ہے..؟؟"

شاہد صاحب ائی برو اچکائے بولے..

جی عینہ کے ساتھ اب میں وہاں رہوں گا.. یہ گھر حارث کو دے دیں..

عاقب نے شاہد صاحب کے خدشے کی تصدیق کر دی تھی..

تو میں یہ ہی تو کہہ رہا ہوں.. اگر وہ واپس آئے گی.. اسی لئے اُس کے لئے گھر لیا ہے..

شاہد صاحب اپنی بات پہ زور دیتے بولے..

جی ڈیڈ... میں نے مام کے لئے ہی یہ فیصلہ کیا ہے.. عینہ اُن سے دور ہوتی ہے تو ان کے لہجے میں میٹھاس آ جاتی ہے.. سامنے ریتی ہے تو ٹیپکلی ساسوں کی طرح برداشت نہیں کرتیں.. تو ان کی خاطر میں اُس کو لے کر الگ رہوں گا.. ہم ہفتے بعد چکر لگا لیا کریں گے.. آپ لوگ بے شک روز آجائے گا..

عاقب ٹہر ٹہر کر بولتے اپنا موقف سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا.. شفق بیگم تو عاقب کی بات سن کر پہلو بدل کر رہ گئیں.. البتہ شاہد صاحب دل سے مسکرائے تھے.. اپنے بیٹے کی حرکتیں دیکھ کر.. ٹھیک ہے ٹھیک ہے.. شادی کونسا مجھ سے پوچھ کر کی تھی.. اب بھی اپنی مرضی کرو.. میں کون ہوتی ہوں بولنے والی.. یہ تم مجھے سزا دے رہے ہو.. میں نے عینہ کے ساتھ اچھا رویہ نہیں رکھانا.. اور اُس نیک بچی نے اگے سے مجھے کچھ نہیں کہا تھا.. بلکہ تمہے سزا دیتی رہی.. تم ہی تو لائے تھے اُسے یہاں.. تو تمہارے پہ ہی حق جتنا تھا ناں اُس نے.. میں تو اسے ہی حق سے ہی اُسے کچھ کہہ دیتی تھی.. اب وہ بھی نہیں کہوں گی..

شفق بیگم ناراضگی سے بول رہی تھیں.. عاقب اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا.. بیٹا تم فکر نہ کرو.. ساس بہو کی تکرار سے رونق لگی رہے گی.. تم عینہ کی سوچوں کا رخ بدلتے رہنا.. میں تمہاری ماں کی سوچ ماڈرن کرنے کی تک و دو میں لگ جاتا ہوں.. شاہد صاحب نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا تو عاقب اکتا کر وہاں سے اٹھ گیا.. ناشتا تو کیا نہیں ہو گا.. کھانا لگواتی ہوں کھا کر جاؤں.. ابھی تمہارے گھر کی کیچن کی مالکن واپس نہیں آئی..



شفق بیگم نے پیچھے سے ہانک لگاتے کہا تو عاقب رک گیا..  
لگوائیں کھانا مجھے بھوک لگی ہے..

عاقب کہہ کر اپنے کمرے میں فریش ہونے چلا گیا  
یاسر بہت مشکلوں سے میں نے عابی کو بہلایا ہے.. عاقب بھائی سے کہیں اپنے ساتھ لے جائیں.. مجھے  
لگتا ہے وہ یہاں خود کو اکیلا محسوس کر رہا ہے..

کرتا ہوں ایمان اسے فون.... تم سحر سے بات کر لو.. دو دفعہ فون کر چکی ہے..  
یاسر مصروف سے انداز میں بولا..

مجھے نہیں کرنی اُس سے بات.. نا جانے عاقب بھائی کسے ہینڈل کرتے تھے... اتنی ضدی اور چڑچڑی  
ہے ناں...

ایمان فوری تڑخ کر بولی...

اسی وجہ سے وہ اتنی چڑچڑی ہے.. جب سب لوگ اُس سے منہ موڑ لیتے ہو..  
یاسر ناگواری سے بولا.. تو ایمان کو اپنے لہجے کی سنگینی کا اندازا ہوا..

عینہ جب سے واپس آئی تھی اپنے کمرے میں بند تھی.. آج دو دن ہو گئے تھے.. کسی نے بھی ڈسٹرب  
کرنے کی کوشش نہ کی.. ماموں مامی ارسل کے ساتھ آج کہیں چلے گئے تھے.. امن بھی خاموش  
خاموش سی انس کے کمرے میں تھی.. پھر کچھ سوچتے عینہ کے کمرے میں آئی..

سحر و...!!

او امن..

سحر نے بھیگی آنکھیں صاف کرتے کہا..

میرا دل کر رہا تھا تمہارے پاس جاؤں.. ہم لوگ زیادہ تو نہیں ملے.. لیکن انس تمہارے بارے میں بہت باتیں بتاتا تھا..

امن سحر کے دونوں ہاتھ تھامتے بولی..

"امن تم کیا کرو گی اب..؟؟"

سحر نے معصوم شکل بنائے پوچھا..

زندگی رُک تو نہیں جاتی.. کسی کے جانے سے.. اپنے ماں باپ کی خاطر فی زندگی شروع کروں گی.. مدھم لہجے میں کہا تو سحر کی آنکھیں پھر سے جھلک پڑیں..

انس تمہارا سائبان بنے والا تھا.. لیکن ماما بابا کے بعد ہم نے اُسے ہی اپنا سب کچھ سمجھا تھا.. اور وہ ہمیشہ اکیلا کر کے چلا جاتا ہے.. تم تو فی زندگی شروع کر لو گی.. میری تو زندگی پہ ہی فل اسٹوپ لگا ہے..

عینہ افسردہ سی بولی..

سحر تم نے تو خود لگایا ہے.. تم چاہو تو دوبارہ واپس جاسکتی ہو.. میں نے تمہارے ہر بینڈ کی آنکھوں میں ابھی بھی تمہارا ہی عکس دیکھا ہے..

امن نے سحر کے انسو صاف کرتے پیار سے دیکھتے کہا..

اگر میں چلی گئی تو انٹی مجھے باتیں سنائیں گیں کہ پہلے چھوڑ کر گئی تھی... اب بچہ ہوا ہے تو واپس آگئی ہوں.. بھائی مر گیا ہے.. کوئی رکھنے والا نہیں ہو گا..

تو تم ساری زندگی اسے ہی رہو گی... اپنے ہر بینڈ اور بیٹے کی خاطر باتیں برداشت کر لینا.. وہ تو تمہارے ساتھ مخلص ہیں..

تمہے نہیں پتہ انٹی مجھے اسی اسی باتیں لگا لگا کر سناتی ہیں کہ میرا دل کرتا تھا میں اپنی اور انس کے ساتھ جا کر خوب لڑوں... اب وہ مجھے کچھ کہیں گی تو میرے پاس کوئی نہیں ہو گا جس کی اس لگا کر بیٹھوں گی میں..

تمہارے ہر بینڈ ہوں گے.. تم انہیں بتانا..

امن نے فوری حل پیش کیا..

میں انہیں کسے شکایت لگا سکتی ہوں انٹی کی.. وہ سوچیں گے میں ان کے خلاف چغلی کر رہی ہوں..

بدگمانی ڈال کر ماں بیٹے کو دور کر رہی ہوں.. بیٹے کو تو ماں پہ زیادہ بھروسہ ہوتا ہے..

بیٹے کو یہ بھی پتہ ہوتا ہے.. ماں کس مزاج کی ہے..

امن نے زور دیتے کہا..

لیکن ایک اور ڈر بھی ہے.. وہ میں تمہے نہیں بتا سکتی..

اچھا نہ بتاؤ..

عینہ نے جس طرح کہا تھا.. امن کو اُس پہ ڈھیروں پیار آیا تھا..

تم مجھ سے بڑی ہو.. لیکن تم مجھ سے کتنی چھوٹی لگتی ہو عمر میں.. تم سب سے لاڈ اٹھوانا چاہتی ہو.. لڑ

جھگڑ کر اپنی ضدیں پوری کروانا چاہتی ہو.. بس سب تمہارا خنرے اٹھائیں.. کوئی تمہارے بات سے

انکار نہ کرے.. یہ ہی چاہتی ہونا..

ہیں ناں..

لیکن تم اپنی اسی خواہش کو اندر ہی اندر دبانے کی کوشش کیوں کرتی ہو.. جب سب ہیں تمہارے پاس تو کھل کر اپنی خواہشیں کیوں نہیں ظاہر کرتی..

انس سے میں یہ سب پورے حق سے وصول کرتی تھی.. عابی بھی اُس سے لڑ پڑتا تھا کبھی کبھی.. عینہ نے بھیگی آنکھوں سے مسکراتے کہا تھا..

تو تمہے کیا لگتا ہے.. تمہارے ہر بینڈ یہ سب نہیں کریں گے تمہارے لئے..؟؟

وہ بھی کرتے ہیں.. لیکن میں انہیں کہہ کر انٹی سے باتیں نہیں سن سکتی ہوں..

عدم توجہی کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے.. اور جہاں سے توجہ مل رہی تھی.. تم لاٹ مار کر آ گئی..

امن نے صاف لفظوں میں اُسے آگاہ کیا..

عابی کو تو تمہارے ہر بینڈ نے رکھ لیا ہے.. پہلے وہ باپ سے محروم رہا.. اب ماں سے رہے گا.. اُس کی زندگی کا خلاء کسے بورا ہو گا.. جسے تم میں ایک خلاء ہے.. ویسے ہی عابی کی زندگی میں ایک خلاء رہ جائے گا.. اس لئے دوسروں کو دیکھ کر نہیں.. اپنے دل سے سوچو... تمہے کیا کرنا ہے.. تم چاہو تو خود اپنی زندگی کا فل اسٹوپ ریموو کر سکتی ہو.. اگر تم خود چاہو.. میں نے تو سنا تھا عینہ بہت کفنیڈینٹ اور بہادر تھی..

امن نے سحر کو سمجھاتے ہوئے کہا تو سحر کی سوچوں کا تسلسل الگ ہی ڈگر پہ شروع ہو گیا..

شادی کے بعد سب بدل جاتا ہے.. تم نہیں سمجھو گی.. میرا کونفیڈینٹ اور بہادری نکاح کے وقت ہی ختم ہو گئی تھی.. کیوں کہ میں عینہ نہیں رہی تھی.. کسی کی بیوی بنی تھی.. کسی کی بہو اور کسی کی

بھابی..

عینہ خیالوں میں دیکھتے سوچنے بول رہی تھی..

تم کسی کی زندگی بھی ہو.. یہ بھی یاد کر لو.

چلو میں دیکھوں.. ماما پاپا آگئے کہ نہیں..

امن سحر کو چونکاتے اُس کے ہاتھ تھتھپاتے اٹھ کر چلی گئی..

عابی اج ڈیڈا آپ کو اپنے ہاتھ سے چائیز بنا کر کھلائیں گے..

واوو... میرا فیورٹ.. بٹ مم کے بغیر مزہ نہیں ا رہا.. میں کبھی اتنے دن دور نہیں رہا... بات بھی

نہیں ہوئی..

عابی نے بے چارگی سے کہا تھا..

مم ضروری کام سے گئی ہیں.. اس لئے خالہ نے آپ کو میرے ساتھ بھیج دیا ہے... جائیں گیں..

پر ڈیڈا مم یاد ا رہی ہیں..

عابی روندھتی آواز میں بولا..

ڈیڈا کی جان میں لے آؤں گا آپ کی مم کو.. پھر ہم مل کر اُن سے فائیٹ کریں گے..

نہیں مم سے جب کوئی فائیٹ کرتا تھا مم بہت روتی تھی.. اور عابی مم کو رونے نہیں دے گا..

دونوں باپ بیٹا ہی عینہ کے دیوانے تھے..

عینہ جتنی جلدی ہو جائے خود ہی آ جاؤ.. ورنہ میرے عتاب کے لئے خود کو تیار کر لو.. تم اب مجھے زچ

کر رہی ہو..

عاقب دل میں سوچتا عابی کو پیار کر رہا تھا.. باتوں میں لگا کر کھانا کھلا کر اُسے سُلا دیا.. اور خود سر پکڑ کر بیٹھ گیا.. کیا میری محبت میں اتنی بھی طاقت نہیں جو تمہے میری طرف کھینچ نہ لائی.. اتنی کمزور محبت تو نہیں کی میں نے تم سے... میں تو تمہارے لئے دل میں عام مردوں کی طرح بھی نہیں سوچتا... میں تو تمہیں دل سے سمجھ کر سوچتا ہوں.. کبھی دماغ سے نہیں سوچا... پھر بھی تم... عاقب بو جھل سا بیڈ کراؤں سے ٹیک لگائے سوچ رہا تھا..

عابی کے بغیر عینہ کو اپنا آپ خالی خالی سا لگ رہا تھا.. ماموں مامی کسی رشتے دار کے ہاں گئے ہوئے تھے.. سحر نے جانے سے منع کر دیا تھا.. موسم کے تیور بھی اج ٹھیک نہیں تھے.. اس لئے ماموں کی فیملی نے رات واپس نہیں اپانا تھا.. جب سے مری میں شفٹ ہوئی تھی.. تب سے انس آدھر ہی رہتا تھا.. پہلے عابی بھی ہوتا تھا.. لیکن اج کوئی نہیں تھا.. پہلے تو قرانی آیات کا ورد کرتی رہی.. پھر ہیلے ہیلے درود شریف پڑھنے لگ گئی.. کوئی افاقہ نہ ہوا تو عابی سے بات کرنے کو دل مچلنے لگا.. اُس نے ایمان کو فون کیا تو پتہ چلا وہ عاقب کے ساتھ ہے.. ناچاہتے ہوئے بھی عینہ نے عاقب کا نمبر ملایا..

کتنی ہی دیر تک عاقب فون اسکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھتا رہا.. یہ نمبر اُسے زبانی حفظ جو ہو گیا تھا.. کال بند ہونے کے ڈر سے عاقب نے فون ریسیو کر ہی کہا..

ہیلو..  
ڈری سہمی سے آواز اُبھری تھی اسپیکر سے.. عاقب کا تو رواں رواں سن رہا تھا..  
میری عابی سے بات کروا دیں..

عینہ خود کو کنٹرول کرتے التجایا انداز میں بولی...  
عاقب کتنی ہی دیر خاموش رہ کر اُسے محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا..  
پلیز.....!!

عینہ کی تڑپ محسوس کر کے عاقب نے کرب سے انکھیں میچی تھیں..  
سو گیا ہے..

سخت لہجہ کرتا وہ بولا تو عینہ کو مایوسی ہوئی.. فون بند نہیں ہوا تھا.. دونوں ہی خاموشی سے ایک  
دوسرے کی سانسیں سن رہے تھے.. اچانک عینہ کی ڈر کے مارے ہلکی سی چیخ نکلی تھی.. عاقب کے  
سارے حواس فوری جاگے تھے..

"عینہ تم ٹھیک ہو..؟؟"

"عینہ کیا ہوا ہے..؟؟"

عاقب کے لہجے میں بے قراری اور فکر تھی... لیکن عینہ نے فوری ہی فون بند کر دیا تھا..  
شیٹ....!!

پتہ نہیں کیا ہوا تھا..

عاقب اضطرابی کیفیت میں ٹہلنے لگ گیا.. پھر کچھ سوچتے دوبارہ نمبر ملانے لگا..

اب یہ فون کیوں نہیں اُٹھا رہی...

عاقب کو ایک پل چین نہیں رہا تھا..

بادل گرجنے سے عینہ کی چیخ نکلی تھی.. اب وہ یکسوئی سے قرانی آیات پڑھنے لگ گئی تھی.. فون سائلنٹ

پہ تھا وہ دیکھ نہ پائی.. اور پڑھتے پڑھتے ناجانے کب سو گئی.. دوسری طرف وہ شخص ساری رات نہ سویا تھا.. صبح ہوتے ہی وہ یاسر کی طرف اگیا..

مجھے مری والے گھر کا اڈریس دو..

کیوں...؟؟؟

خیریت...؟؟؟

میں ساری رات پریشان رہا ہوں.. وہ ٹھیک نہیں ہے.. مجھے جانا ہے اُس کے پاس..

اچھا میں سمجھا دیتا ہوں.. رات وہاں موسم خراب تھا ویسے..

یاسر نے عاقب کے ڈر کو مزید ہوا دی..

بھائی ناشتا کر لیں اکر.. کوئی ضرورت نہیں جانے کی.. اکیلے میں ڈر گئی ہو گی.. ماموں لوگ کسی رشتہ

دار کے ہاں گئے ہوئے ہیں..

ایمان عاقب کو سختی سے روکتے بولی..

بھابی آپ ڈیسیائیڈ کر لیں.. آپ میری طرف ہیں یا اپنی بہن کی..

یاسر نے ان کی باتیں سنتے اپنی مسکراہٹ دبائی..

اپنی بہن کی ہی فکر ہے مجھے..

چباتے ہوئے باور کروایا گیا..

دونوں بہنیں ایک سے بڑھ کر ایک ہیں..

عاقب منہ میں برابر آیا..



عابی کو بھی لے کر جاؤ گے...؟؟

ہوں..

ایک لفظی جواب آیا تھا..

عاقب بھائی اچھا ہوا آپ بھی اگئے.. مجھے آپ سب سے ایک بات کرنی ہے..

حرا زینے اترتی جلدی سے اتے بولی.

کیا ہوا گڑیا..

عاقب بھائی حارث بھائی نے ایک فرمائش کی ہے.. سفارش میں کروں گی..

حرا ہچکچاتے ہوئے بولی..

حرا کیا کہہ رہا تھا.. بتاؤ تو سہی..

ایمان چائے سرو کرتی بولی..

حارث بھائی امن سے شادی کرنا چاہتے ہیں..

اچھا.. تو یہ بتانے میں ڈر کیوں رہی تھی.. میں ماموں سے پوچھ لیتی.. حارث بھی مجھے انس جتنا ہی پیارا ہے..

ایمان ڈھیلے انداز میں بولی تو حرا نے عاقب یاسر اور یاور کو اسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو.. مجھے امید نہیں تھی..

بھابی ابھی مام کو منانے کا مشکل مرحلہ باقی ہے..

حرا حارث سے کہو.. شفق انٹی سے خود بات کرے.. زیادہ بہتر ہے..

ایمان نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا تو حرا نے کچھ سوچتے سر ہلایا..  
 عاقب نے عابی کو دیکھا تو اُس کو خوشگوار حیرت سی ہوئی.. عابی یاسر کی گود میں بیٹھا اُس کے موبائل  
 میں گیم کھیلنے کے ساتھ ساتھ اُس سے باتیں بھی کر رہا تھا اور یاسر اتنی یکسوئی سے اُس کی باتوں کو  
 سنتے جواب دے رہا تھا جیسے بہت اہم بات ہو رہی ہو..  
 عاقب اٹھ کر جانے لگا تو ایمان نے روک لیا..  
 "کہاں جا رہے ہیں...؟؟"

بھابی اج فیصلہ ہو گا.. بس....!! آپ کی بہن کو بہت ڈھیل دی ہے.. عابی کے فیوچر کا سوال ہے..  
 عاقب نے اٹل لہجے میں کہا تھا..  
 عینہ کی صبح آنکھ کافی دیر سے کھلی تھی.. اٹھی تو سر بھاری بھاری سا لگا.. اوہو فجر کی نماز نکل گئی..  
 سامنے وال کلاک پر ٹائم دیکھتے خود کلامی کرتے اٹھی اور فریش ہونے چل دی.. فون کو دیکھنے کی زحمت  
 نہ کی گئی تھی..

ویسے اچھا کیا جو عابی کو ساتھ نہیں بھیجا.. خواہ مخواہ اُن کی باتیں سن کر پریشان ہو جانا تھا..  
 یاسر ایمان کو سہراتے ہوئے بولا.. ایمان نے عاقب کو کہا تھا وہ جائے تو جائے.. عابی یہیں رہے  
 گا.. دونوں اکٹھے اکر اُسے لے کر جانا.. تب ہم عابی دیں گے..  
 یاسر وہ تو ٹھیک ہے.. لیکن وہ انس سے بات کرنے کی ضد کر رہا تھا... میں کسے بتاؤں.. اُس کا فائیٹ  
 پارٹنر کبھی واپس نہیں آئے گا..  
 ایمان اداسی سے تھکے ہوئے لہجے میں بولی..

وقت کے ساتھ ساتھ سمجھ جائے گا..

یاسر اتنا ہی کہہ پایا تھا..

دعا کیا کرو اُس کی مغفرت کے لئے.. اور رویا نہ کرو.. کیوں اُس کی روح کو تکلیف دینا چاہتی ہو..  
نہیں روک پاتی آنسو.. اُسے یاد کر کے خود ہی نکل اتے ہیں..

ایمان نے روتے ہوئے بے چارگی سے کہا..

ایک نہ ایک دن سب کو جانا ہے.. کوئی پہلے چلا گیا کوئی دیر سے.. اللہ کے کاموں میں کوئی نہ کوئی  
مصلحت ہوتی ہے۔ اللہ اپنے نیک بندوں کو جلدی بلا لیتا ہے.. بس یہ سوچ کر صبر کر لو.. ہم بندے  
بس اُس کی کن کے منتظر ہیں..

ایمان اگے سے کچھ نہ کہہ پائی اور یاسر کے سینے میں منہ چھپا کر رونے لگ گئی..

عینہ منہ ہاتھ دھو کر نکلی تو اُسے ماموں لوگوں کا خیال آیا..

فون کر کے پوچھتی ہوں..

فون اسکرین اوپن کی ہی تھی تو بھجکا رہ گئی.. عاقب کی بیس میسڈ کالز..

"اللہ..."

"یہ کیا ہو گیا.."

میں کیوں اُنہیں اذیت دینے کا سبب بنتی ہوں..

عینہ نے بُرُراتے ہوئے عاقب کا نمبر ملایا.. لیکن دوسری طرف سے پہلی ہی بیل پہ کاٹا گیا تھا..

"اللہ خیر ہو..."

اُس نے سوچتے دوبارہ نمبر ملایا.. لیکن پھر سے ڈیسکنیکٹ کیا گیا.. اب عینہ کو سمجھ اگئی تھی.. یہ غصے کا اظہار ہے..

.Sorry ma so gai thi Pata ni chala. Phone silent pay tha

مسیح بھیج کر کتنی ہی دیر وہ عاقب کے فون یا مسیج کا انتظار کرنے لگی.. دوسری طرف عاقب ڈرائیو کرتے ہوئے مسیح پڑھ کر استہزایہ مسکرایا..  
کس کس بات کے لئے سوری کرو گی..

لوگ کہتے ہیں محبت میں انسان پاگل ہو جاتا ہے.. بالکل غلط کہتے ہیں.. محبت تو انسان کو اچھے بُرے کی سمجھ بوجھ دے دیتی ہے.. انسان کو طاقت دیتی ہے.. ہارے ہوئے انسان کو مضبوط بنا دیتی ہے.. اسی لئے تو کہتے ہیں محبت وجدان ہے..

تیرے ہجر میں گزرے ہوئے ہر وقت سے محبت

حال یہ کہ روح میں اُتری ہے محبت

جو تجھ سے ہو وابستہ اُس ہر چیز سے ہے محبت

تیرے نام سے تیرے ذکر سے حوالوں سے محبت

عینہ کو مایوسی ہوئی تھی.. عاقب کی بے رُخی سے.. اُس نے بے دلی سے امن کا نمبر ملایا.. وہ اُن کے واپس آنے کا پوچھنا چاہ رہی تھی.. اکیلے میں اب اُسے وحشت سی ہونے لگی تھی.. پہلے عابی سے حوصلہ تھا.. لیکن وہ اپنے ہی ہاتھوں اپنا حوصلہ کسی اور کو سونپ ائی تھی..

میں آپ سے کہہ رہی ہوں.. میں نے اپنی بہن کو زبان دی ہے.. اب آپ کا بیٹا محبت کرنے کے

چکروں میں پڑ گیا ہے.. اپنے بھائی سے سبق نہیں حاصل کیا.. جو بیوی کے تلوے چاٹنے کی کوشش کر رہا ہے..

شفق بیگم نخوست سے شاہد صاحب کو باور کروا رہیں تھیں..

آرام سے بولو... کچھ بھی بول دیتی ہوں..

"آرام سے کیا..؟؟" میں تو سوچ رہی تھی انس سے کافی دوستی ہو گئی تھی اس لئے دکھی ہے اُس کے لئے.. لیکن صاحب بہادر تو آنکھیں ہی لگا آئیں ہیں.. اُسی کا غم منا رہے ہیں..

شفق بیگم نے مزاح اُڑانے والے انداز میں کہا تو شاہد صاحب غصہ پی کر رہ گئے.. پہلے بچی سے مل لو.. پھر ڈھول پیٹنا..

شاہد صاحب نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا تو شفق نے ایک طرف کو گردن ماری..

آپ کا بیٹا حتمی فیصلہ سنا کر گیا ہے.. ورنہ وہ شادی نہیں کرے گا.. آپ کہہ رہے ہیں مل لوں.. میں عاقب سے بات کرتا ہوں... شاید کوئی حل نکلے..

شاہد صاحب جیب سے فون نکالتے سوچتے ہوئے بولے.. تو شفق نے جھٹ سے منع کیا..

خبردار جو آپ نے اُسے بتایا.. عینہ کو لینے گیا ہے.. حرا بتا رہی تھی.. اب اپنے گھر کم اپنی بہن کے سسرال میں زیادہ دل لگا ہوا ہے اُس کا..

ہاہا... شفق بیگم ایک طرح سے وہ اپ کے بیٹے کا بھی سسرال ہے.. مجھے اُس سے بات تو کرنے دو.. کوئی ضرورت نہیں ہے.. بیوی کو لینے گیا ہے.. سالی کو بھی ساتھ ہی لے آئے گا.. کہے گا.. جب محبت کر لی میرے بھائی نے تو نکاح میں خود پڑھوا دیتا ہوں.. وہ تو پہلے ہی ایسے کاموں میں شیر ہے..

میرے دونوں بیٹے ہی شیر ہیں.. تم نے ہی عاقب کو میری جان میری جان کہہ کر چُنا منا بنایا ہوا تھا.. حالانکہ وہ گھنا ہے..

شاہد صاحب شرارت سے ہنستے ہوئے بولے تو شفق بیگم بھی دل سے مسکرا دیں.. لیکن خوش قسمت ہیں آپ بیگم.. آپ کی بہوویں شیرنیاں نہیں پریاں ہیں.. پتہ چلا ہے امن بھی نرم مزاج کی ہے.. یہ آپ سے کس نے کہا..

شفق بیگم فوری غصیلے انداز میں بولیں.. تو شاہد صاحب نے چُپ رہنے میں ہی عافیت جانی.. اووو تو آپ باپ بیٹا بھی میٹینگ کر چکے ہیں.. شفق بیگم اووو کو لمبا کرتے بولیں..

شکر کرو وہ باہر سے کوئی میم نہیں لایا.. اپنی بچوں کی بہتر زندگی کے لئے ماں باپ کو کبھی کبھی اُن کی بھی ماننی پڑتی ہے..

شاہد رہ تو ٹھیک ہے.. میں اُپا کو کیا کہوں گی.. وہ تو اُس لگائے بیٹھی ہیں.. عاقب کی دفعہ بھی میں نے اُنہیں بہت مایوس کیا تھا..

شفق بچوں کا ذہن جہاں ملتا ہے... وہاں ہی شادی ہو تو اچھا ہوتا ہے.. ورنہ بچوں کی ذات میں ایک گہرائی آ جاتی ہے.. اور چہرے پر سنجیدگی..

شاہد صاحب کن اکھیوں سے شفق بیگم کو دیکھتے بولے جو سوچوں میں ڈوب رہیں تھیں.. عینہ نے سارا دن ٹھیک سے کچھ نہ کھایا تھا.. اب عالی اور ایمان سے بات کر کے تھوڑا دل ہلکا ہو گیا

تھا۔ یہ سوچ کے بھی عابی ایمان کے گھر ہے۔ زخم بھی کافی بہتر تھے۔ وہ پہلے جیسا فریش لگ رہا تھا۔ عینہ کو اسی بات کا اطمینان تھا۔ اس لئے وہ کیچن میں کھڑی اپنے لئے روٹی بنا رہی تھی۔ جب کوئی دبے قدموں اکر اُس سے ٹھیک پانچ انچ کے فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ عینہ کو جب کسی کی تپیش محسوس ہوئی تو وہ بے دھیانی میں پلٹی اور عاقب کو دیکھ کر اُس کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا۔ عاقب کی گاڑی راستے میں خراب ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے اُسے پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی تھی۔ روٹی جل رہی ہے۔

عاقب نے سرد لہجے میں اشارہ کیا۔ تو عینہ جو ٹکٹکی باندھے عاقب کو حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی فوری پلٹ کر چولہا بند کیا۔

ویسے اس سچویشن میں لڑکی چولہا بند کرنے کی بجائے جلدی جلدی میں ہاتھ جلا لیتی ہے اور لڑکا بے تابی سے اُس کے ہاتھ تھام کر یہ دیکھتا ہے۔ ہاتھ جلے تو نہیں۔ لیکن تم بہت سمجھدار ہو تم نے جلد بازی نہیں کی۔ ورنہ خود ہی جلنا تھا۔

انڈریکٹلی عینہ کا مزاح اڑایا گیا تھا۔ عینہ کنفیوز ہوتی ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی۔  
"آپ اندر کسے آئے ہیں۔؟؟"

ہلکاتے ہوئے پوچھا گیا۔

چل کر۔۔۔

فوری جواب ایا تھا۔

گیٹ تو بند تھا۔

فکر مندی سے بتایا گیا..

جن تو ہوں نہیں جو بند دروازے کو پاڑ کر کے اؤں گا.. انکورس بند دروازہ کھول کر کر ہی آیا ہوں..  
اب یہ ناں پوچھنا بند دروازہ کسے کھولا..

آخر میں عاقب نے ہاتھ کھڑے کرتے سنجیدہ لہجے میں باور کروایا تو عینہ مزید پریشان ہو گئی..  
کھانا لاؤ.. مجھے بھوک لگی ہے..  
حکم دیا گیا تھا..

"میں...؟؟"

نہیں فاریہ کو بلا لیتا ہوں..

عاقب دانت پیستے بولا.. تو عینہ کے ماتھے پر بل پڑ گئے..  
"وہ یہاں کہاں سے آگئی..؟؟"

عینہ گھبرا کر بولی.. چہرے کا رنگ بھی اڑ چکا تھا..

وہ کہیں نہیں ہے.. اے گی کہاں سے.. کھانا لاؤ میرے لئے..

عاقب اپنا لہجہ تھوڑا نرم کرتا بولا.. اور سامنے ڈائنگ ٹیبل پر جا کر بیٹھ گیا..

عینہ کے لئے یہ سچویشن بہت عجیب تھی.. وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیا کرے.. اوپر سے عاقب کا ایسے  
بے گانگوں کی طرح دیکھنا.. سخت لہجے میں بات کرنا.. اور اچانک جن کی طرح ہی سامنے آ جانا.. سب  
کچھ ہی تو نیا تھا.. بس جن کی طرح سامنے آنا پُرانا تھا..

جلدی لے آؤ... مجھے واپس بھی جانا ہے.. یاسر اور ایمان بھابی تمہارے لئے فکر مند تھے.. اس لئے



کہہ رہے تھے.. میٹینگ اٹینڈ کر کے واپسی پر تمہیں دیکھتا ہوں...

آپ پریشان نہیں ہوتے.. عینہ نے دل میں ہی سوچا.. زبان تک نہ لاپائی.. انسو پیتی وہ اپنے لئے بنایا ہوا کھانا لا کر اُس کے سامنے پیش کیا..

بے خیالی میں ایک امید کی کرن لیے وہ ساتھ والی کرسی پر بھی بیٹھ گئی.. عاقب سربراہی کرسی پہ بیٹھا ہوا تھا.. اور کھانا ایسے کھا رہا تھا جسے وہ یہ ہی کرنے آیا ہو.. اور کوئی اور کام نہ ہو..

میں نے تو کہا تھا آپ کی بہن بہت بہادر ہے.. ساری زندگی اکیلے رہے گی.. بہت سمجدار اور نڈر ہے.. لیکن وہ مانے ہی نہیں.. بس اُسے دیکھ کر آؤ.. ایک ہی رٹ..

عاقب بنیازی سے بولا تو عینہ کا دل کیا ڈھاڑیں مار کر اُس کے سامنے ہی روئے.. لیکن وہ زبردستی اپنے احساسات چھپا گئی.. اپنی اندر ہوتی جلن نہ محسوس کروا پائی..

ایک دفعہ نہیں کہا تم بھی کھا لو.. جانتے بھی تھے میں اپنے لئے کھانا بنا رہی تھی.. اتنی بے حسی اور لاپرواہی..

وہ دل میں شکوہ کرتے سوچ رہی تھی اور عاقب رغبت سے کھانا کھا رہا تھا..

عینہ کو عاقب کی بنیازی نے بہت دکھ دیا تھا.. وہ تو سوچ رہی تھی کہ وہ انس کے بارے میں اُسے حوصلہ دے گا.. لیکن وہ تو صرف یاسر اور ایمان کے کہنے پر آیا تھا.. بیٹا ملنے کے بعد میری رہی سہی اہمیت بھی ختم ہو گئی ہے.. دکھی دل کے ساتھ اُس نے برتن اٹھائے اور ربورٹ کی طرح چلتے ہوئے سینک میں جا کر بیٹھے.. عاقب چونکا.. پھر موبائل میں کچھ کرنے لگ گیا..

"تمہارے ماموں لوگ نظر نہیں آرہے..؟؟"

"تم کب جا رہی ہو اُن کے ساتھ واپس..؟؟"

عاقب عینہ کی پشت کو دیکھتے ہوئے بولا.. جو چائے کا پانی چڑھا رہی تھی..

اوہاں ایمان بھابی بتا رہیں تھیں وہ کہیں گے ہیں..

عاقب نے خود ہی یاد کرنے کی ایڈیٹنگ کرتے کہا.. اور عینہ کے بولنے کا منتظر رہا.. عینہ کے حلق میں

انسوؤں کا پھندا سا بن گیا.. جس سے اُسے بولنے میں دشواری ہو رہی تھی.. عاقب کی اجنبیت وہ

قبول نہیں کر پا رہی تھی.. چائے ڈالتے ڈالتے اچانک اُس کے ہاتھ پر جھلک پڑی.. سسکی سی نکلی تھی

اُس کے منہ سے..

میں ڈال لیتا ہوں.. تم نے اج جلنا ہی ہے..

عاقب عینہ کی سسکی سنتے اگے اتا بولا.. عینہ کو لگا تھا وہ ہاتھ پکڑ کر دیکھے گا.. لیکن عاقب نے بے

مروتی سے کپ پکڑا..

عاقب کی ٹون دیکھ کر عاقب کو دھچکا سا لگا تھا..

میں عابی کے ٹھیک ہونے پہ اُس کا سکول میں اڈمیشن کروا رہا ہوں... تم نے تو اتنی بھی زحمت نہ

کی.. "عین النورِ سحر"

میں اپنے بیٹے کی ہر خواہش پوری کروں گا.. ہاں..! اُس کی زندگی میں ماں کی کمی نہیں پوری کر پاؤں

گا تو وہ احساس کمتری کا شکار ہو جائے گا.. اُس کی زندگی میں ادھورا پن رہ جائے گا اب وہ تو میری

کوشش کے بعد بھی پورا نہیں ہو گا

تم پریشان نہ ہونا.. تم آرام سے رہو اکیلے.. جب دل کرے بتا دینا میں عابی کو بھیج دوں گا تم سے ملنے.. میں تمہاری طرح سنگدل تھوڑی ہوں..

عاقب نے عینہ کی رونی صورت بنتے دیکھ کر مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا.. تیر ہمیشہ کی طرح نشانے پر لگا تھا..

لیکن عینہ ایک مصلہ ہو جائے گا..

اب کہ عاقب نے اگے کو ہوتے ہوئے رازداری سے کہا.. عینہ نے نا سمجھی سے انکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا..

عابی وقت کے ساتھ ساتھ بڑا ہو رہا ہے.. اور "ماشاء اللہ" وہ ابھی سے رویے اور لہجے نوٹ کرتا ہے.. اگر میں اُسے تم سے ملنے بھیجوں گا تو وہ تو ہم دونوں سے سوال کرے گا.. ہماری علیدگی کی وجہ پوچھے گا.. اور جب اُسے وجہ پتہ چلے گی وہ تو ہم دونوں سے ہی دور ہو جائے گا.. اور اُس کا ذہن بدلنے میں وقت نہیں لگے گا.. تم سمجھ رہی ہوناں..

عینہ کو جھٹکا سا لگا..

نہیں نہیں میں تم سے ملنے نہیں بھیجوں گا..

عاقب نے چائے کا کپ رکھتے نہ میں سر ہلایا.. البتہ عینہ چپ کیے ہوئے لب کچلتی رہی.. کہ شاید وہ اب ہی کچھ میرے بارے میں کہیں..

اگر تم اب بھی میرے ساتھ رہتی تو عابی کی تربیت اور اُس کی شخصیت پرفیکٹ ہوتی.. بچے کو بیک وقت ماں اور باپ دونوں کی توجہ چاہئے ہوتی ہے.. ہاں دونوں میں سے کوئی ایک مر جائے تو بچے کو

اٹو میٹکلی سمجھ اجاتا ہے۔۔ لیکن جب دونوں ہی زندہ ہوں اور دونوں کے درمیان فاصلے ہوں۔۔ تو بچے کی شخصیت بہت متاثر ہوتی ہے۔۔ بچپن تو وہ سب کی توجہ سے گزار لیتا ہے۔۔ لیکن ٹین ایج میں وہ بُری عادات کی طرف بھی جاسکتا ہے۔۔ وہ یہ سوچے گا۔۔ کونسا کسی کو پروا ہے میری۔۔ مجھے جہاں زیادہ توجہ ملے گی وہاں ہی جاؤں گا۔۔ اور تم اچھے سے جانتی ہو عین النورِ سحر بُرے کاموں میں زیادہ کشش ہوتی ہے۔۔

عاقب کپ کی سطح پر انگلی پھیرتے سوچتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ اُسے عینہ کے پریشان چہرے سے اُس کے دماغ میں چلتی ہوئی باتوں کا بھی اندازہ ہو رہا تھا۔۔ عینہ اُس کی باتوں کے بچھائے جال میں پھنسی رہی تھی۔۔ یہ جانے بغیر کے وہ میرا بھی تو بیٹا ہے۔۔ جب میں ماں باپ کے بغیر بہن بھائی کے ہوتے ہوئے اکیلی رہ کر ثابت قدم رہی ہوں تو عابی بھی عینہ کا ہی بیٹا ہے۔۔ وہ کیوں بگڑے گا۔۔ لیکن بد قسمتی یاں خوش قسمتی وہ عاقب کی باتوں کے سحر میں ہی جکڑی گئی تھی۔۔

باہر جانے سے پہلے ایک دفعہ عابی سے مل لینا۔۔ پھر میں اُسے سمجھا دوں گا۔۔ عاقب کی عینہ اور عابی کی نوری مر گئی ہے۔۔

عاقب کھڑا ہوتے قرب سے بولا تھا۔۔ اپنی تکلیف وہ خود ہی جانتا تھا۔۔ لیکن اُس نے کچھ بھی محسوس نہ کروایا۔۔

عینہ تو دنگ رہ گئی تھی وہ بے قراری سے اُٹھی۔۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔

نا جاتے ہوئے بھی عینہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔۔ عاقب نے فوری رُخ بدلا۔۔ ورنہ وہ اپنی کمزوری نہ

چھپا پاتا.. عینہ کے انسو سب سے بڑی کمزوری جو تھے..

یہ رونا دھونا اب کس کام کا... لوگ تو سوچیں گے ماں کسی کی بھونڈی سی دھمکی سے ڈر کر بیٹھی تھی.. شاید نہیں یقیناً اُسے اپنے شوہر پہ یقین نہیں تھا.. تم نے ہمیشہ اپنی زندگی کے فیصلے خود کیے ہیں.. یہ سوچے بغیر تمہارے فیصلوں کی لپیٹ میں میں اور میرا بیٹا بھی گردش کرتے ہیں.. لیکن اب عابی کو میں تکلیف نہیں دوں گا... میری زندگی میرے بیٹے کے نام.. تم بھی خوش رہو.. فاریہ نے تو جلد ہی محبت سے سبق سیکھ کر نئی زندگی شروع کر لی.. ہاں یاد آیا اُس نے کہا تھا.. تم سے کہوں اُسے معاف کر دے... بچاری جلدی عقل اگئی اُسے کہ محبت کرنے والوں کی روح کبھی نہیں جدا ہوتی.. عاقب نے سنجیدگی سے کہا اور جانے کے لئے قدم بڑھانے لگا..

میں جانتی ہوں میں نے آپ کو نہ بتا کر غلط کیا تھا.. لیکن انٹی نے کہا تھا.. میں ہی غلط ہوں.. فاریہ ٹھیک کہہ رہی ہے.. سب میری وجہ سے خراب ہوتا ہے.. طعنہ مجھے سننے پڑتے ہیں.. تو میں کیوں جاتی واپس.. جہاں میرے بیٹے کی زندگی کو خطرہ تھا... کس سے سوال کرتی جا کر.. میں نے اپنے بیٹے کی خاطر سب کچھ کیا.. اور اب آپ میرے بیٹے کی ماں مجھے زندہ مار رہے ہیں.. ایک دفعہ ہی جان سے کیوں نہیں مار دیتے..

عینہ بھیگی آواز میں چیختے ہوئے بولی.. اب تو اُس کا جسم بھی ہولے ہولے لرز رہا تھا.. "تو اُس وقت کیا میں مر گیا تھا..." "میرے پاس نہیں آسکتی تھی...؟؟" "لیکن تمہے تو اپنے سے ہی سوچ کر فیصلے کرنے کا شوق ہے..

عاقب نے شکوہ کناں لہجے میں کہا تو عینہ نے بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھا.. کیا کچھ نہیں تھا دونوں کی

انکھوں میں..

چلے جائیں پھر یہاں سے.. کبھی شکل نہ دیکھائیے گا.. مر گئی ہوں میں...  
عینہ نے بے بسی سے روتے ہوئے کہا..

تم ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہو... جب تمہارے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا تو یہ ہی کہنا ہوتا ہے... میں چلا گیا تو جانتی ہو کیا ہو گا..؟ لیکن تمہے کیا.. جو بھی ہو.. تم اپنی سوچوں کی دنیا میں رہو.. ٹی وی ڈراموں سے بھی کچھ نہ سیکھا.. ہر وقت جو دیکھتی ہو..

عاقب نے طنزیہ لہجے میں بتلایا... عینہ غصے اور بے بسی کی کیفیت میں اُسے ہی گھور رہی تھی.. جس کی باتیں عینہ کا دل چیر رہیں تھیں..

درد ہو رہا ہے ناں.... مجھے بھی ایسے ہی ہوا تھا.. جب مجھے پتہ چلا تھا.. میں باپ بنے والا ہوں.. لیکن تم چلی گئی... تم نے میری زندگی کے بہت سال اندھیروں کے نظر کیے ہیں.. میں وہ دن نہیں بھولا کبھی بھی جس دن مجھے دو خوشخبریوں کے ساتھ اتنا بڑا زخم بھی ملا تھا..

"پوچھو گی نہیں...؟؟"

"وہ کیا تھیں..؟؟"

نہیں پوچھوں گی.. اب یہاں کیا کام آپ کا.. دیکھ لی میری حالت.. اب جائیں یہاں سے..  
اوووو تمہے تو سب پتہ ہوتا ہے.. ٹھیک ہے جا رہا ہوں..

ویٹ میرے لفظوں میں سن لو..

دونوں ہی رُخ موڑ کر پلٹنے لگے تھے کہ عاقب نے فوری روکا..

بتائے بغیر تو آپ نے جانا نہیں ہے.. تو جو رہ گئی ہے کثر وہ پوری کر دیں..  
 ہاہا... سیر نیسلی.. کچھ رہ گیا ہے.. لیکن میرا دل تو پانچ سال پہلے ہی بند ہو گیا تھا.. تمہارے دل میں  
 کثر ہے ابھی..

عاقب کی بات سن کر عینہ نے قرب سے انکھیں میچی تھیں..  
 سب سے پہلی خوشی میں نے خود اپنے عمل سے پائی تھی  
 "فاریہ کو طلاق دے کر"

دوسری خوشی مجھے اُن رپورٹس نے دی..  
 "میں باپ کے درجے پہ فائز ہونے والا تھا"  
 وہ تھا ہی رہ گیا.. ہوں پہ اب پورا ہوا ہے..

"اب میں باپ بنا ہوں"

میری خوشحال زندگی کو تم تھی پہ رکھ کر چلی گئی تھی.. اس زخم کا مرہم سائنس دان نے نہیں بنایا..  
 اب میری باقی زندگی میں تھی ہی رہے گا.. نہ کچھ ہے اور نہ ہو گا..

عاقب نے اب درد سے چور لہجے میں کہا اور پلٹ گیا.. عینہ وہیں زمین پر بیٹھ گئی.. اُس سے اپنے  
 پیروں پہ کھڑا نہ رہا گیا..

عاقب گاڑی کے پاس آکر لمبے لمبے سانس لینے لگ گیا..

یہ میں کیا کر ایا ہوں.. میں کسے خود اُسے تکلیف دے سکتا ہوں..

گاڑی کے دروازے کو غصے اور بے بسی سے لاٹ مارتے اُس نے سوچا..

عینہ اجاؤ باہر... میں انتظار کر رہا ہوں.... اب بھی انتظار کر رہا ہوں.. باقی کی زندگی بھی انتظار میں گزار لوں گا.. میں تمہارے ساتھ اب زبردستی نہیں کر سکتا.. ایک قدم بڑھا لو.. میرے سارے قدم تمہاری طرف ہوں گے..

عاقب بند گیٹ کو دیکھے حسرت سے سوچ رہا تھا.. بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑا ہوا تھا...

\*\*\*\*\*

عاقب بھائی کو فون کر لیتے.. ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی..

ایمان یاسر کے پاس سائیڈ ٹیبل پر دودھ کا گلاس رکھتے فکر مندی سے بولی..

رہنے دو... دونوں کو وقت دو... ہمیں اب اُن کی پرسنل لائف میں انٹرفیئر نہیں کرنا چاہیے.. پہلے کر کے انجام دیکھ لیا ہے.. دونوں نے ہمارے ہاتھ باندھے ہوئے تھے.. نہ ہم سحر کے لئے کچھ کر سکتے تھے نہ عاقب کے لئے...

ہوں کہہ تو ٹھیک رہے ہیں.. لیکن میں سحر کی طرف سے لاپرواہ نہیں ہو سکتی.. دونوں کو اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرنے دو..

تم ماموں سے بات کر لو... شاہد انکل کا فون آیا تھا وہ لوگ رشتے کی بات کرنا چاہ رہے.. یاسر نے دودھ کا گلاس اٹھاتے سوچتے ہوئے کہا..

شفق انٹی مان گئیں... حیرت ہے...

ایمان حیرانگی سے بولی..

ہاہا اولاد اچھے اچھوں کو جھکانے پہ مجبور کر دیتی ہے.. ویسے اپنے بچوں کی خیر مناؤ... بڑے ہو کر وہ



کیا گل کھلائیں گے... جو ہمیں ہضم کرنا ہے..

یاسر نے ہنستے ہوئے باور کروایا تو ایمان نے منہ کے زاویے بگاڑے..

ہمارے بچے ایسا کچھ نہیں کریں گے.. تانی کی عابی سے اور طحہ کے لئے حرا کی بیٹی لوں گی..

ہاہاہاہا

ایمان سچی..؟؟

یاسر کے قہقہے پورے کمرے میں گونج رہے تھے... ایمان نے کچا چبا جانے والی نظروں سے اُسے دیکھا..

بچے ابھی زمین سے نکلے نہیں.. بلکہ یہ کہنا درست ہو گا.. دنیا میں نہیں آئے اور ہماری جلد باز بیگم نے اُن کے ساتھ ہمیش ٹیگ لگا دیا...

ہمارے سمدھیوں کی دنیا تو پاڑ لگنے دو... پھر کچھ کرنا..

میں تو ابھی آپ کو دل کی بات بتا رہی ہوں.. آپ نے تو مزاح ہی بنا لیا.. جائیں میں آپ سے بات نہیں کرتی..

ایمان روٹھے لہجے میں بول کر کروٹ بدل کر لیٹ گئی..

ویسے یار امیجن کرو.. تمہاری اور عابی کی کتنی لڑائی ہو گی.. ساس داماد میں لڑائی.. کیا سین ہو گا..

یاسر نے تصور میں سوچتے کہا تو ایمان کا دل کیا آپ سر پیٹ لے..

معاف کریں.. غلطی ہو گئی جو اپنے دل کی بات آپ سے کہہ دی..

ایمان نے آخر میں ہاتھ ہی جوڑ دیے..

تم ان ہاتھوں سے مجھے مار سکتی ہو.. لیکن کبھی ہاتھ نہ جوڑنا میرے سامنے... ورنہ مجھے تم پہ ترس ا جائے گا..

یاسر سنجیدگی سے بولتا بولتا آخر میں شوخی سے بولا..  
ایمان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ حشر نشر کر دے یاسر کا.. دونوں کی اچھی کھاسی بحث شروع ہو گئی تھی..

\*\*\*\*\*

دو گھنٹے ہو گئے.. اب تو اُسے ا جانا چاہئے تھا.. دل کیوں مچل رہا ہے.. اُس کے پاس جانے کے لئے..  
عاقب سردی میں باہر کھڑا کپکپاتے ہوئے سوچ رہا تھا.. پھر اپنے دل کی دہائی پر لبیک کہتے اندر کی طرف بڑھا..

عینہ...

یہ یہاں اسے کیوں لیٹی ہوئی ہے..

عاقب کو خدشہ سا ہوا.. عینہ جہاں کھڑی تھی.. وہیں اب اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی..  
عاقب نے قریب جا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ہلکی آواز میں کسی انہونی کے ڈر سے اُسے پکارا..  
عینہ..

اب کہ عاقب نے کندھا ہلایا..

عینہ ہوش میں ہوتی تو کوئی حرکت کرتی..

عینہ اٹھو..

کیا ہوا ہے.. کیوں تنگ کر رہی ہو..  
 عاقب کے بولنے میں شدت آگئی تھی..  
 بھاگ کر پانی لا کر اُس کے منہ پہ چھٹے مارے.. لیکن عینہ ہوش و حواس سے بگانہ تھی.. نبر بھی بہت  
 مدہم چل رہی تھی.. عاقب کا دل بہت تیز ڈھرنے لگ گیا تھا.. پہلے وہ بے ہوش ہوئی تھی لیکن نبر  
 اتنی سلو کبھی نہیں ہوئی..  
 میں تمیے کچھ ہونے نہیں دوں گا..

وحشت زدہ سا بولتا وہ عینہ کو بازوؤں میں اٹھائے گاڑی تک لایا.. پریشانی سے اُس کے ہاتھ پاؤں کپکپا  
 رہے تھے.. گاڑی میں بیٹھا کر وہ ہسپتال کی طرف گاڑی کو بھگانے لگا..  
 کبھی اُس کا ہاتھ تھام کر چومنا.. کبھی ماتھا چومنا..  
 میں تمیے اب اپنے سے دور نہیں جانے دوں گا.. آنکھیں کھول لو پلیز.. سارے راستے اسے کرتا وہ  
 ہسپتال پہنچا..

\*\*\*\*\*

یاسر اور ایمان کو سوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ یاسر کا موبائل بجنے لگ گیا.. نیند میں خلل کی وجہ  
 سے یاسر نے اکتا کر دیکھے بغیر ہی فون بند کیا.. لیکن دوبارہ پھر سے فون آنے لگا.. اب تو ایمان کی  
 بھی آنکھ کھل گئی تھی.. یاسر نے کوفت زدہ انداز میں اسکرین پر نام دیکھا اور چونکا..  
 کس کا فون ہے یاسر..  
 ایمان آنکھیں ملتے نارمل لہجے میں بولی..

عاقب کا۔

'اللہ خیر ہو۔۔'

یاسر نے بُرُراتے فون اٹھایا۔۔

ہیلو عاقب۔۔

کسے ہو۔۔

خیریت ہے۔۔

اتنی رات کو فون کیا۔۔ صبح خبر دے دیتے۔۔ سحر کو ساتھ لا کر۔۔

یاسر نے اپنی فکر مندی چھپاتے نارمل لہجے میں کہا تو دوسری طرف کی بات سن کر وہ شکوہ کے الم میں کھڑا ہوا۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔

یاسر کی آواز اور لہجہ دیکھ کر ایمان ٹھنکی۔۔ اور ہسپتال کا ذکر سن کر اُس کے اوسان خطا ہو گئے۔۔ ہم ا رہے ہیں۔۔

یاسر نے جلدی سے کہتے فون بند کیا۔۔

عینہ بے ہوش ہو گئی ہے۔۔ عاقب ہاسپٹل لے کر گیا ہے۔۔ چلو۔۔ وہ اکیلا ہے وہاں۔۔ یاسر بات گول کرتا بولا۔۔

وہ ٹھیک ہے بس بے ہوش ہوئی ہے۔۔ تم ایسے بے ہیونہ کرو۔۔

میں یاور کو بتا دیتا ہوں۔ وہ اور حرا بابا اور بچوں کو دیکھ لیں گے۔۔ تم چلنے کی کرو۔۔

یاسر نظریں چراتا بولا تو ایمان کا دل ڈوبنے لگا..

پہلے کی طرح نہ کرنا.. کچھ نہیں ہوا اُسے... بس عاقب پریشان ہے اکیلا ہے.. اس لئے بلا رہا ہے..  
تم جانتی تو ہو اُس کی جان بستی ہے سحر میں..  
ایمان یاسر کی بات سن کر سر ہلاتے انسو حلق میں اُتارتے ہی اُٹھی..

\*\*\*\*\*

عاقب یاسر سے بات کرنے کے بعد پریشانی سے ائی سی یو کے باہر ٹہل رہا تھا کہ تبھی ڈاکٹر اور نرس  
باہر نکلے.. عاقب بے تابی سے اُن کی طرف بڑھا..

"ڈاکٹر کسی ہے میری وائف...؟؟"

وہ ٹھیک ہے ناں..

شدید سٹریس کی وجہ سے آپ کی وائف کا نروس بریک ڈاؤں ہوا ہے.. چوبیس گھنٹوں سے پہلے ہم  
کچھ نہیں کہہ سکتے.. دعا کریں.. اور ہمت سے کام لیں.. چاہیں تو آپ اندر جا کر دیکھ سکتے ہیں اپنی  
وائف کو..

عاقب تو سکتے میں ہی کھڑا تھا.. جیسے سانس لینا بھول گیا ہو.. ڈاکٹر کیا بولے جا رہا ہے.. وہ ڈاکٹر کو دیکھتے  
پلک جھپکانا ہی بھول گیا تھا

\*\*\*\*\*

ایمان اور یاسر کو پہنچتے پہنچتے فجر کا وقت ہو گیا تھا.. جب وہ ہسپتال پہنچے تو سیدھا ریسپشن سے پوچھ  
کر ائی سی یو کی طرف آئے تھے.. عاقب وہاں سر جھکائے دنیا سے بنیاز بکھری حالت میں بیٹھا سوچوں

میں گم تھا..

مجھے اسے بات کرنی ہی نہیں چاہئے تھا.. اج وہ میری وجہ سے اس حال میں ہے.. میں کسے جانتے بھوجتے اُسے تکلیف دے بیٹھا... میں کسے بھول گیا اپنے غصے اور شکووں میں.. وہ کتنی حساس ہے.. بات کو دل پر لے کر پریشان ہو جاتی تھی.. اور میں الزام تراشی کر آیا.. میں تو سب سے زیادہ سمجھتا تھا اُسے.. اور میں نے بھی اُس پہ الزام لگائے.. کوئی قصور نہیں تھا اُس کا.. سارا قصور صرف میرا ہے.. جب سے ہماری شادی ہوئی ہے.. وہ شدید ٹینشن میں رہتی تھی.. کبھی مجھ سے گلہ نہیں کیا.. میں تو اُسے دل سے سمجھنے کا دعوا کرتا تھا.. اور

میں ہی غلط کہہ دیا اُسے کہ اج وہ اس حالت میں پہنچ گئی.  
 "اے خدا اُسے ٹھیک کر دے.. میں کبھی اُسے تکلیف نہیں دوں گا.."

"عاقب کسی ہے سحر..؟؟"

"عاقب....؟؟"

یاسر کب سے عاقب کو اوازیں دے رہا تھا.. لیکن وہ اپنی زمیر کی عدالت لگائے بیٹھا تھا..

"عاقب بھائی کیا ہوا میری بہن کو...؟؟"

"کیا کیا آپ نے اُس کے ساتھ..؟؟"

ایمان اپنے سے باہر ہوتے دبی اواز میں چیخی تھی..

یاسر نے عاقب کو اچھا کھاسا جھنجھوڑا تو وہ ٹھنکا.. پھر وحشت زدہ سے اپنی ہاتھوں سے بالوں کو جکڑا..

عاقب میرے بھائی کیا کہا ہے ڈاکٹر نے... ایسے کیوں بیٹھے ہو..

یاسر نے پیار سے بولتے عاقب کا کندھا سہلایا تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس اتے یاسر کو خالی خالی نظروں سے دیکھنے لگ گیا..

یاسر چھوڑیں انہیں.. آپ ڈاکٹر سے پوچھیں..  
ایمان نے غصیلے انداز میں کہا تو یاسر نے اُسے آنکھیں دکھائیں..  
"کچھ ہوا تھا..؟؟"

یاسر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پوچھنے لگا.. تو عاقب نے بے بسی سے اُسے دیکھا.. حلق میں آواز پھنسی ہوئی تھی.. وہ چاہ کر بھی بول نہیں پا رہا تھا..  
ایمان اُن کو چھوڑے ڈاکٹر کو دیکھنے چلی گئی تاکہ پوچھ سکے.. اور جو اُسے پتہ چلا تھا وہ صدمے سے کم نہیں تھا.. اُلٹے پاؤں واپس آئی تھی..  
"کہاں گئے ہیں عاقب بھائی...؟؟"

میری بہن زندگی اور موت سے لڑ رہی ہے.. بھائی کو کھو چکی ہوں.. اب بہن کا صدمہ نہیں برداشت کر پاؤں گی..

ایمان نے روتے ہوئے عینہ کی کنڈیشن بتائی تو بھوچکا رہ گیا..

عاقب بھائی کی وجہ سے ہوا ہے یہ..

ایمان رونا بند کرو پلیرز... دعا کرو..

صبح معنوں میں یاسر اب پریشان ہوا تھا.. عاقب کی ٹوٹی بکھری حالت کی وجہ اب سمجھ آئی تھی..  
عاقب بوجھل قدموں سے چلتا ہوا اُس در تک آیا تھا.. جہاں سے کوئی بھی جائزہ دے گا وہ نہیں ہوتی..

ایک کونے میں فجر کی نماز ادا کر کے وہ سجدے میں جا کر بے آواز انسو بہاتے ہوئے عینہ کی زندگی کے لئے دعا مانگنے لگا۔ جب رو کر دل ہلکا ہوا تو سر اٹھا کر انسو صاف کیے اور ڈھیلے انداز میں چلتا واپس ہسپتال آیا۔ ایمان اور یاسر سے نظریں چراتے ایک سائیڈ پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ ایمان نے خونخوار نظروں سے عاقب کو دیکھا۔ لیکن یاسر کے سختی سے باور کروانے پہ چپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔

ماموں لوگوں کو فون کر دیں۔ وہ پریشان نہ ہو جائیں۔

ایمان نے دھیمی آواز میں یاسر کو کہا تو وہ سر ہلاتے نمبر ملانے لگا۔ اور ٹال مٹول کر کے انہیں سمجھا بچھا کر فون بند کیا۔ عینہ کی طبیعت کے بارے میں وہ نہیں بتانا چاہتا تھا۔

چوبیس گھنٹوں سے پہلے ہی عینہ کو ہوش آگیا تھا۔ نرس نے اکر جب خوشی کی خبر سنائی تو سب نے ہی اوپر کی طرف منہ اٹھا کر رب کا شکر ادا کیا۔ یہ عاقب کی سچے دل سے مانگی ہوئی دعا کا نتیجہ تھا۔ ایمان تو بے تابی سے اندر بڑھی تھی۔

چلو۔۔۔

"تم نے نہیں جانا۔؟؟"

عاقب کو ایک ہی جگہ کھڑے دیکھ کر یاسر نے اندر جاتے ہوئے پلٹ کر پوچھا۔

پہلے تو عاقب چپ ہی کھڑا بولنے کی ہمت منجمد کرتا رہا۔

میں جا کر عابی کو بھیج دوں گا۔ عینہ سے کہنا عابی اُسی کے پاس رہے گا۔ میری وجہ سے یا میرے

حوالے سے اُسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ میں اس کے راستے میں نہیں آؤں گا۔



پر عاقب بات تو سنو...

یاسر نے کہا.. لیکن عاقب نے ہاتھ کا اشارہ کر کے بولنے سے روک دیا.. اور ہارے ہوئے انسان کی طرح چلنا ہوا ہسپٹل سے باہر نکلا.. اُسے اپنے اندر اکیسجن کی کمی لگی تو شرٹ کے اوپری بٹن کھول کر لمبے لمبے سانس لینے لگا.. پھر گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی نامعلوم منزل کی طرف موڑ دی...

عینہ کی آنکھ کھلی تو اُس نے چاروں اطراف نظریں ڈرائی شروع کر دی.. ایمان اُس سے پتہ نہیں کیا کہہ رہی تھی.. لیکن وہ تو کچھ اور ہی سوچ رہی تھی.. ہمیشہ جب بھی وہ ہوش میں آتی تھی.. عاقب کو اپنے اوپر جھکے پاتی تھی.. اج نہ پا کر اُسے بہت مایوسی اور دکھ ہوا تھا.. دل کی خواہش دل میں ہی دبا دی تھی..

"اپی وہ کہاں ہیں..؟؟"

عینہ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا..

چلا گیا ہے وہ.. اچھا ہی ہوا.. اب تم پریشان نہ ہونا.. میں تمہارے پاس ہی ہوں..  
پر اپی..!

عینہ کچھ بولتے بولتے رک گئی تھی.. تبھی یاسر اندر آیا تو عینہ نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا.. تو یاسر نظریں چُرا گیا..

عابی بیٹا یہ دودھ پی لو.. پھر میں آپ کو فون دوں گی.. دیکھو تانی نے بھی پی لیا ہے..  
نو انٹی پہلے میری خالو سے بات کروائیں..

عابی ضدی لہجے میں بولا تو حرا نے اپنا سر پکڑ لیا...

چاچی یہ نہیں پیے گا آپ بابا کو فون کریں... یاں خالہ سے بات کروا دیں..  
 تانی بیٹا آپ کے بابا کا فون بند ہے.. اور عابی آپ نے دوا بھی تو کھانی ہے.. حرا ابھی بول ہی رہی  
 تھی کہ اُس کا موبائل بجنے لگا..  
 مم کا فون ہے..

عابی اکسائٹڈ ہوتے بولا  
 نہیں آپ کی دادو کا..

یہ کیا ہوتا..؟؟

عابی نے مایوسی سے پوچھا..

بات کر لوں پھر بتاتی ہوں..

حرا عابی کو پیار کرتے بولی اور شفق بیگم سے حال احوال پوچھنے لگی..

مام عابی کے ساتھ سرکھپا رہی.. بھائی جیسا ضدی ہے دودھ ہی نہیں پی رہا..

نہیں ایمان بھابی اور بھائی کسی ضروری کام سے گئے ہیں.. اور عاقب بھائی کا بھی کچھ پتہ نہیں..

شفق بیگم کے پوچھنے پہ حرا نے تھکے ہوئے انداز میں بتایا. ایک دو بات مزید کر کے فون بند کر دیا..

حارث رکو... تمہارا مجنوں بھائی کہاں ہے..؟؟"

شفق بیگم نے حرا سے بات کر کے فون بند کیا ہی تھا کہ حارث کو جلدی میں باہر کی طرف بڑھتے  
 دیکھ کر روکا..

اب یہ نہ کہنا تمہے پتہ نہیں ہے.. تھوڑی دیر پہلے میں نے تمہے اُس سے بات کرتے سن لیا تھا..

مام بھائی افس کے کسی ضروری کام سے گئے ہیں.. مجھے بس اتنا کہا عابی کو بھابی کے پاس چھوڑاؤ.. بھابی کی طبیعت نہیں ٹھیک ہے...

اور ایسا ہو سکتا ہے تمہاری بھابی صاحبہ کی طبیعت ٹھیک نہ ہو اور تمہارے بھائی صاحب اُن کی خدمت میں جُٹنے کی بجائے افس کا کام کرنے چلے گئے ہوں..

صاف صاف بات بتاؤ..

شفق بیگم کڑے تیوروں سے بولیں..

ڈیڈ سے پوچھ لیں.. بھائی ضروری کام سے گئے ہیں کہ نہیں.. اولاد پہ تو بھروسہ نہیں.. شوہر پہ تو ہو گا..

حارث ایموشنل بلیک میل کر کے یہ جا وہ جا.. شفق بیگم کا تو منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا..

ایسے کیسے جاسکتے ہیں... کم از کم میری بات ہی سن لیتے.. فون بھی بند کیا ہوا..

عینہ سیدھی لیٹی چھت کو گھورے سوچ رہی تھی..

میں نے بھی تو اُن کے پیار کی قدر نہیں کی.. کبھی یہ احساس ہی نہیں دلا پائی.. میں بھی اُن سے پیار

کرتی ہوں.. لیکن وہ تو بن کہے سمجھ جاتے ہیں.. اب بھی وہ مجھے دیکھنے نہیں آئے.. جب بھی انکھیں

کھولیں.. آپ کو ہی پایا تھا سامنے.. اس بار آپ کی محبت کہاں گئی.. عینہ تم بھی تو اُن کی محبت کو

اہمیت نہیں دیتی تو سزا تو ملے گی.. نہیں عینہ بالکل ٹھیک کیا.. اُن سے شادی کے بعد ایک پل سکون

میں نہیں رہی.. لیکن میں تو اُن کا سکون تھی..

عینہ دل اور دماغ میں چلتی کشمکش سے سر تھامے بیٹھی تھی.. دل عاقب کا طلبگار تھا.

عاقب کی ہر بات کو سچ مان رہا تھا.. دماغ کہہ رہا تھا عاقب نے اچھا نہیں کیا.. اب بھی اُسی کا قصور ہے.. اُسے کوئی حق نہیں تھا مجھ سے شکوے کرنے کا.. شکوے بھی تو اُسی سے کیے جاتے جہاں سے حق ملا ہو..

اففف...!! نہیں وہ ٹھیک ہیں میں غلط ہوں..

عینہ نے تھک کر اپنے آپ کو ہی سنایا..  
مم مم...

کسی ہو مائے سویٹ نوری..؟؟

عابی چہکتا ہوا اندر اتے عینہ سے لپٹ گیا.. عینہ کی حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی..  
وہ عابی کو چٹاچٹ چومنے لگ گئی..

میرا شہزادہ

میری جان

مم اتنی اداس تھیں آپ کے بغیر..

عینہ نے انسو صاف کرتے کہا..

اوہو مم میں ڈیڈا کے پاس تھا اور آپ کو پتہ ہے ڈیڈا اتنے اچھے ہیں.. اتنے اچھے ہیں کہ بہت مزہ آیا.. بہت مستی کی ہم نے.. خالو کہہ رہے ہیں... وہ افس کے کسی کام سے گئے ہیں.. واپس آئیں گے تو ہم مل کر رہیں گے..

عابی بنا عینہ کے تاثرات دیکھے روانگی سے بولے جا رہا تھا.. اور عینہ دل تھامتے اُس کی سن رہی تھی..

رات کو جب عابی سو گیا تو یاسر اور ایمان کمرے میں آئے۔۔  
 یاسر گلا کھٹکار کر بولنا شروع ہوا۔۔ عینہ سمجھ گئی تھی کوئی اہم بات ہے۔۔  
 عابی تمہارے پاس رہے گا۔۔ عاقب نے کہا ہے۔۔ اُس کی ذات سے اب تمہے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔۔  
 تمہارا اور عابی کا سارا خرچہ اُس نے اٹھا لیا ہے۔۔ مجھے بھی منع کر دیا ہے۔۔ عابی کی پرورش میں کوئی کمی  
 نہ رکھنا یہ التجا کی ہے اُس نے۔۔ اور وہ پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے۔۔ پر ہر مہینے تمہارے اکاؤنٹ میں  
 پیسے بھیجتا رہے گا۔۔ تم سکون سے رہو۔۔ جہاں رہو گی ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔  
 یاسر نے بولتے بولتے ایک شکوہ کناں نظر ڈالی اور کمرے سے نکل گیا۔۔  
 اپی۔۔

عینہ نے بے چارگی سے ایمان کو پکارا۔۔  
 سحر و میں کبھی اُنہیں غلط سمجھتی ہوں کبھی صبح۔۔ لیکن اتنا بڑا فیصلہ وہ محبت میں نہیں عشق میں پڑ کر  
 کر سکتے ہیں۔۔ اگر تمہارا بڑا دل تھا تو اُن کا کئی گنا زیادہ بڑا دل نکلا۔۔  
 عینہ ایمان کی باتیں سنتے لب کچل رہی تھی۔۔ کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا اُسے۔۔  
 تم ریٹ کرو۔ ابھی کل ہسپتال سے آئی ہو۔۔ زیادہ نہ سوچنا۔۔ عابی تمہارے پاس ہے۔۔ یہ ہی بہت  
 ہے۔۔

ایمان عینہ کا ہاتھ تھپکتے کمرے سے چلی گئی۔۔  
 انا فانا حارث اور امن کی شادی فکس ہوئی تھی۔۔ شفق بیگم بھی بیٹے کی خوشی میں خوش تھیں۔۔ پہلے تو  
 امن کے پیرینٹس نے منع کر دیا۔ عاقب کی وجہ سے۔۔ پھر یاسر نے سمجھایا تو اُنہیں ماننے پڑی۔۔ یاسر

نے خود گارنٹی لی تھی.. اور عینہ کے بارے میں سب کچھ بتایا تو انہوں نے رشتے کے لئے ہاں کر دی.. امن نے سادگی سے شادی کی شرط رکھی تھی.. تو سادگی سے نکاح ہوا اور ولیمہ بڑے پیمانے پہ ہوا تھا... عینہ چاہ کر بھی نہ جا پائی تھی.. عابی کو موسمی بخار ہوا تھا وہ مری میں ہی تھی.. ابھی ماموں کی فیملی ادھر ہی تھی.. انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کیا تھا ارسل واپس جائے گا وہ دونوں پاکستان میں ہی قیام کریں گے..

مم میں ٹھیک ہوں.. آپ سو جائیں..

عابی کھانستے ہوئے بولا..

نہیں بیٹا ابھی آپ کا بخار کم نہیں ہوا.. میں کسے سو سکتی ہوں.. آپ کو کچھ چاہئے..

"ڈیڈ اکب تک انیں گے..؟؟"

عابی نے آنکھیں مٹکا کر لاڈ سے پوچھا تو عینہ لب بھنج گئی.

عابی کو باپ بھی چاہئے.. میں اکیلے نہیں اسے پروان چڑھا پاؤں گیں.. ٹھیک کہتے ہیں وہ بچے کو ماں

اور باپ دونوں کی توجہ بیک وقت چاہئے ہوتی ہے.. اب میں کیا کروں..

مم بولیں ناں..

عابی بیٹا جائیں گے.. امن انٹی کی شادی کے بعد.. ابھی وہ بڑی ہیں..

عینہ نے اُسے ٹالنا چاہا.. لیکن وہ عابی ہی کیا جو ٹال جائے..

آپ ڈیڈا کو فون کریں.. وہ ابھی جائیں گے.. کہنا مجھے بہت تیز بخار ہے..

اللہ نہ کرے..

عینہ نے دیہل کر کہا..

اوہو مم ہلکا ہے.. لیکن ڈیڈا کو یہ کہیں گے تو وہ آئیں گے..

مم آپ کو پتا ڈیڈا کہہ رہے تھے. میں عابی کو خود سکول چھوڑ کر آیا کروں گا اور لے کر بھی.. پھر عابی پڑھ کر بڑا آدمی بن جائے گا..

"عابی کو ڈیڈا کتنے اچھے لگے ہیں...؟؟"

عینہ نے عابی کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے پیار سے پوچھا..

بہت اچھے.. جیسے آپ کہتی ہیں. بالکل ویسے ہیں.. ہم ایک ساتھ بہت مستی کریں گے.. ڈیڈا بہت اچھے ہیں..

عابی عینہ کے سینے پہ لپیٹتے ہوئے بولا.. تو عینہ نے فوری اُسے اپنی اغوش میں چھپا لیا..

"مم اچھی نہیں ہیں..؟؟"

مم ڈیڈا سے زیادہ اچھی ہیں..

عابی نے عینہ کا گال چومتے کہا..

نہیں عابی آپ کی مم اچھی نہیں ہیں..

عینہ خود کلامی بولی..

عابی تو باتیں کرتے کرتے غنودگی میں چلا گیا.. لیکن عینہ ندامت سے سوچنے لگ گئی..

عینہ: اسلام علیکم اپی..!!

کسے ہیں..؟؟

ہو گئی شادی خیریت سے..؟؟

ایمان : ہاں سحر و سب ٹھیک ہے.. اور اللہ کا شکر خیریت سے ہو گیا سب...

ایمان : تم بتاؤ.. عالی ٹھیک ہے..؟؟

عینہ : جی اپنی ٹھیک ہے..

"ماموں لوگ کب ارہے واپس..؟؟"

ایمان : ایک دو دن تک انہیں گے..

تم نے انا ہے تو بتا دو.. میں یاور کو بھیج دیتی ہوں..

عینہ : نہیں اپنی.. میں کیا کروں گی اگر..

عینہ افسردہ سی بولی

ایمان : یاسر خفا ہیں تم سے.. اس بار وہ اپنے دوست کی سائیڈ پہ ہیں..

عینہ : جانتی ہوں... میں فون کیا تھا بھائی کو.. بٹ انہوں نے ریسپو نہیں کیا..

بے چارگی سے بتایا گیا تھا..

ایمان : تم نے کیا کہنا تھا..؟؟

عینہ : اُن کا پوچھنا تھا.. عالی بہت ضد کر رہا ہے..

ہارے ہوئے لہجے میں بتلایا گیا..

ایمان... کہا..؟؟

حیرانگی سے بولا گیا..



عینہ: اپنی ..

سحر و تم عاقب بھائی کے بارے میں پوچھنا چاہ رہی ہو..

ایمان کی حیرت کم ہونے میں نہیں ارہی تھی..

کیوں میں کیوں نہیں پوچھ سکتے.. ہرنینڈ ہیں میرے.. میرے بیٹے کے باپ ہیں..

عینہ خفگی بھرے لہجے میں بولی تو ایمان ہنس دی.. لیکن عینہ کو پتہ نہ چلا.. کیونکہ وہ فون پہ دیکھ تھوڑی سکتی تھی..

لیکن عاقب بھائی نے تو اسلنڈر کر دیا تمہارے آگے.. اب کیوں اُن کے پیچھے پڑنے لگی ہوں..

ایمان نے عینہ کو مزید تنگ کرنے کا سوچا..

اپنی میں کر لوں گی جو میں نے کرنا ہو گا.. آپ بس باتیں ہی سناتی ہیں.. 'خدا حافظ'

عینہ چبا کر بولتے فون بند کر چکی تھی..

ہاہاہا.. پاگل لڑکی..

ایمان منہ میں بربرائی... اندر اتا یاسر ٹھنکا...

خیر ہے.. اتنا ہنسا کیوں جا رہا ہے..

یاسر آپ سحر کا فون کیوں نہیں اٹھا رہے.. اٹھالیں آپ کے مطلب کی بات کرنی ہے اُس نے..

مطلب..؟؟

ای برو اٹھائے پوچھا گیا

عاقب بھائی کا پوچھنا چاہ رہی ہے..

اچھا... یہ تو میں جانتا ہوں..

یاسر نے ایسے کہا... جیسے کوئی خاص بات نہ ہو..

یاسر آپ کو کیسے پتہ..

مجھے مسیح کیا تھا.. عاقب کا پوچھ رہی تھی.. عاقب کا نمبر بند جو ہے..

تو عاقب کہاں ہیں... شادی کے ٹائم بھی تھوڑی دیر کے لئے ائے تھے.. پھر غائب ہو گئے..

غائب ہو گا تو بیوی ڈھونڈے گی ناں اُسے..

مطلب عاقب بھائی کو بھی پتہ ہے.. آپ دونوں گیم کھیل رہے..

ایمان صدمے سے بولی..

گیم میں کھیل رہا ہوں.. عاقب کو تو عینہ کا مسیح دیکھایا تھا..

تو عاقب بھائی کو فوری سحر و کو لینے جانا چاہئے تھا..

نہ... اتنا سستا نہیں ہے میرا دوست.. اس دفعہ سحر کو خود اپنے بل پڑ اُس کے پاس انا چاہئے.. کسی کا

سپارالے کر نہیں.. تب میرے دوست کے زخم بھریں گے..

اور میری بہن کے زخموں کا کیا...؟؟

ایمان کمر پر ہاتھ رکھتے لڑنے کے انداز میں بولی..

وہ میرا یار بھر دے گا.. تم کیوں فکر کرتی ہو جانم..

یاسر مسکراہٹ دباتے بولا..

ہزار بار کہہ چکی ہوں ان بے ہودہ لفظ سے نہ پکارا کریں..

تو کس کے لئے کیا کروں.. کاش!! مجھ سے بھی عاقب کی طرح کوئی زبردستی شادی کر لیتا.. تو جب تم مجھے منہ نہ لگاتی.. تو میں اُسے ان لفظوں سے ہلا کر خوش ہو جاتا...

آئیں آئیں.. میں ہاتھ پکڑ کر کروا کے آتی ہوں..

ایمان اپنا ہاتھ بڑھاتے خونخوار لہجے میں بولی.. یاسر نے اُس کا ارادہ بھانپتے کمرے سے دور لگا دی.. غلطی سے ایمان کا ہاتھ تھام لیتا تو یاسر کی خیر نہیں تھی...

اب اتنی بھی ڈروانی نہیں ہوں.. جو بھاگ گئے.. بس ارادے خطرناک ہوتے میرے..

ایمان نے کمرے سے ہی اونچی آواز میں ہانک لگائی تھی...

ایمان سے بات کر کے عینہ اندر ہی اندر کڑھ رہی تھی..

"اب کہاں گئی اُن کی محبت..؟؟" کہتے تھے مجھے جب بھی یاد کروں گی میں سمجھ جاؤں گا.. اب سمجھ کیوں نہیں رہے.. مجھے اور عالی کو اُن کی ضرورت ہے تو آرام سے سائیڈ پر ہو گئے.. نہ لے کر جاتے اُس دن ہسپتال مجھے... اور لے کر گئے تھے تو دیکھنے نہیں آئے.. مجھ پہ احسان کیا تھا یا خود پہ..

عینہ ادھر سے ادھر ٹہلتے پیچ و تاب کھا رہی تھی.. آخری بار دوبارہ یاسر کو فون کرنے کا فیصلہ کیا.. لیکن بے سود ہمیشہ کی طرح کاٹ دیا..

مطلب اب میں آپ کی بہن نہیں رہی.. میں تو سب کی مرضی کا فیصلہ کرنا چاہ رہی ہوں.. عالی پہ کوئی بُرا اثر نہیں پڑنے دوں گی اپنی زندگی کا..

تھک ہار کر وہ سر تھام کر بیٹھ گئی..

میں کیا کروں. دن با دن وہ زیادہ سوال کرتا ہے.. اور اُس کا باپ پتہ نہیں کہاں چھپ کر بیٹھا ہے..

ڈھونڈ تو میں لوں گی ہی.. اتنی کمزور نہیں ہوں میں..

عینہ نے کچھ سوچتے کسی کا نمبر ملایا..

رانجھا صاحب آپ کی ہیر کے فون ارہے ہیں... سچی بہت مشکلوں سے ضبط کیا ہوا ہے میں نے... اُسے پتہ ہے تم شاہد ولا نہیں رہتے.

دوسری طرف گہری خاموشی تھی.. یاسر کی بات کا کوئی جواب نہیں آیا تھا دیکھ میں اپنی بہن کو زیادہ پریشان نہیں کر سکتا.. اگر اُسے نروس بریک ڈاؤں کے بعد ہی عقل انی تھی تو میں دعا کرتا یہ بہت پہلے ہو جا

بکواس بند کر اپنی.. منہ اچھا نہ ہو تو بات تو اچھی کیا کر..

عاقب یاسر کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی چیخا....

میں تو تمہارے زبان ہلانے کے لئے یہ کہہ رہا تھا. اللہ نہ کرے میری پیاری بہن کو کچھ ہو..

یاسر نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے کہا..

بس بول لیا... میری آواز بھی سن لی.. اب میں فون رکھ رہا..

عاقب ڈرامے نہ کرو..

ڈرامے وہ کر سکتی ہے تو میں بھی کر سکتا ہوں.. وہ عالی کے لئے یہ سب کر رہی.. جب اپنے لئے

کرے گی تب بات بنے گی..

عاقب چباتے ہوئے بول کر فون بند کر چکا تھا..

اور امن تم خوش ہونا... شفق انٹی کچھ کہتی تو نہیں ہیں..

عینہ کے دل میں تھوڑا خدشہ تھا تبھی اُس نے پوچھا..  
 نہیں سحر وہ کچھ نہیں کہتیں.. بس اُن کی بہن آئیں تھیں تو تھوڑی بد مزگی ہوئی تھی.. باقی "ماشاء اللہ  
 "بہت اچھا ہے سب..

ہم چلو ٹھیک ہے.. حارث کو تو میں جانتی ہوں وہ کبھی تمہے دکھ نہیں دے گا.. ہمیشہ ہنسائے گا.. اپنی  
 اُلٹ پٹانگ باتوں سے..

عاقب بھائی بھی آپ کو تکلیف نہیں دے سکتے تو اُن کا ہی بھائی ہے حارث... کافی اچھا ہے.. دل کا  
 بھی اور اخلاق کا بھی.. مجھے کبھی انس کے حوالے سے کچھ نہیں کہا..

امن پچھلی زندگی کے بارے میں نہ سوچنا.. انے والی زندگی کو خوبصورت بناؤ..

سحر و ٹھیک کہہ کہا.. تمہارا دیور میری زندگی کو خوبصورت بنا دے گا..

ہائے مسسز کس سے تعریف کر رہی ہو میری..

حارث کمرے میں آیا تو امن کو کسی سے بات کرتے دیکھا.. اور اپنے گناہ گار کانوں سے اپنی تعریف  
 سن کر اش اش کر اٹھا..

سحر کا فون ہے..

امن نے فون کان سے لگاتے ہی کہا..

ہائے اُن سے بات نہ کرنا.. ورنہ وہ تمہے بھی شوہر کو چھوڑنے کے مشورے دیں گیں..

حارث فل سنجیدہ موڈ میں شوخی سے بولا..

امن ذرا میرے دیور کو فون دینا..

سحر کے کہنے پہ امن نے فون حارث کی طرف بڑھاتے خفگی سے دیکھا..  
لیں بات کریں۔ اپنی بھابی سے .

عینہ: "ٹونٹ مار رہے ہو...؟؟"

حارث: اپنی ماں کا بیٹا ہوں.. تھوڑا بہت اُن کا اثر ہو گا..

عینہ تو سن کر اپنی مسکراہٹ نہ دبا پائی..

بھابی کا ایک کام کرو گے.. پھر میں آپ کی مسسز کو کبھی مشورے نہیں دوں گی.. بلکہ آپ کو ہنی  
مون پیچ گفٹ کروں گی..

بھابی آپ مجھے لالچ دے رہی ہیں..

حارث بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا..

آپ کے بھائی کی مسسز ہوں.. تھوڑا بہت اثر تو ہو گا ہی..

عینہ نے شرارت سے کہا تھا..

بولیں بھابی.. آپ کا دیور ہر کام کرنے کے لئے تیار ہے... پیچ میری مرضی اور ملک کا ڈیپانڈ ہو گا..

حارث نے بولتے بولتے ساتھ شرط بھی رکھی..

"منظور.."

دونوں یک زبان بولے

امن نا سمجھی سے حارث کو دیکھ رہی تھی جو پتہ نہیں کہاں کا اڈریس سمجھا رہا تھا.. اور الرٹ بھی کر رہا  
تھا..

عینہ کی حارث سے بات کرنے کے بعد مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی  
 عین النور سحر اتنی بھی عام نہیں ہے.. عابی کے ڈیڈا..  
 خود کلامی کرتے وہ خود ہی شرمائی.. اور کچھ سوچتے عابی کو آواز دینے لگی..  
 "آپ لوگ کیا بات کر رہے تھے..؟؟"  
 امن تھوڑا امن سے کام لو.. کل دھماکہ ہو گا..  
 اللہ نہ کرے..

امن جلدی سے بولی..

ارے دعا کرو اللہ کرے ہو.. اور آپ اتنی دور کیوں کھڑی ہیں..  
 حارث نے بولتے بولتے کڑے تیور دیکھائے اور امن کو اپنے قریب کیا.. اب امن کیا کہہ سکتی  
 تھی..

عینہ نے کسی کو بھی بتائے بغیر ایک فیصلہ کیا تھا اور اب پورے اعتماد سے عابی کا ہاتھ پکڑے گیٹ کے  
 سامنے کھڑی تھی..

چوکیدار نے دروازہ کھولا تو عینہ کو دیکھ کر تابعداری سے سلام کیا.. عینہ چونک گئی تھی..  
 آپ کا فوٹو لاؤنچ میں لگا ہے بی بی جی.. آپ ہماری مالکن ہے.. ہمیں پتہ ہے..  
 چوکیدار عینہ کے تاثرات دیکھ کر سمجھتے ہوئے بولا..

"صاحب گھر پہ ہیں آپ کے..؟؟"

جی بی بی جی ابھی گھر پہ ہی ہیں دیر سے دفتر جاتے ہیں..

ٹھیک ہے آپ سامان اندر لے آئیں.. چلو عابی..  
 "مم یہ کس کا گھر ہے..؟؟"

عابی چاروں طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی سے بولا..  
 یہ ہمارا گھر ہے.. اب ہم یہاں رہیں گے آپ کے ڈیڈا کے ساتھ..  
 واوو.. کتنا بڑا ہے... مم گارڈن بھی ہے..

عابی اندر چلو.. آرام سے دیکھ لینا پورا گھر.. ابھی اپنے ڈیڈا سے تو مل لو..  
 وہ دونوں جب لاونچ کے اندر آئے تو سامنے سیڑھیوں کی دیوار پہ اپنی اور عاقب کی تصویر دیکھ کر  
 دلکشی سے مسکرائی..

عابی ڈیڈا نے آپ کی پکس نہیں لگائیں.. جاؤ انہیں ڈھونڈو.. اور فائیٹ کرو..  
 عینہ کی کہنے کی دیر تھی... عابی عاقب کو ڈیڈا پکارتا گھر میں بھاگنے لگا..  
 عاقب سو کر اٹھا تھا.. سپاٹ چہرے سے وہ عینہ کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا.. حادث کا فون وہ چار  
 دفعہ کاٹ چکا تھا.. ابھی بھی وہ فون آف کرنے ہی لگا تھا کہ عابی کی آواز سن کر وہ ٹھنکا..  
 عابی..

حیرانی سے سوچتے وہ بے تاب سے کمرے سے باہر نکلا.. تھوڑے فاصلے پہ عابی کو اتے دیکھ کر اُسے  
 خوشگوار حیرت ہوئی تھی.

"عابی میری جان آپ یہاں...؟؟"  
 ہیلو ڈیڈا...



پہلے یہ بتائیں.. آپ کی اور مم کی اتنی بڑی پک لگی ہوئی سٹیرس کی فلور پہ.. میری کہاں ہے..؟؟  
عابی بڑے بوڑھوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھے لڑکا انداز میں بولا..  
آپ کو کسے پتہ.. کس کے ساتھ..

عاقب بول ہی رہا تھا کہ اچانک اُس نے ریلینگ سے نیچے دیکھا.. عینہ اوپر ہی دیکھ رہی تھی.. دونوں کی آنکھیں ٹکڑائیں تھیں.. کتنی ہی دیر عاقب حیرت اور خوشی سے پلک جھپکانا بھول گیا تھا.. پھر عابی کے ہلانے پہ ہوش میں آیا اور اُسے گود میں اٹھائے سپاٹ چہرہ لیے سنجیدگی سے سیڑھیاں اتر کر اُس کے سامنے اکر کھڑا ہو گیا..

اوہو مجھے تو اُتاریں مجھے گارڈن دیکھنا ہے..

مم میں جاؤں..

عاقب نے نیچے اُتارا تو عابی چپکتے ہوئے پوچھ کر بھاگ گیا..

عاقب بنا کچھ بولے بس عینہ کو دیکھ رہا تھا..

"کس کی محبت زیادہ طاقتور نکلی..؟؟" پانچ سال تک آپ مجھے ڈھونڈ نہیں پائے.. اور میں نے ایک

ہفتے میں ہی ڈھونڈ لیا.. اب بولیں..!! میری محبت میں زیادہ اثر ہے کہ آپ کی..؟؟"

عینہ بازو سینے پر باندھتے عاقب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی..

تو تم کہہ رہی ہو تمہے مجھ سے محبت ہے..

عاقب گھبیر آواز میں بولا.. ایک پل کو عینہ ڈمگائی تھی.. وہ عاقب کی نظروں کی تاپ نہ لا پا رہی

تھی.. لیکن جلد ہی سنبھل گئی تھی..

میں نے طاقت کا پوچھا.. اظہار تو ہوا ہی نہیں..

عابی کی ماں میں زیادہ طاقت ہے.. کیونکہ اُس کے پاس عابی ہے.. عابی کا ڈیڈا کمزور ہے کیونکہ اُس کے پاس اُس کی عینہ نہیں ہے...

عاقب نے عینہ کو گہری نظروں سے دیکھتے کہا تو عینہ پلکیں جھکا گئی.. عاقب عینہ کے چہرے پہ شرم و حیا دیکھ کر پورے دل سے مسکرایا..

میں نے فیصلہ کیا ہے آپ کو آپ کی طاقت لوٹا دیتی ہوں.. میں نہیں چاہتی.. عابی کے ڈیڈا کمزور ہوں.. ورنہ عابی بھی کمزور رہے گا..

عینہ پلکیں جھکائے ہی پورے اعتماد سے بولی تھی..

لیکن عابی کی ماں زیادہ اسٹرونگ ہے.. کیونکہ اُس کے پاس عابی بھی ہے اور عابی کا ڈیڈا بھی.. عاقب نے شوخ نظروں سے دیکھتے کہا..

ای

عینہ بولنے ہی لگی تھی کہ عاقب نے اُس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی.. اور نہ میں سر ہلانے لگا.. کوئی پُرانی بات نہیں.. اگر میں چاہتا تو تمہے ڈھونڈ لیتا.. لیکن میں کہیں نہ کہیں تمہاری پریشانیوں کا ذمہ دار خود کو ٹھہراتا تھا اس لئے خود کو ہی تڑپاتا تھا اذیت دیتا تھا.. سارا قصور میرا تھا..

عاقب شدت اور قرب سے بتا رہا تھا...

آپ سُن تو لیتے میں کیا کہنے والی تھی

مجھے پتہ ہے تم نے معافی مانگنی ہے.. اور میں نہیں چاہتا میری عینہ جھکے..

عاقب عینہ کو اپنے نزدیک کرتے خفگی سے بولا..

"♥ I love you ♥"

عینہ نے بول کر دانتوں تلے زبان دی اور ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی..  
ک کی کیا کہا..

عاقب کی خوشی سے بولتے ہوئے زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی.. پھر کتنی ہی دیر اُسے دیکھتا رہا..  
عینہ عاقب کے دیکھنے سے کنفیوز ہو رہی تھی..

"♥ I love you too myri jaan ♥"

عاقب گھیر آواز میں بولا..

اور اُس کا ماتھا چوما.. عینہ کا دل تیز رفتاری سے ڈھڑک رہا تھا.. عاقب کی بھی اسی ہی حالت تھی.. پھر  
پتہ نہیں عاقب کے دل میں کیا سمائی.. فوری عینہ کو کھینچ کر اپنے سینے میں بھنچ لیا.. اور رونے لگ  
گیا.. اس بار دونوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے.... وہ عینہ سے یہ ہی تو چاہتا تھا.. کوئی پُرانا گلہ  
شکوہ کر کے وہ یہ لمحے خراب نہیں کرنا چاہتا تھا..

بیس سال بعد

مم نیچے اجائیں.

کب سے ویٹ کر رہے ہیں.. آپ کی بہن نے بیٹی نہیں دینی.. اگر بارات لیٹ ہوئی..

عشام بیٹا ارہی ہوں بس..

عینہ عاقب کو گھورتے اونچی آواز میں کمرے سے ہی بولی.. کیونکہ اُن کا چھونا بیٹا اندر آنے کی غلطی

نہیں کر سکتا تھا..

چلیں دیر ہو رہی ہے... ورنہ عابی اپ سے زیادہ اُتاولا ہو جاتا ہے.. جانتے ہیں ناں.. تانی سے عشق کرتے ہیں آپ کے صاحب زادے..

ہاہاہا.. اپنے باپ سے کبھی نہیں جیت سکتا.. حتیٰ محبت اُس کا باپ اُس کی ماں سے کرتا ہے کوئی نہیں کر سکتا کوئی کسی سے محبت..

عاقب نے عینہ کو ایک جھٹکے سے اپنے قریب کرتے کہا..

اب آپ کو یہ سب زیب نہیں دیتا..

پہلے ائی لو یو بولو.. پھر چھوڑوں گا.. اور تمہارے لئے مجھے سب زیب دیتا ہے..

چھوڑیں مجھے آپ میری ڈریس خراب کر رہے ہیں..

ہم بوڑھے ہو گئے ہیں.. اب ہی تھوڑی شرم کر لیں..

کیا ہوا عشاءم.. مم ڈیڈا کیا کر رہے ہیں اندر..

عابی افراتفری میں اوپر اتا کمرے کے باہر کھڑے ہو کر عشاءم سے پوچھنے لگا..

پتہ نہیں برو.. مم کہہ رہی ہیں ارہے ہیں..

اچھا.. رُکو..

اولڈ لو بڑوز عرف دادی کے بقول ہیر رانجھا باہر جائیں.. آپ لوگوں کا وقت گزر چکا ہے.. اب آپ

کے بچوں کی باری ہے.. میں اکیلا دلہن لینے چلا جاؤں گا اپنی.. جانتے ہیں ناں.. اگر ہم لیٹ ہوئے تو

میری ساس ڈنڈا پکڑ کے کھڑی ہو گی.. اور اُنہیں غصہ آیا تو وہ کہیں اپنی بیٹی دینے سے انکار ہی نہ کر

دیں.. آپ لوگ اکر کنٹینیو کر لینا.

عاقب عالی کی بات سنتے بدمزہ ہوتے عینہ سے دور ہوا تھا اور خفگی سے عینہ پہ ایک نظر ڈالی.. یہ بڑا آدمی نہیں بنا.. کمینہ انسان بنا ہے.. عینہ عاقب کے تاثرات دیکھتے مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

کیا کھا کر پیدا کیا تھا یہ شیطان

آپ کا بیٹا ہے. باپ پر ہی جائے گا..

عینہ کندھے اچکا کر کہتی ہوئی کمرے کے دروازے تک آئی..

بھائی کیوں میرے سویٹ سے مم ڈیڈا کو پریشان کر رہے ہیں.. تھوڑا سا ٹائم اُن کو اپنے لیے بھی چاہئے ہوتا ہے..

عشل اپنا لہنگا سنبھالتی نرمی سے اگے اتے بولی.. تب تک عاقب اور عینہ بھی کمرے سے نکل چکے تھے..

اوو میرے مم ڈیڈا کی چھیتی چمچی آپ کو پتہ نہیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں.. اور یہ دونوں پتہ نہیں کیا کر رہے تھے..

عالی نے ایسے کہا جیسے وہ سب جانتا ہوں.. عاقب نے کچا چنا جانے والی نظروں سے اُسے دیکھا..

اچھا اب آپ لوگ لڑنے نہ لگ جائیں.. اپنی لوگ ویٹ کر رہے ہو گے..

عینہ دونوں کے درمیان اتے بولی..

ڈیڈا ہی لیٹ کروا رہے.. ہم تو تیار ہو کر ہی مرجھا گئے ہیں..

عابی کے بچے..

آپ دادی کی جگہ نہ لو.. ورنہ..

ڈیڈا بھائی تنگ کر رہے ہیں.. چلیں..

عشل فوری عاقب کا بازو تھامتے پیار سے بولی تو عابی عاقب کو انکھ مارتے عینہ کے کندھے کے گرد ایک بازو جمائل کرتے چلنے کا اشارہ کرنے لگا..

عاقب نے غصے سے عابی کی پشت کو گھورا اور اپنی بیٹی کے گرد بازو کا حلقہ بنائے اُن کے پیچھے چلنے لگا.. واہ واہ.. ایک نے مم پہ قبضہ کر لیا اور ایک نے ڈیڈا پہ.. مجھے گود لیا تھا کیا..؟؟  
عشام منہ بسورتے اُن کے ساتھ چلتے بولا..

وہ میرے اور مم کے پیچھے جو قافلہ ا رہا ہے ناں.. دوسری طرف سے تم قبضہ کر لو.. کیونکہ مم پہ صرف میرا قبضہ ہے.. اُنہیں صرف میں ہگ کر سکتا ہوں.. اور کوئی نہیں..  
عابی نے سیڑھیاں اُترتے پیچھے سے ہانک لگاتے عاقب کو ہی سنانے کے لئے بولا تھا.. اور مڑے بغیر عینہ کو لیے نیچے اُتر گیا..

عاقب اپنا خون جلاتا عشل اور عشام کو لئے اُن کے پیچھے پیچھے ہی نیچے آیا.. اور پھر یہ خوشیوں بھرا قافلہ ہنستے مسکراتے کڑھتے (عاقب) بارات لے کر ع ہاؤس میں مزید خوشیاں اور رونقیں لانے کے لئے روانہ ہوا..

عاقب نے اپنے گھر کا نام "ع ہاؤس" رکھا ہوا تھا..

محبت کے لفظ میں ہی چھپے ہیں. خوشیاں اور غم کی تحریر کیونکہ محبت وجدان ہے..

محبت کی م سے مہکِ دل  
 محبت کی ح سے حسرتِ دل  
 محبت کی ب سے بہکے دل  
 محبت کی ت سے ہی تڑپِ دل  
 وجدان ہے محبت  
 رب کا دیا انعام ہے محبت  
 محبت کو سمجھا جس نے دل سے  
 وہ اذیتیں سہہ کر بھی مسکرایا دل سے  
 وجدانِ محبت

Knowledge about love

\*\*\*\*\*

ختم شد